حدیث لانورث

لاعلم کون؟

سُنی و شیعہ مناظرہ

واٹس آپ شیعہ گروپ: الاقتصاد فی الاعتقاد

تاریخ: 18 فروری- 20 فروری 2022

اہل سنت: جعفر صادق (ممتاز قریشی)

اہل تشیع: سید کرار حیدر زیدی

Darul Tehqeeq wa Difa-e-Sahaba

www.sunnilibrary.com

ادارہ دار التحقیق

دفاع اہل سنت و رد رافضیت

سُنی لائبریری

WWW.DARULTEHQIQ.COM

WWW.SUNNILIBRARY.COM

دفاع اہلسنت ورد رافضیت

1۔ گفتگو کی شروعات اور شیعہ مناظر کا اصل موضوع پر گفتگو سے انکار۔	8
2۔ شیعہ مناظر کا خباثت پر مبنی دعوی اہل تشیع۔	14
3۔ متفقہ شرائط اہل سنت و اہل تشیع۔	16
4۔ شیعہ ایڈ من جلیل شر کی طرف سے متفقہ شرائط کی دھجیاں اڑائی گئیں!	17
5۔ جواب دعوی اہل سنت۔	19
6۔ شیعہ مناظر اہل سنت کا جواب دعوی سمجھنے سے قاصر! (اسکرین شاٹ)	20
7۔ حضرت ابو بکر صدیق نے کیا کہہ کر فیصلہ کیا؟ یہ موضوع نہیں ہے۔ شیعہ مناظر اپنے دعوی سے بھی مکر گیا!	22
8۔ شیعہ مناظر کی پانچ عبارات بطور دلیل (جیسا دعوی ویسی دلیل)	24
9۔ حدیث لانورث (صحیح بخاری اسکین)	29
10۔ نبی کریم ﷺ کے شرعی ورثاء۔	32
11۔ شیعہ کی بطور دلیل پانچ عبارات اور اصل حقائق۔	33
12۔ شیعہ مناظر لاعلم #1 حدیث لانورث ماترکنا فھو صدقۃ حضرت ابو بکر صدیق سے دکھانے کا مطالبہ۔	35
13۔ شیعہ مناظر لاعلم #2 دعوی کر دیا کہ مناظروں میں گفتگو صرف دعوی پر کی جاتی ہے، دلائل پر نہیں!	41
14۔ آدھی عبارت سے شیعہ مفہوم نکالتے ہیں۔(اسکرین شاٹ 1)	49
15۔ آدھی عبارت سے شیعہ مفہوم نکالتے ہیں۔(اسکرین شاٹ 2)	53
16- آدھی عبارت سے شیعہ مفہوم نکالتے ہیں۔(اسکرین شاٹ 3)	54
17۔ شیعہ مناظر لاعلم #3 حدیث لانورث میں "فھو" کا لفظ دکھانے کا مطالبہ۔	56

18۔پانچ عبارات میں پہلے آپشن کی حقیقت شیعہ مناظر کا اِقرار(اسکرین شاٹ)	59
19۔شیعہ مناظر کی خیانتیں اور بغض حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ۔	61
20۔شیعہ مناظر کی بہتان تراشی۔تضادات خود لکھ کر اہل سنت کی طرف منسوب کر دئے!(اسکرین شاٹ)	67
21۔وارث ہونے اور وارث بننے میں فرق ہے۔دلیل:امام خمینی کی تحریر وسیلہ سے موانع الاِرث کا ایک مسئلہ	68
22۔دلیل:نبی کریم ﷺ نے کسی کو درھم،دینار،غلام،باندی،بکری یا اونٹ کا وارث نہیں بنایا۔	69
23۔شیعہ معتبر کتب قرب الاسناد اور بحار الانوار کے اسکینز۔	70
24۔شیعہ مناظر کی مسلسل جہالت اور خیانت پر ایڈمن جلیل شر شیعہ کا پارہ آسمان پر!	71
25۔اہلسنت مناظر نے قرب الاسناد کے حاشیے پر حتمی رائے نہیں دی تھی!(اسکرین شاٹ)	72
26۔وہ قتل بھی کر دیں تو چرچا نہیں ہوتا۔جلیل شر شیعہ نے وڈیو میں غلط حاشیہ پڑھا!(مولانا عدیل اہل سنت)	74
27۔ایڈمن جلیل شر کی طرف سے پرسنل میں سنی مناظر کو شرمندہ کرنے کی کوششیں!(اسکرین شاٹ 1)	75
28۔ایڈمن جلیل شر کی طرف سے پرسنل میں سنی مناظر کو شرمندہ کرنے کی کوششیں!(اسکرین شاٹ2)	76
29۔ایڈمن جلیل شر کی طرف سے پرسنل میں سنی مناظر کو شرمندہ کرنے کی کوششیں!(اسکرین شاٹ3)	77
30۔ایڈمن جلیل شر کی طرف سے پرسنل میں سنی مناظر کو شرمندہ کرنے کی کوششیں!(اسکرین شاٹ4)	78
31۔حدیث لانورث میں "فھو" کے الفاظ موجود ہیں!شیعہ مناظر کو منہ توڑ جواب۔	80
32۔حدیث لانورث اسکینز صحیح بخاری اور صحیح مسلم۔	82
33۔شیعہ مناظر لاعلم #4 قرب الاسناد اور بحار الانوار کے اَدوار سے انجان!(اسکرین شاٹ)	101
34۔بحار الانوار میں روایت قرب الاسناد سے لی گئی ہے۔ (اسکین)	102

35۔ قرب الاسناد اور بحار الانوار کب تصنیف ہوئیں؟ (اسکینز)	103
36۔ قرب الاسناد کے مصنف عبد اللہ بن جعفر الحمیری کی توثیق (الفہرست علامہ طوسی اسکین)	105
37۔ قرب الاسناد کے مصنف عبد اللہ بن جعفر الحمیری کی توثیق (رجال المجلسی اسکین)	106
38۔ قرب الاسناد کے مصنف عبد اللہ بن جعفر الحمیری کی توثیق (معجم رجال الحدیث اسکین)	107
39۔ شیعہ راوی الحسن بن ظریف کی توثیق اور اس کا سماع عبد اللہ بن جعفر الحمیری سے ثابت ہے۔	108
40۔ راوی الحسن بن ظریف اہل تشیع کے ہاں ثقہ راوی ہے۔(معجم رجال الحدیث اسکین)	109
41۔ راوی الحسن بن ظریف اہل تشیع کے ہاں ثقہ راوی ہے۔(رجال نجاشی اردو اسکین)	110
42۔ عبد اللہ بن جعفر الحمیری کی توثیق اور اس کا سماع شیعہ راوی الحسن بن ظریف سے ثابت ہے۔(اسکین)	111
43۔ قرب الاسناد کے مصنف عبد اللہ بن جعفر الحمیری کی توثیق (رجال نجاشی اردو اسکین)	113
44۔ شیعہ ایڈمن جلیل شر کی اپنے گروپ میں ظالمانہ روش!(اسکرین شاٹ)	124
45۔ شیعہ مناظر کی خیانتیں ہی خیانتیں! (اسکرین شاٹ)	128
46۔ ایڈمن جلیل شر نے سنی مناظر کو جوابات دینے سے زبردستی روک دیا۔(ایڈمن سے ہٹانا)	127
47۔ ایڈمن جلیل شر اپنے ہی شیعہ مناظر پر برس پڑا! (اسکرین شاٹ)	129
48۔ لاکڈ گروپ میں اہل سنت مناظر کی کھلم کھلا توہین اور اسے گالیاں دینا (اسکرین شاٹ)	130
49۔ اور پھر چراغوں میں روشنی نہ رہی! اہل سنت مناظر کو گروپ سے نکال دینا۔(اسکرین شاٹ)	131
50۔ ایڈمن جلیل شر اخلاقی جرات سے محروم (گروپ میں سنی مناظر کو نکالنے کا اعلان نہ کر سکا!)	132
51۔ پرسنل میں ایڈمن جلیل شر سے گفتگو (اسکرین شاٹس)	133

52۔ جگ ہنسائی کے بعد اہل سنت مناظر کو دوبار گروپ میں ایڈ کر کے ایڈمن بنایا گیا۔	135
53۔ شیعہ مناظر لاعلم #5 قرب الاسناد کا حاشیہ کب، کس نے اور کیوں لکھا؟ (اسکرین شاٹ)	138
54۔ قرب الاسناد کا حاشیہ کب، کس نے اور کیوں لکھا؟ علمی جواب۔	139
55۔ قرب الاسناد کی روایت کا متن اور پیش کرنے کی وجہ۔	140
56۔ قرب الاسناد روایت کی تائید۔ (صحیح بخاری اسکین)	142
57۔ شیعہ مناظر اپنے دفاع کے بجائے سنی مناظر پر جھوٹ منسوب کرتا رہا۔(اسکرین شاٹ)	145
58۔ مالی وراثت نبوی ﷺ نہیں ہوتی۔ اس پر اجماع امت ہے۔(کشف الباری اسکین)	146
59۔ شیعہ مناظر کے ایک اور جھوٹے الزام کا اسکرین شاٹ۔	150
60۔ شیعہ ایڈمن جلیل شر کی حسین بن علوان پر جرح کی اصل حقیقت۔	153
61۔ الحسین بن علوان اہل تشیع کے ہاں ثقہ راوی ہے۔(معجم رجال الحدیث اسکین)	153
62۔ الحسین بن علوان اہل تشیع کے ہاں ثقہ راوی ہے۔(الفہرست علامہ طوسی اسکین)	153
63۔ الحسین بن علوان اہل تشیع کے ہاں ثقہ راوی ہے۔(رجال المجلسی اسکین)	154
64۔ الحسین بن علوان کی کنیت ابو محمد اور اہل تشیع کے ہاں ثقہ راوی ہے۔(رجال نجاشی اسکین)	155
65۔ قرب الاسناد کے حاشیہ اور راوی کے نام کی درستگی کا قصہ!	156
66۔ کیا الحسین بن علوان راوی اہل تشیع کا ضعیف راوی ہے؟ شیعہ ایڈمن جلیل شر کی لاعلمی۔	160
67۔ تین اہم ترین شیعہ أسماء الرجال (رجال الکشی، رجال نجاشی، رجال طوسی) اور الحسین بن علوان۔	161
68۔ معجم رجال الحدیث، رجال مجلسی، نقد الرجال اور الحسین بن علوان۔	163

69۔عامی ثقہ راویوں کی اہل تشیع کے ہاں حیثیت (الرسائل الرجالیہ محمد بن محمد کلباسی)۔	168
70۔موثق روایت جید شیعہ علماء کی توثیق شدہ روایت ہوتی ہے۔(رجال نجاشی)	170
71۔شیعہ مناظر کی ایڈمن جلیل شر شیعہ کو منتیں کہ مداخلت نہ کرے!	171
72۔حدیث لانورث اہلسنت کے ہاں مختلف طرق سے مروی ہے۔ (کتب احادیث کے اسکینز)	181
73۔شیعہ مناظر بغیر اسکرین شاٹ کی اہلسنت مناظر پر جھوٹ منسوب کرتا رہا۔(اسکرین شاٹ)	196
74۔اجماع امت کا اسکین اور شیعہ مناظر کے تین اشکال کا جواب۔	198
75۔شیعہ مناظر کا اِقرار: قرب الاسناد کی روایت سے مالی وراثت نبی کی نفی ثابت ہے۔(اسکرین شاٹ)	202
76۔شیعہ مناظر کے آخری تین اہم سوالات کے جوابات۔	205
77۔پہلا سوال: قرب الاسناد کی روایت کا زیر بحث موضوع سے کیا تعلق ہے؟	205
78۔شیعہ مناظر کا بچگانہ ضد: حدیث لانورث انہی الفاظ کے ساتھ شیعہ کی صحیح روایت سے ثابت کی جائے۔	206
79۔نبی کریم ﷺ کا مال سب صدقہ!	207
80۔حدیث لانورث کا رد صحیح بخاری کی حدیث سے کرنے کی ناکام کوشش!(شیعہ مناظر کی دلیل)	211
81۔شیعہ استدلال کا رد: صحیح بخاری کی حدیث بھی حدیث لانورث کی تائید میں ہے!	213
82۔نبی کے قرابت داروں میں خمس کی تقسیم (شیعہ مناظر کی دعوی سے ہٹ کر دلیل اور استدلال غائب)	214
83۔خمس اور نبی کے قرابت دار: شیعہ دلیل کا علمی رد (الدر المنصور علی سنن ابی داوٗد اسکین)	216
84۔مال فئے سے ازاج مطہرات کو بھی وراثت نہیں ملی تھی۔(صحیح بخاری اسکین)	220

گفتگو کی شروعات اور شیعہ مناظر کا اصل موضوع پر بحث سے انکار

جعفر صادق: **موضوع: مالی میراث نبوی ﷺ**
گفتگو کل اور اتوار تک جاری رہے گی۔ شرائط اور دعوی آج فائنل کریں۔ گفتگو آپ (سید کرار حیدر شیعہ) سے کرنا چاہتا ہوں۔

سید کرار حیدر زیدی شیعہ: پہلے جناب ابو بکر کا موقف کلیئر کریں پھر آپ کے موضوع پر بھی شافی گفتگو کریں گے۔ لیکن کل میں مصروف ہوں، آج کر لیں۔

جعفر صادق: یہ موضوع کوئی مختلف موضوع نہیں ہے۔ جب فارغ ہوں تو بتادیجئے گا۔ گفتگو نظم و ضبط کے مطابق ہو گی۔ ان شاء اللہ۔ اگر چاہیں تو آپ ہی مدعی بن جایئے گا اور حضرت ابو بکر صدیق کے مؤقف پر ہی دعوی کریئے گا۔ کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

سید کرار حیدر زیدی شیعہ: آپ گفتگو نظم و ضبط سے کیجیے رات جہاں سے آپ نے سلسلہ گفتگو منقطع کیا تھا وہیں سے جاری رکھیں اس کے لیے دعویٰ رکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ فی الوقت جہاں گفتگو رکی اسے مکمل کرتے ہیں۔

جعفر صادق: مجھے کیا پتہ کہ ثابت کیا کرنا ہے اور آپ کیا مؤقف رکھتے ہیں۔ کس کا ٹرن ہے اور کس نے کونسی دلیل دینی ہے اور کون اس کا رد کرنے کا پابند ہے۔ کس نے کس مؤقف کے مطابق گفتگو کرنی ہے وغیرہ وغیرہ گفتگو طریقے سے کرنا چاہتے ہیں تو بتا دیجئے گا۔ اللہ حافظ

سید کرار حیدر زیدی شیعہ: آپ نے پہلے ایک موقف دیا پھر دوسرا دیا۔ کہیں تو میں پانچوں باتیں دوبارہ سامنے رکھوں؟؟

آپ نے جو بتایا ہے وہ پہلا موقف ہی ہے۔

لا نورث ما ترکنا فھو صدقة

ہمارا کوئی وارث نہ ہو گا اور جو کچھ ہم نے چھوڑا ہے وہ صدقہ ہے۔

اور یہ ☟

انبیاء کے کوئی وارث نہیں ہوتے لہذا انبیاء جو وراثت چھوڑ جاتے ہیں وہ صدقہ ہو جاتی ہے

دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔

آپ نے تیسرا موقف بتایا ہے جو یہ ہے۔

انبیاء کے وارث ہوتے ہیں لیکن انبیاء جو وراثت چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتی ہے لہذا ورثاء کو نہیں مل سکتی۔

پھر آپ نے جو بتایا وہ یہ ہے۔

لا نورث ما ترکنا فھو صدقة

ہمارا کوئی وارث نہ ہو گا اور جو کچھ ہم نے چھوڑا ہے وہ صدقہ ہے۔

دونوں میں تضاد ہے۔

جعفر صادق: تو اسی کے مطابق ہی مدعی بن کر مجھ سے گفتگو کریں۔ دعوی رکھیں شرائط فائنل کریں۔
سب کو پتہ تو ہو کہ آپ کا مؤقف کیا ہے اور میرا مؤقف کیا ہے۔ ہم دونوں کو اپنا اپنا مؤقف دلائل سے ثابت کرنا ہو گا۔ اسی کے مطابق دلائل پر تفصیلی گفتگو کی جائے گی۔
فی الحال آپ کے پاس وقت نہیں ہے (اسکرین شاٹ ص 8) اس لئے گروپ چھوڑ رہا ہوں۔ پرسنل میں بتادیجئے گا۔
گروپ دوبارہ جوائن کر لوں گا۔

ایک منصف مزاج ممبر: 2 دن ہو گئے ہیں، ممتاز بھائی واضح کئی بار کہہ چکے ہیں کہ کوئی موضوع طے کر کے گفتگو کریں، اور آپ 5،5 لوگ مل کے جواب دے رہے ہو!!

جعفر صادق: میں حاضر ہوں۔ بتائیں۔ کون گفتگو کرے گا اور موضوع کونسا ہو گا؟
اللہ عزوجل ہم سب کو دین کی درست سمجھ عطا فرمائے آمین۔

منصف مزاج ممبر: اب شیعہ حضرات میں سے جو گفتگو کرنا چاہتا ہے آپس میں مشورہ کرلیں پہلے کون گفتگو کر سکتا ہے؟
@سید حیدر کرار شیعہ محترم آپ ہی گفتگو کرلیں ان کا اوپر میسج واضح ہے۔

*کیا آپ کے گروپ میں کوئی بھی ایسا بندہ نہیں جو ممتاز بھائی سے گفتگو کر سکے شرائط کے ساتھ مکمل مکالمہ کسی موضوع پر تاکہ دوسرے لوگوں کو بھی فائدہ ہو *

جعفر صادق: دین اسلام نے اخلاق کردار اور آپس میں گفتگو کے آداب بیان کردئے ہیں۔ گفتگو جب دین کو سمجھنے کے متعلق ہو تو غیر سنجیدہ رویہ، ہنسی مذاق اور ذاتیات پر حملے نہیں کئے جاتے۔ ایک دوسرے کا احترام بشمول ایک دوسرے کے مقدسات اور علماء کا احترام لازمی ہے۔ اس کے بعد موضوع کا تعین اور اس کے متعلق دوٹوک فریقین کا موٴقف سب کے سامنے ہونا ضروری ہوتا ہے۔

مبلّغ کے لیے ہدایات

۱۔ اللہ کے دین کی طرف لوگوں کو حکمت اور اچھے طریقے سے بلائیں۔(النحل:۱۲۵)

۲۔ فرمادیجیے یہ میرا راستہ ہے میں اس کی طرف بصیرت کے ساتھ بلاتا ہوں۔(یوسف:۱۰۸)

۳۔ آپ انھیں دین حق کی طرف بلائیں اور اللہ کے حکم پر قائم رہیں۔(الشوریٰ:۱۵)

۴۔ حضرت ابراہیم نے دعا کی کہ اے رب ان میں نبی بھیج جو ان کو علم اور عقل کی باتیں سکھلائے۔(البقرۃ:۱۲۹)

۵۔ داعی اور قائد کو ہمدرد ہونا چاہیے۔(التوبۃ:۱۲۸)۶۔ قائد میں عفوودرگزر کا جذبہ ہونا چاہیے۔(المائدۃ:۱۳)

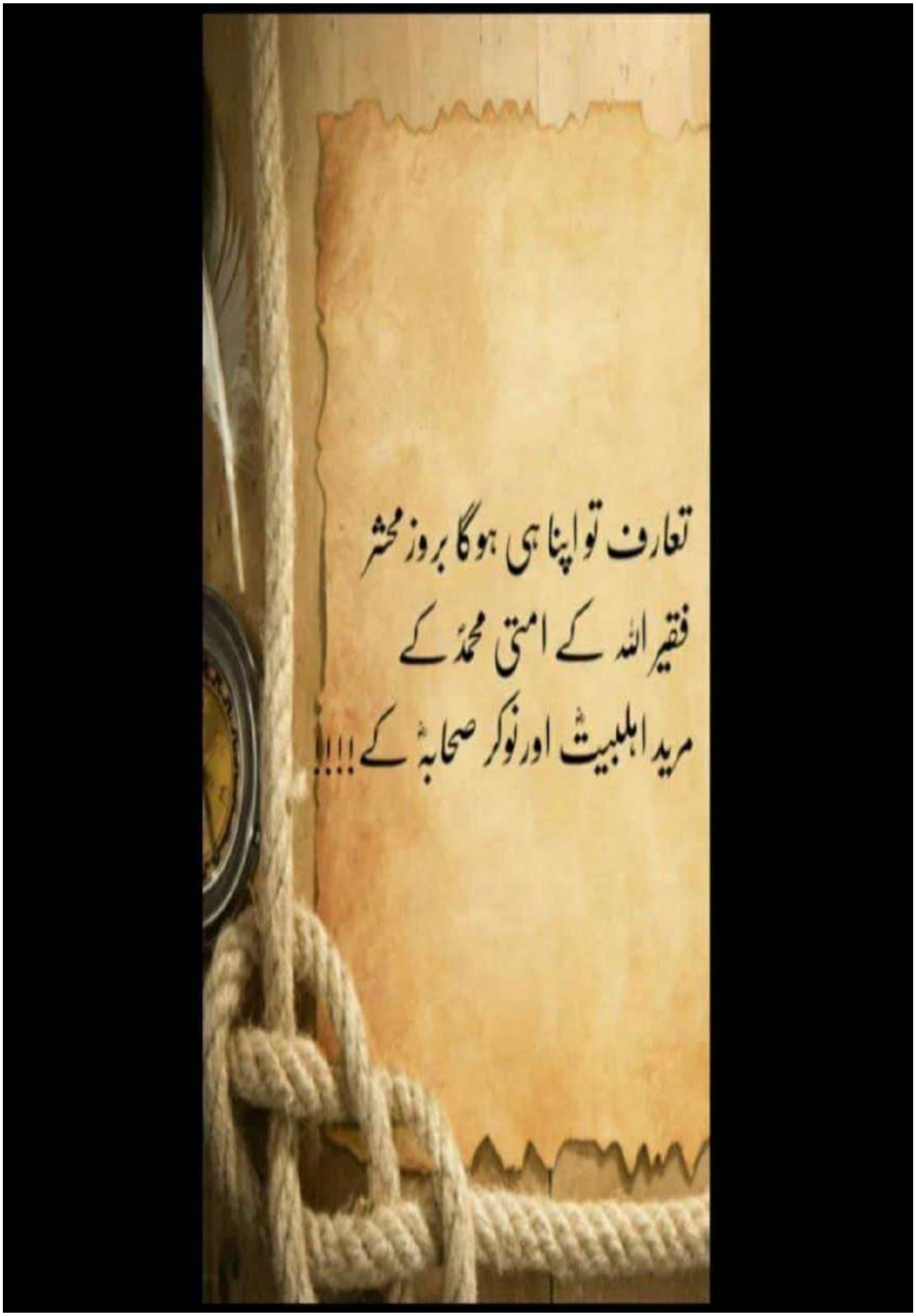
تعارف تو اپنا ہی ہو گا بروز محشر
فقیر اللہ کے امتی محمدؐ کے
مرید اہلبیتؓ اور نوکر صحابہؓ کے!!!

سید کرار حیدر زیدی شیعہ: ویسے اس موضوع کے لیے دعویٰ کی ضرورت نہیں تھی بہرحال آپ کی ضد پر دعویٰ رکھتا ہوں

شیعہ مناظر کی خباثت پر مبنی دعوی اہل تشیع

میرا دعویٰ ہے کہ ممتاز قریشی صاحب کو علم ہی نہیں ہے کہ
جناب ابو بکر نے بی بی فاطمہ ع کے مطالبہ فدک کو کیا کہہ کر رد کیا تھا۔

جعفر صادق: یہ کونسا دعوی ہے۔ دوبارہ رکھیں۔ یہ کس موضوع پر ہے۔
یہ دعوی تو پرسنل میں بھی بھیجا گیا تھا۔ 7:14 پر میں نے گروپ لیفٹ کیا تھا اور آٹھ بجے کے بعد جوائن کیا ہے۔
دوسری بات دعوی ذاتی رائے پر کیوں بھیجا گیا ہے۔ کیا اب شیعوں کے یہ دن آ گئے ہیں۔

شیعہ ممبر نقی شاہ: آپ کے گروپ چھوڑنے کا بھی پتہ نہیں چلتا۔۔ جب گروپ میں ہی رہنا ہے تو لیفٹ کرتے ہی کیوں ہیں؟
جعفر صادق: آپ کے اپنوں نے غیر سنجیدگی دکھائی۔ پہلے مجھے کہا گیا کہ آپ خود موضوع اور شخص کا تعین کریں۔
جب تعین کر کے شرائط اور دعوی کو طئے کرنے کے لئے کہا تو موصوف (سید کرار حیدر شیعہ) کے پاس ٹائم نہیں تھا۔
پھر یہی کہہ کر گروپ چھوڑا کہ جب گفتگو کرنی ہو تو بتا دیجئے گا۔
فضول وقت تو کسی کے پاس نہیں ہوتا۔ میں ایسے گروپس میں کیوں رہوں جہاں باقائدہ گفتگو کے بجائے جتنے منہ اتنی باتیں چلتی رہیں۔ ایک دوسرے کی عزت نہ کی جائے۔ ہر وقت دانت نکال نکال ایک دوسروں پر ہنسا جائے۔
انا اللہ وانا الیہ راجعون۔

سید کرار حیدر زیدی شیعہ: اب تو دعویٰ بھی سامنے ہے پھر بھی مسئلہ؟

جعفر صادق: میں عرض کر چکا ہوں۔ دین پر گفتگو سنجیدگی اور ذمہ داری سے کی جاتی ہے۔ آپ لوگوں کی طرف سے کبھی میری طرف سے پی ڈی ایف بنانے پر مذاق اڑایا جاتا ہے۔ کبھی میری کسی غلطی کو لیکر بدتمیزی کی جاتی ہے۔ کبھی میرا

ایڈریس زیر بحث آتا ہے اور آج تو حد ہو گئی۔ شیعہ کا دعوی میری ذاتی رائے کے پس منظر میں کیا گیا ہے۔ پھر آپ لوگ کہتے ہو کہ میں بار بار گروپ کیوں چھوڑ تا ہوں۔

اور یہ اہل تشیع کا دعوی ہے۔ اللہ کی پناہ۔ آپ اب بھی سنجیدہ نہیں ہو رہے۔

آپ کے پاس با قائدہ گفتگو کا وقت نہیں ہے لیکن ٹائیم پاس کرنے کا وقت ہے۔

ایک شیعہ ممبر (گلیکسی موبائیل): یہ رویہ شکست کی دلیل ہوتا ہے۔

جعفر صادق: بالکل۔ اگر گفتگو ہار جیت کے لئے کرنی ہے، تو میں ایسی شکست قبول کرتا ہوں۔ شیعہ ممبرز کو مبارک ہو۔ ان کے عالم نے حق ثابت کر دیا ہے۔ 👍 👌

سید کرار حیدر زیدی شیعہ: آپ تسلیم کر لیں ایسا ہی ہے تو یہ دعویٰ نہیں رہے گا۔

جعفر صادق: دل تو چاہ رہا ہے کہ اسی دعوی پر آپ کی اچھی طرح خبر لوں۔ لیکن کیا فائیدہ۔ نتیجہ کچھ بھی نہیں نکلنا۔ ماننا آپ کو وہی ہے جو ضعیف روایات سے بھی ثابت نہیں ہوتا۔

خوش رہیں۔ اب مجھے اجازت۔

سید کرار حیدر زیدی شیعہ: پورا موقع دیا جا رہا ہے آپ کو۔

جعفر صادق: اوکے۔ شرائط طئے کریں۔

سید کرار حیدر زیدی شیعہ: جی بھیجیں اپنی شرائط۔

جعفر صادق: آپ مدعی ہو۔ شرائط بھیجیں۔ میں مزید اضافہ یا ترمیم کر دوں گا۔ شاباش۔ شرائط لکھیں میں منتظر ہوں۔ 👍

سید کرار حیدر زیدی شیعہ: شرائط طرفین کی جانب سے ہوتی ہیں بہر حال بھیجتا ہوں۔

جعفر صادق: *گروپ لاکڈ کردیں۔** گفتگو صرف ہم دونوں کے بیچ ہوگی۔*

سید کرار حیدر زیدی شیعہ:

شرائط اہل تشیع
1- گفتگو نکتہ بہ نکتہ ہوگی۔
2- تشبیہات، تمثیل اور استعارات اگر استعمال کیے تو مخالف سے اس کی وضاحت طلب نہیں کی جائے گی۔
3- متضاد اور تناقض کے ذریعے تاویل کی اجازت نہیں ہوگی۔
4-تحریری صورت میں بات ہوگی۔
5-اپنی ٹرن ختم کرکے ختم لکھا جائے گا اس کے بعد ہی مخالف اپنی بات شروع کرے گا۔

جعفر صادق:

شرائط اہل سنت
1-گفتگو دوٹوک ہوگی۔جبتک ایک نکتہ کلیئر نہ ہوگا دوسرا نکتہ زیر بحث نہیں لایا جائے گا۔
2- مقدسات کی توہین اور ذاتی حملے نہیں کئے جائیں گے۔
3- دونوں فریق ایک دوسرے کے اشکالات کو دوٹوک جواب دیں گے۔
4-دوران گفتگو کوئی ایڈمن دخل اندازی نہیں کرے گا۔

سید کرار حیدر زیدی شیعہ: ممتاز قریشی صاحب کی اس شرط پر گروپ ایڈمنز سے تعاون کی درخواست ہے۔

شیعہ ایڈمن (جلیل شر عرف ابو عذرائیل) کی طرف سے اہل تشیع واہل سنت مناظرین کی متفقہ شرائط کی دوسرے ہی روز دھجیاں اڑائی گئیں!

الاقتصاد فی الاعتقاد

وہ متفقہ شرائط جن کی دوسرے ہی روز دھجیاں اڑائی گئیں!

سید کرار حیدر زیدی شیعہ

FRIDAY

شرائط

1- گفتگو نکتہ بہ نکتہ ہوگی

2- تشبیہات، تمثیل اور استعارات اگر استعمال کیے تو مخالف سے اس کی وضاحت طلب نہیں کی جائے گی ۔

3- متضاد اور تناقض کے ذریعے تاویل کی اجازت نہیں ہوگی

4- تحریری صورت میں بات ہوگی۔

5- اپنی ٹرن ختم کرکے ختم لکھا جائے گا اس کے بعد ہی مخالف اپنی بات شروع کرے گا ۔

8:59 PM

سید کرار حیدر زیدی شیعہ

شرائط

1- گفتگو نکتہ بہ نکتہ ہوگی

1: گفتگو دو ٹوک ہوگی۔ جبتک ایک نکتہ کلیئر نہ ہوگا دوسرا نکتہ زیر بحث نہیں لایا جائے گا۔
2: مقدسات کی توہین اور ذاتی حملے نہیں کئے جائیں گے۔
3: دونوں فریق ایک دوسرے کے اشکالات کو دو ٹوک جواب دیں گے۔
4:دوران گفتگو کوئی ایڈمن دخل اندازی نہیں کرے گا۔

9:02 PM

سید کرار حیدر زیدی شیعہ

You

گروپ لاکڈ کردیں۔
گفتگو صرف ہم دونوں کے بیچ ہوگی۔

ممتاز قریشی صاحب کی اس شرط پر گروپ ایڈمنز سے تعاون کی درخواست ہے

9:02 PM

جعفر صادق: آپ کی شرائط منظور ہیں۔ ☜ میری شرائط قبول کریں تاکہ جواب دعوی بھیجوں۔ پھر آپ دلیل دیں گے۔

سید کرار حیدر زیدی شیعہ: آپ کی تیسری شرط، اگر میری دوسری اور تیسری شرط سے نہ ٹکرائی تو ہی قبول کی جاسکتی ہے۔

جعفر صادق: وضاحت کریں۔

سید کرار حیدر زیدی شیعہ: آپ کا کوئی اشکال میری دوسری اور تیسری شرط کے خلاف ہوا تو میں وضاحت کا پابند نہیں ہوں گا۔

جعفر صادق: پھر سے وضاحت کریں۔
☜ جب کسی نکتہ پر گفتگو ہوگی تو آپ ایسی تشبیہات تمثیل اور استعارات استعمال کریں جو مبہم ہوں تو وضاحت تو کرنی ہوگی۔ یا یقین دلائیں کہ مبہم الفاظ استعمال نہیں کریں گے۔

سید کرار حیدر زیدی شیعہ: جی بالکل۔ اگر مبہم الفاظ استعمال ہوئے تو نہ میں آپ سے وضاحت طلب کروں گا اور نہ آپ مجھ سے وضاحت طلب کریں گے۔

جعفر صادق: ٹھیک ہو گیا۔ مبہم الفاظ ممنوع ہوں گے۔ ہم دونوں پابند ہوں گے کہ صاف کلیئر گفتگو کریں۔ جہاں کسی کو ابہام محسوس ہوا فوراً وضاحت طلب کرے گا۔ دوسرا اس پر الفاظ بدل کر ابہام ختم کرے گا۔

سید کرار حیدر زیدی شیعہ: ٹھیک ہے مبہم الفاظ کوئی استعمال نہیں کرے گا۔

جعفر صادق: میرا جواب دعوی

👇👇👇

🔮 جواب دعوی اہل سنت 🔮

* شیعہ دعوی جہالت اور ذاتی حملے کے مترادف ہے۔

حضرت ابو بکر صدیق نے سیدہ فاطمہ کو فرمان نبی ﷺ سنا کر وہی فیصلہ سنایا جو براہ راست انہوں نے سردار الانبیاء ﷺ سے سنا تھا۔ *

جعفر صادق: اپنے دعوی کے حق میں دلیل پیش کریں۔

سید کرار حیدر زیدی شیعہ: میرا دعویٰ ہے کہ ممتاز قریشی صاحب کو علم ہی نہیں ہے کہ جناب ابو بکر نے بی بی فاطمہ ع کے مطالبہ فدک کو کیا کہہ کر رد کیا تھا۔ میرا دعویٰ نہیں جناب آپ کا جواب دعویٰ جہالت پر مبنی ہے۔

غور کریں آپ کے جواب دعویٰ میں اس بات کی تردید نہیں ہے کہ آپ کو علم نہیں۔ الخ

دوٹوک جواب دعویٰ لکھیں کہ آپ کو علم ہے کہ جناب ابو بکر نے کیا کہہ کر بی بی فاطمہ ع کا مطالبہ رد کیا تھا یا اس کا علم نہیں ہے؟

عالم فاضل شیعہ مناظر اہل سنت جواب دعوی کو سمجھنے کی کی صلاحیت سے بھی عاری!

اسکرین شاٹ اگلے پیج پر ملاحظہ فرمائیں۔

جعفر صادق: اہل سنت جواب دعوی میں دو اہم نکات لکھے گئے ہیں۔

1-شیعہ کی طرف سے دعوی میں فریق مخالف کا نام لکھ کر براہ راست ذاتی حملے کو جہالت قرار دینا۔

2- حضرت ابو بکر صدیق کا فرمان نبی ﷺ سنانا۔

☜ یہ جواب دعوی واضح طور پر حقیقت بیان کر رہا ہے کہ مجھے اس واقعے کا بخوبی علم ہے۔ الحمدللہ۔

عالم فاضل شیعہ مناظر اپنے ہی دعوی کو سمجھنے سے بھی عاری!!
حضرت ابوبکر نے سیدہ کو کیا کہہ کر سنایا یہ موضوع ہی نہیں ہے! (اسکرین شاٹ)

سید کرار حیدر زیدی شیعہ: جناب ابو بکر نے فرمان نبوی سنایا یا کسی بات کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے منسوب کیا، فی الوقت یہ موضوع نہیں۔ میں نے جب ایسا دعویٰ ہی نہیں کیا تو جواب دعویٰ میں یہ غیر ضروری بات شامل کرنے کی کوئی وجہ نہیں۔

آپ کا براہ راست نام اس لیے لکھا ہے کہ دو دن سے آپ کلیئر نہیں کر سکے کہ آپ کو مذکورہ معاملے کا علم ہے یا نہیں۔ لہذا آپ جواب دعویٰ میں یہ بات لکھیں کہ آپ کو بخوبی علم ہے کہ جناب ابو بکر نے کیا کہہ کر بی بی فاطمہ ع کا مطالبہ رد کیا۔

شیعہ مناظر کی اپنے ہی دعوی سے لاعلمی!!
اسکرین شاٹ اگلے پیج پر ملاحظہ فرمائیں۔

جعفر صادق: یہی تو اصل واقعہ ہے جو وقوع پذیر ہوا، جس کا مجھ ناچیز کو علم ہے۔

<u>*** آپ کو کچھ اور حقیقت معلوم ہے تو بتائیں جس سے میں بلکہ تمام اہل علم لاعلم ہیں۔ ***</u>

تمام ممبرز منتظر ہیں کہ آپ اپنے علمی جوہر دکھائیں۔

☜ دلیل دیکر مجھے لاعلم ثابت کر دیں۔

سید کرار حیدر زیدی شیعہ: یہی بات اپنے جواب دعویٰ میں لکھ دیں۔

جعفر صادق: میں اصل واقعے کے متعلق لکھ کر آپ کے دعوی کا رد کر چکا ہوں۔

*** دلیل دیں کہ میں لاعلم ہوں اور واقعہ کوئی دوسرا وقوع پذیر ہوا تھا۔ ***

سید کرار حیدر زیدی شیعہ: جواب دعویٰ میں ذکر نہیں ہے کہ آپ کو علم ہے یا نہیں۔

جعفر صادق: * یہ دیکھیں میرا جواب دعوی۔
مجھے اس واقعہ کا علم ہے تو اس واقعہ کو جواب دعوی میں بیان کیا ہے نہ۔
اب مزید لفاظی کئے بغیر اپنے دعوی کو دلیل سے ثابت کریں۔ *

سید کرار حیدر زیدی شیعہ: دعویٰ آپ کے علم پر ہے اور اب تک آپ نے جواب دعویٰ میں نہیں لکھا کہ آپ کو علم ہے۔ چلیں آپ کا یہ بہانہ ختم کرتے ہیں۔

شیعہ مناظر کی پانچ عبارات بطور دلیل (جیسا دعویٰ ویسی دلیل)

جناب ابو بکر نے ان میں سے کونسی بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے منسوب کر کے بی بی فاطمہ ع کا مطالبہ رد کیا؟

1- انبیاء کے کوئی وارث نہیں ہوتے لہذا انبیاء جو وراثت چھوڑ جاتے ہیں وہ صدقہ ہو جاتی ہے

2- انبیاء کے وارث ہوتے ہیں، انبیاء جو وراثت چھوڑتے ہیں اس سے ورثاء کا خرچہ نکالنے کے بعد جو بچتا ہے وہ صدقہ ہوتا ہے۔

3- انبیاء کے وارث ہوتے ہیں لیکن انبیاء جو وراثت چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتی ہے لہذا ورثاء کو نہیں مل سکتی

4-انبیاء کے کوئی وارث نہیں ہوتے نہ ہی انبیاء کوئی وراثت چھوڑتے ہیں۔

5- انبیاء کے وارث تو ہوتے ہیں لیکن انبیاء کی کوئی وراثت نہیں ہوتی۔

جعفر صادق: آپ مدعی ہیں۔ دعوی بھی پیش کر چکے ہیں۔ جواب دعوی میں جو مجھے علم ہے وہ اسی لئے تو لکھا ہے تاکہ میری لاعلمی کا رد ہو سکے۔ غور فرمائیں! جواب دعوی سے آپ کے دعوی کا رد ہو رہا ہے کہ مجھے اس واقعے کا واقعی علم ہے کہ نہیں۔

کیوں ضد کر رہے ہیں۔ اصل مدعا پر آئیں۔

دلیل دیں کہ جس واقعے کا مجھے علم ہے وہ درست نہیں اور * آپ کو اس کے متعلق کوئی ایسی حقیقت معلوم ہے جس سے میں لاعلم ہوں۔ *

اپنے دعوی پر دلیل دیں۔ سوال جواب اس کے بعد کئے جاتے ہیں۔

سید کرار حیدر زیدی شیعہ: میرے دعویٰ میں جو بات سمجھ نہیں آئی وہ پوچھ لیں۔ اس لیے کہ میرا دعویٰ، آپ کے جواب دعویٰ سے ہی ثابت ہو رہا ہے کہ آپ کو علم نہیں ہے۔۔۔ الخ

میری یہ پانچ عبارات سے یہ آپ کو موقع دیا کہ اگر واقعی آپ کو علم ہے تو بتا دیں ان میں سے کونسی بات جناب ابو بکر نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے منسوب کی۔ ویسے علم ہوتا تو بتاتے ضرور۔ مجھے اپنے دعویٰ کے مطابق صرف عقلی دلیل دینا تھی جو میں اوپر دے چکا ہوں۔ غور کریں ایک بار پھر میرے دعویٰ پر۔

جعفر صادق: آپ کا دعوی کلیئر ہے۔ ممتاز قریشی مطالبہ فدک کے واقعے سے لاعلم ہے کہ حضرت ابو بکر نے کونسا فیصلہ کیا تھا۔ میں نے جواب دعوی میں **خود پر ذاتی حملہ قرار دیکر اصدیقی فیصلے کو فرمان نبی ﷺ کہہ کر اپنے علم کا اظہار کر دیا ہے۔**

اب آپ کی دلیل کا انتظار ہے جس سے آپ میرا لاعلم ہونا ثابت کریں گے۔

یہ کیسی عقلی دلیل ہے جس میں آپ پانچ عبارات لکھ کر مجھ سے سوال پوچھ رہے ہیں۔

☜ میں مناظرے سے پہلے ہی ان عبارات کے متعلق جواب دے چکا ہوں کہ اس میں تیسرا آپشن درست ہے۔

اب آپ علمی جوہر دکھا کر مجھے لاعلم ثابت کریں۔ دلیل دیں۔ لفاظی نہ کریں۔

سید کرار حیدر زیدی شیعہ: میرا دعویٰ کلیئر ہے، لیکن آپ کا جواب دعویٰ کلیئر نہیں ہے پانچ نکات اسی لیے لکھے تا کہ آپ کا جواب دعویٰ کلیئر ہو جائے۔

عقلی دلیل عقل والوں کے لیے ہے۔ پانچ عبارات میں آپ کے منہج کے مطابق فرمان نبوی ﷺ شامل ہے، آپ نے اوپر جواب نہیں دیا تھا کہ اس میں تیسرا آپشن درست ہے، یہ جواب اب سامنے آیا۔

یہ رہا تیسرا نکتہ، توثیق فرمائیں کہ باقی چار نکات کا فرمان نبوی سے کوئی تعلق نہیں، بس یہی بات جناب ابو بکر نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے منسوب کی تھی، اس سے متضاد اگر کوئی بات جناب ابو بکر سے ثابت ہو گئی اہل سنت روایت سے تو آپ تسلیم کر لیں گے کہ وہ بات حدیث نبوی نہیں۔

3- انبیاء کے وارث ہوتے ہیں لیکن انبیاء جو وراثت چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتی ہے لہذا ورثاء کو نہیں مل سکتی۔

جعفر صادق: اگر میرا جواب دعوی کلیئر نہیں ہے تو * **جواب دعوی پر ڈھنگ کا اشکال کریں کہ کس وجہ سے آپ کے دعوی کی نفی نہیں ہوتی۔** *

☜ دلیل کے بجائے آپ کا سوال جواب کرنا آپ کے دعوی کی کمزوری کی علامت ہے۔ اگر دلیل نہیں تو ایسا دعوی کیوں کر دیا، کیا شیعیت میں دوسروں پر اس طرح کیچڑ اچھالنا جائز ہے؟

عقلی دلیل عقل والوں کے لئے ہے تو مجھے بے عقل ثابت کریں حضور۔ * آپ کا دعوی میرے علم اور عقل پر ہے۔ اسے ناقص ثابت کر دیں۔ * اگر فرمان نبوی ﷺ شامل ہے اور مجھے اس کی سمجھ نہیں ہے تو سمجھا دیں۔

یہ گفتگو اسی لئے تو ہو رہی ہے کہ آپ مجھے لاعلم ثابت کر دیں۔

یہ دیکھیں کل رات کہہ چکا ہوں کہ تیسرا آپشن درست ہے۔ آپ کو نظر نہ آیا تو اس میں میرا قصور نہیں ہے۔
مدعی آپ ہیں۔ توثیق میں کروں۔

☜ آپ کو تیسرے آپشن کی روشنی میں مجھے لاعلم ثابت کرنا ہے۔ دعوی کر دیا اور دلیل ہے نہیں۔
دلیل دینے کے بجائے آپ نے یہ پانچ عبارات رکھ دی ہیں، جن پر پہلے ہی گفتگو ہو چکی ہے۔
*** اب آپ ذرا اس تیسرے آپشن کے مطابق مجھے لاعلم ثابت کر کے دکھائیں۔ *** سب ممبرز آپ کی علمیت جاننا چاہتے ہیں۔

سید کرار حیدر زیدی شیعہ: یہ دیکھیں بے تکی لفاظی شروع ہو گئی آپ کی۔ اب ممتاز قریشی ایک چیز سے لاعلم ہے اسے اسی دلیل سے ثابت کیا جائے گا نہ کہ جس بات کی علمیت کا دعویٰ کر رہا ہے، وہ اس کے سامنے رکھ کر پوچھ لی جائے۔ یا اس کے لیے کسی کتاب میں لکھا ہوا دکھایا جائے گا۔

پانچ میں سے تیسرا نکتہ آپ کے مطابق حدیث نبوی ﷺ ہے، باقی چاروں لغو باتیں ہیں توثیق فرما کر اپنے صاحب علم ہونے کا اشارہ دیں۔ مناظرہ ابھی شروع ہوا اور آپ کل رات کی بات لے کر شروع ہو گئے۔ یہ وقت کا ضیاع ہے میرے بھائی۔

دلیل دی ہے جبھی تو میرا دعویٰ درست ثابت ہو رہا ہے محترم۔ پھر غور کریں میرے دعویٰ پر۔ آپ کو میری دلیل اب تک سمجھ نہیں آئی۔

جعفر صادق: میں لفاظی نہ کرتا ہوں اور نہ سامنے والے کو کرنے کی اجازت دیتا ہوں۔ آپ نے پانچ عبارات کل بھی رکھی اور آج بھی رکھی ہیں۔ * کل بھی تیسرا آپشن درست کہا تھا، آج بھی تیسرا آپشن درست کہہ رہا ہوں۔ *

آپ مدعی ہو، آپ کے نزدیک تیسرا آپشن میری لاعلمی کا ثبوت ہے تو بحیثیت مدعی آپ درست آپشن پیش کرتے ہوئے اس پر دلیل دیں گے، اگر میں اس دلیل کا رد نہیں کر سکا تو آپ کا دعوی درست سمجھا جائے گا اور میرا لاعلم ہونا ثابت ہو جائے گا۔

دلیل پیش کریں۔ سب ممبرز منتظر ہیں۔

سید کرار حیدر زیدی شیعہ: ٹھیک ہے محترم آپ کے نزدیک پانچ میں سے * صرف تیسرا آپشن حدیث نبوی ﷺ ہے *، * باقی باتیں لغو ہیں * اسے ہم نے لاک کر دیا ہے۔ سامعین غور کیجیے۔

1- انبیاء کے کوئی وارث نہیں ہوتے لہذا انبیاء جو وراثت چھوڑ جاتے ہیں وہ صدقہ ہو جاتی ہے۔

گروپ کے شرکاء غور کریں پہلا آپشن یہ تھا جو ممتاز قریشی صاحب کے مطابق حدیث نبوی ﷺ نہیں بلکہ لغو بات ہے۔ اب ہم نے یہی بات جناب ابو بکر سے دکھائی ہے، تو ثابت ہو جائے گا کہ ممتاز قریشی صاحب لاعلم ہیں۔۔۔۔۔ الخ

دونوں نکات کا بنیادی فرق

1- انبیاء کے کوئی وارث نہیں ہوتے لہذا انبیاء جو وراثت چھوڑ جاتے ہیں وہ صدقہ ہو جاتی ہے۔

3۔ انبیاء کے وارث ہوتے ہیں لیکن انبیاء جو وراثت چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتی ہے لہذا ورثاء کو نہیں مل سکتی۔

نکتہ اول کے مطابق *** انبیاء کے وارث نہیں ہوتے * لہذا عام فہم بات ہے جو چھوڑا وہ صدقہ ہے۔**

جب کہ نکتہ سوئم کے مطابق **انبیاء کے وارث ہوتے ہیں** *** لیکن انبیاء کی چھوڑی ہوئی وراثت صدقہ ہوتی ہے اس لیے ورثاء کو نہیں ملتی۔**

قارئین ملاحظہ فرمائیں جناب فاطمہ ع کے مطالبے پر جناب ابو بکر نے نبی کریم سے جو بات منسوب کی اس کے الفاظ

لانورث ماترکنا صدقہ

یعنی *ہم انبیاء کا کوئی وارث نہیں ہوتا*، ہم جو کچھ چھوڑ جائیں وہ سب صدقہ ہوتا ہے۔

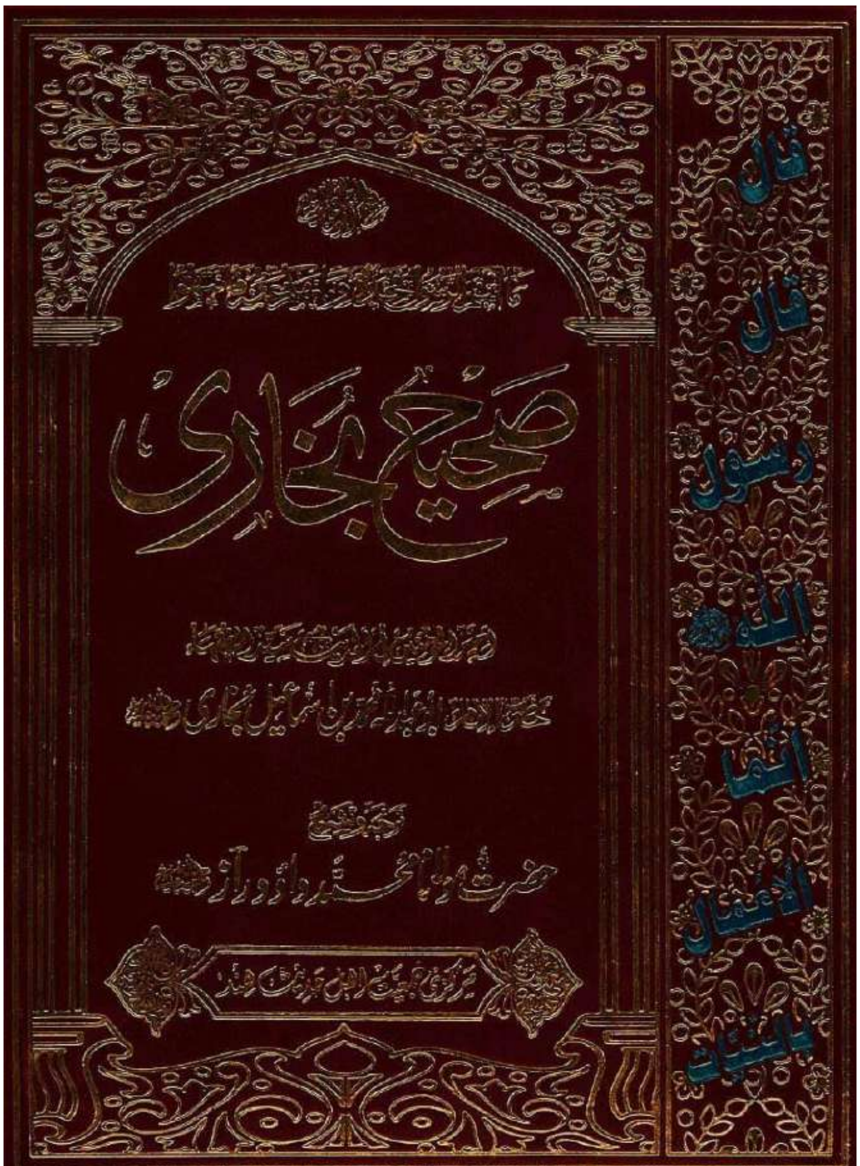

لفظ فلم یقسم لھم کے آگے یہ الفاظ اور ہیں قال ابو عبداللہ الضال السدر یعنی امام بخاری نے کہا ضال جنگلی بیری کو کہتے ہیں- یہ تفسیر اسی نسخہ کی بناء پر ہے' جن میں بجائے راس ضان کے راس ضال ہے-

۴۲۳۹- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي جَدِّي أَنَّ أَبَانَ بْنَ سَعِيدٍ أَقْبَلَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: يَا رَسُولَ اللهِ هَذَا قَاتِلُ ابْنِ قَوْقَلٍ وَقَالَ أَبَانُ لأَبِي هُرَيْرَةَ : وَاعَجَبًا لَكَ وَبْرٌ تَدَأْدَأَ مِنْ قَدُومِ ضَأْنٍ يَنْعَى عَلَيَّ امْرَأً أَكْرَمَهُ اللهُ بِيَدِي وَمَنَعَهُ أَنْ يُهِينَنِي بِيَدِهِ.

[راجع: ۲۸۲۷]

(۴۲۳۹) ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا' کہا ہم سے عمرو بن یحییٰ بن سعید نے بیان کیا' کہا کہ مجھے میرے دادا نے خبر دی اور انہیں ابان بن سعید رضی اللہ عنہ نے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سلام کیا- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بولے کہ یارسول اللہ! یہ تو ابن قوقل کا قاتل ہے اور ابان رضی اللہ عنہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا حیرت ہے اس وبر پر جو قدوم الضان سے ابھی اترا ہے اور مجھ پر عیب لگاتا ہے ایک ایسے شخص پر کہ جس کے ہاتھ سے اللہ تعالیٰ نے انہیں (ابن قوقل رضی اللہ عنہ کو) عزت دی اور ایسا نہ ہونے دیا کہ ان کے ہاتھ سے مجھے ذلیل کرتا-

تشریح: حضرت ابان بن سعید رضی اللہ عنہ کے کہنے کا مطلب یہ تھا کہ میں نے ابن قوقل رضی اللہ عنہ کو اگر شہید کیا تو وہ میرے کفر کا زمانہ تھا اور شہادت سے اللہ کی بارگاہ میں عزت حاصل ہوتی ہے جو میرے ہاتھوں انہیں حاصل ہوئی- دوسری طرف اللہ تعالیٰ کا یہ بھی فضل ہوا کہ کفر کی حالت میں ان کے ہاتھ سے مجھے قتل نہیں کروایا جو میری اخروی ذلت کا سبب بنتا اور اب میں مسلمان ہوں اور اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہوں- لہٰذا اب ایسی باتوں کا ذکر نہ کرنا بہتر ہے- آنحضرت ﷺ حضرت ابان رضی اللہ عنہ کے اس بیان کو سن کر خاموش ہو گئے-

۴۲۴۰،۴۲۴۱- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلاَمُ بِنْتَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا أَفَاءَ اللهُ عَلَيْهِ بِالْمَدِينَةِ وَفَدَكٍ وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لاَ نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ))، إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْمَالِ وَإِنِّي وَاللهِ لاَ أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَةِ

(۴۲۴۰-۴۲۴۱) ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا' کہا ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا' ان سے عقیل نے' ان سے ابن شہاب نے' ان سے عروہ نے' ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم ﷺ کی صاحبزادی فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس کسی کو بھیجا اور اپنی میراث کا مطالبہ کیا آنحضور ﷺ کے اس مال سے جو آپ کو اللہ تعالیٰ نے مدینہ اور فدک میں عنایت فرمایا تھا اور خیبر کا جو پانچواں حصہ رہ گیا تھا- ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ جواب دیا کہ آنحضرت ﷺ نے خود ہی ارشاد فرمایا تھا کہ ہم پیغمبروں کا کوئی وارث نہیں ہوتا' ہم جو کچھ چھوڑ جائیں وہ سب صدقہ ہوتا ہے' البتہ آل محمد ﷺ اسی مال سے کھاتی رہے گی اور میں خدا کی قسم جو صدقہ حضور اکرم ﷺ چھوڑ گئے ہیں اس میں کسی قسم کا تغیر نہیں کروں گا' جس حال میں وہ آنحضور ﷺ کے عہد میں تھا اب بھی اسی طرح رہے گا اور اس میں (اس کی تقسیم وغیرہ) میں'

یہی بات پانچ نکات میں سے نکتہ اول میں مذکور ہے، جو ممتاز قریشی صاحب کی معلومات کے مطابق ایک لغو بات تھی

یوں کہ ان کا ماننا ہے کہ جناب ابو بکر نے نبی کریم ﷺ کی جو حدیث بیان کی اس کے الفاظ یہ تھے ☜

3- انبیاء کے وارث ہوتے ہیں لیکن انبیاء جو وراثت چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتی ہے لہذا ورثاء کو نہیں مل سکتی۔

پس ثابت ہوا امتیاز قریشی صاحب کو علم ہی نہیں ہے کہ جناب ابو بکر نے بی بی فاطمہ ع کے مطالبہ فدک کو کیا کہہ کر رد کیا تھا۔ بلکہ انہوں نے تو جناب ابو بکر کی بات کو جھٹلا کر ایک نئی بات جناب ابو بکر سے منسوب کی کہ انہوں نے ایسا کہا تھا کہ

<u>* انبیاء کے وارث ہوتے ہیں *</u>

جعفر صادق: میں نے پانچ عبارات میں سے تیسرا آپشن درست کہا ہے، یہ ہر گز نہیں کہا کہ وہ تیسرا آپشن ہی حدیث نبوی ﷺ ہے۔ آپ کو فرمان نبی (حدیث لانورث) سمجھ نہیں آیا تو قصور آپ کی سمجھ کا ہے۔

آپ کے نزدیک پہلا آپشن فرمان نبی ﷺ سے مطابقت رکھتا ہے۔

1- انبیاء کے کوئی وارث نہیں ہوتے لہذا انبیاء جو وراثت چھوڑ جاتے ہیں وہ صدقہ ہو جاتی ہے۔

ان دو اشکال کے جواب دیں۔

1- وارث رشتے دار بنتے ہیں، دلیل دیں کہ نبی کریم نے اپنی زندگی میں ہی اپنے تمام قریبی رشتہ داروں سے لاتعلقی کا اظہار کیا یا ان سے تمام رشتے ختم کر دئے تھے۔

2- دلیل دیں کہ نبی کریم نے یہ فرمایا تھا کہ میری رحلت کے بعد تمام قریبی رشتہ داروں سے تمام رشتے ختم ہو جائیں گے۔

☜ میں آپ کو سُنی و شیعہ صحیح روایات سے دکھا سکتا ہوں کہ انبیائے کرام زندہ ہوتے ہیں اور رحلت کے بعد بھی ان کے رشتے برقرار رہتے ہیں بلکہ قیامت تک قائم رہتے ہیں بلکہ روز آخر صرف نبی کریم سے رشتہ داری ہی قائم رہے گی باقی سب رشتے ختم ہو جائیں گے۔

لا نورث ما ترکنا فھو صدقة

ہمارا کوئی وارث نہ ہو گا اور جو کچھ ہم نے چھوڑا ہے وہ صدقہ ہے۔

اس فرمان کا مفہوم یہ نہیں ہے کہ نبی کریم ﷺ کے وراث نہیں تھے بلکہ وارث موجود ہونے کے باوجود انہیں نبی کریم کا چھوڑا گیاورثہ نہیں ملے گا، یعنی وہ تمام ورثاء اس ورثے کے وارث نہیں بنیں گے۔*

شیعہ اور لفاظی نہ کرے یہ ممکن ہی نہیں ہے۔ میں پہلے اس تحریر کارد لکھ رہاہوں۔ اس کے بعد شیعہ کی دلیل کی حقیقت دکھاؤں گا۔

شیعہ غور و فکر کئے بغیر آدھی باتوں سے من پسند مفہوم نکالتے ہیں چاہے اس سے قرآن و دیگر سُنی و شیعہ صحیح روایات کا انکار ہی کیوں نہ ہو، کیونکہ انہیں بس اپنی ذاتی بات منوانا ہوتی ہے۔

☜ حضرت ابو بکر صدیق نے سچا فرمان نبوی ﷺ سیدہ فاطمہ کو سنایا جو انہوں نے براہ راست نبی کریم ﷺ سے سنا تھا۔ فدک کا فیصلہ خود نبی پاک ﷺ کا تھا، یہ کوئی جھوٹا فرمان نہیں ہے جس کے لئے شیعہ عالم نے *منسوب* کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔

اگر شیعہ کو اس فرمان نبوی ﷺ پر شک ہے تو کھل کر اپنا مؤقف لکھے، اس کے بعد میرا کام ہے کہ اسے اہل سنت و اہل تشیع کی کئی صحیح روایات سے یہی معنی و مفہوم ثابت کر کے دکھاؤں گا۔ ان شاء اللہ۔

قرآن و سُنی و شیعہ صحیح احادیث کے مطابق نبی کریم ﷺ نے کوئی قابل ذکر ملکیت نہیں چھوڑی تھی۔ بوقت رحلت کوئی غلام یا لونڈی تک نہ تھی، کل ملکیت میں ایک سفید خچر، اسلحہ اور زمین کے چند ٹکڑے جو اپنی زندگی میں ہی صدقہ کر چکے تھے۔ سُنی و شیعہ روایات کے مطابق آخری ایام میں نبی کی ذاتی زرہ ایک یہودی کے ہاں گروی رکھی تھی۔

☆ سرکار دو جہاں کی ملکیت کی یہ ہے اصل حقیقت! ☆

جس کے نہ ملنے کا دکھ آج تک شیعہ مناتے آرہے ہیں۔

☆نبی کریم کے شرعی ورثا☆

* قرآن واہل سنت اور اہل تشیع صحیح روایات کے مطابق بوقت رحلت 9 ازواج مطہرات، ایک بیٹی سیدہ فاطمہ اور حقیقی چچا حضرت عباس شرعی ورثاء موجود تھے، اس لئے نبی کریم ﷺ کے لئے یہ کہنا کہ وہ معاذاللہ لاوارث تھے، صریح توہین رسالت ہے۔

اگر نبی کریم ﷺ کا واقعی ورثہ ہوتا اور وہ اچھی خاصی ملکیت بھی ہوتا تو شرعی طور پر گیارہ رشتہ داروں میں تقسیم کیا جاتا، صرف سیدہ فاطمہ اکیلی وارث تو نہیں تھیں بلکہ خود حضرت ابو بکر کی بیٹی سیدہ عائشہ اور حضرت عمر فاروق کی بیٹی سیدہ حفصہ کو بھی محروم کیا گیا، دیگر ازواج مطہرات کو بھی کچھ نہ ملا۔(دیکھیں اسکین ص227)

* وارث نبی بیشک موجود تھے لیکن ان کے لئے ورثہ کچھ بھی نہیں تھا کیونکہ نبی پاک اپنی زندگی میں فرما گئے تھے کہ انبیاء کی ملکیت صدقہ ہوتی ہے، نبی کی طرف سے چھوڑے گئے سامان کا کوئی وارث نہ ہو گا۔ یہ ہے اس حدیث کا درست مفہوم *

ایک بار پھر سمجھا رہا ہوں۔

1-وارث ہونا

2-وارث بننا

دونوں میں بہت فرق ہے۔

حدیث لانورث میں وارث بننے کی نفی بیان ضرور ہوئی ہے۔

لیکن اس سے مراد مطلقا نبی ﷺ کے ورثاء کا غیر موجود ہونا بیان نہیں ہوا کیونکہ حدیث کے دو جملے ہیں۔

اب میں آپ سے ایک سادہ سوال پوچھتا ہوں۔

1- قرآن کریم کے مطابق باپ کی دولت مال ملکیت کا شرعی وارث بیٹا بھی ہے۔ اگر اسی بیٹے نے باپ کو قتل کر دیا تو کیا وہ وارث بنے گا؟ اہل تشیع مؤقف بتائیں۔*

شیعہ کی بطور دلیل پانچ عبارات اور اصل حقائق

1- انبیاء کے کوئی وارث نہیں ہوتے لہذا انبیاء جو وراثت چھوڑ جاتے ہیں وہ صدقہ ہو جاتی ہے۔

جواب: انبیاء کے وارث ہوتے ہیں لیکن انبیاء کی ملکیت کا کوئی بھی وارث نہیں بن سکتا کیونکہ وہ صدقہ ہوتی ہے۔

2- انبیاء کے وارث ہوتے ہیں، انبیاء جو وراشت چھوڑتے ہیں اس سے ورثاء کا خرچہ نکالنے کے بعد جو بچتا ہے وہ صدقہ ہوتا ہے۔

جواب: بیشک انبیاء کے وارث ہوتے ہیں لیکن بطور ورثہ / ترکہ وہ ملکیت تقسیم نہیں ہوگی کیونکہ وہ صدقہ ہے۔

3- انبیاء کے وارث ہوتے ہیں لیکن انبیاء جو وراثت چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتی ہے لہذا ورثاء کو نہیں مل سکتے۔

جواب: یہ عین حدیث نبوی ﷺ کے اصل مفہوم کے مطابق ہے۔

4- انبیاء کے کوئی وارث نہیں ہوتے نہ ہی انبیاء کوئی وراثت چھوڑتے ہیں۔

جواب: انبیاء کے وارث ہوتے ہیں اور انبیاء دنیاوی استعمال کا ساز و سامان بھی چھوڑ کر جاتے ہیں لیکن وہ سامان صدقہ ہے، اس سامان کا کوئی وارث نہیں بنے گا۔

5- انبیاء کے وارث تو ہوتے ہیں لیکن انبیاء کی کوئی وراثت نہیں ہوتی۔

جواب: بیشک انبیاء کے وارث ہوتے ہیں اور ان کی چھوڑی گئی ملکیت وراثت صدقہ ہے اس لئے کوئی وارث اس ملکیت کا نہیں بنے گا۔

اس حدیث لانورث میں مالی وارث بننے کی نفی بیان کی گئی ہے۔ جس طرح وراثت کے عام حکم کے مانعین وراثت سنی و شیعہ کتب میں مذکور ہیں کہ کون کون سے وارث اگرچہ زندہ موجود بھی ہوں تو ورثہ انہیں نہیں ملے گا اسی طرح اس حدیث کے مطابق وارث موجود بھی ہوں تو وہ ورثے کے حقدار نہیں بنیں گے۔

501 غزوات کے بیان میں

لفظ فلم یقسم لھم کے آگے یہ الفاظ اور ہیں قال ابو عبداللہ الضال السدر یعنی امام بخاری نے کہا ضال جنگلی بیری کو کہتے ہیں۔ یہ تفسیر اسی نسخہ کی بناء پر ہے' جن میں بجائے راس ضان کے راس ضال ہے۔

٤٢٣٩- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي جَدِّي أَنَّ أَبَانَ بْنَ سَعِيدٍ أَقْبَلَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: يَا رَسُولَ اللهِ هَذَا قَاتِلُ ابْنِ قَوْقَلٍ وَقَالَ أَبَانُ لأَبِي هُرَيْرَةَ: وَاعَجَبًا لَكَ وَبْرٌ تَدَأْدَأَ مِنْ قَدُومِ ضَأْنٍ يَنْعَى عَلَيَّ امْرَأً أَكْرَمَهُ اللهُ بِيَدِي وَمَنَعَهُ أَنْ يُهِينَنِي بِيَدِهِ.

[راجع: ٢٨٢٧]

(۴۲۳۹) ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا' کہا ہم سے عمرو بن یحییٰ بن سعید نے بیان کیا' کہا کہ مجھے میرے دادا نے خبر دی اور انہیں ابان بن سعید رضی اللہ عنہ نے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سلام کیا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بولے کہ یارسول اللہ! یہ تو ابن قوقل کا قاتل ہے اور ابان رضی اللہ عنہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا حیرت ہے اس وبر پر جو قدوم الضان سے ابھی اترا ہے اور مجھ پر عیب لگاتا ہے ایک ایسے شخص پر کہ جس کے ہاتھ سے اللہ تعالیٰ نے انہیں (ابن قوقل رضی اللہ عنہ کو) عزت دی اور ایسا نہ ہونے دیا کہ ان کے ہاتھ سے مجھے ذلیل کرتا۔

تشریح: حضرت ابان بن سعید رضی اللہ عنہ کے کہنے کا مطلب یہ تھا کہ میں نے ابن قوقل رضی اللہ عنہ کو اگر شہید کیا تو وہ میرے کفر کا زمانہ تھا اور شہادت سے اللہ کی بارگاہ میں عزت حاصل ہوتی ہے جو میرے ہاتھوں انہیں حاصل ہوئی۔ دوسری طرف اللہ تعالیٰ کا یہ بھی فضل ہوا کہ کفر کی حالت میں ان کے ہاتھ سے مجھے قتل نہیں کروایا جو میری اخروی ذلت کا سبب بنتا اور اب میں مسلمان ہوں اور اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہوں۔ لہذا اب ایسی باتوں کا ذکر نہ کرنا بہتر ہے۔ آنحضرت ﷺ حضرت ابان رضی اللہ عنہ کے اس بیان کو سن کر خاموش ہو گئے۔

٤٢٤٠، ٤٢٤١- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلاَمُ بِنْتَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا أَفَاءَ اللهُ عَلَيْهِ بِالْمَدِينَةِ وَفَدَكٍ وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لاَ نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ))، إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْمَالِ وَإِنِّي وَاللهِ لاَ أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَةِ

(۴۲۴۰-۴۲۴۱) ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا' کہا ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا' ان سے عقیل نے' ان سے ابن شہاب نے' ان سے عروہ نے' ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم ﷺ کی صاحبزادی فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس کسی کو بھیجا اور اپنی میراث کا مطالبہ کیا آنحضور ﷺ کے اس مال سے جو آپ کو اللہ تعالیٰ نے مدینہ اور فدک میں عنایت فرمایا تھا اور خیبر کا جو پانچواں حصہ رہ گیا تھا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ جواب دیا کہ آنحضرت ﷺ نے خود ہی ارشاد فرمایا تھا کہ ہم پیغمبروں کا کوئی وارث نہیں ہوتا' ہم جو کچھ چھوڑ جائیں وہ سب صدقہ ہوتا ہے' البتہ آل محمد ﷺ اسی مال سے کھاتی رہے گی اور میں خدا کی قسم جو صدقہ حضور اکرم ﷺ چھوڑ گئے ہیں اس میں کسی قسم کا تغیر نہیں کروں گا' جس حال میں وہ آنحضور ﷺ کے عہد میں تھا اب بھی اسی طرح رہے گا اور اس میں (اس کی تقسیم وغیرہ) میں'

لا نورث ما ترکنا فھو صدقة

ہمارا کوئی وارث نہ ہو گا اور جو کچھ ہم نے چھوڑا ہے وہ صدقہ ہے۔

میں نے کوئی نئی بات نہیں کہی۔ انبیائے کرام کی وراثت بھی ہوتی ہے جو قرآن اور اہل سنت اور اہل تشیع کی صحیح روایات سے ثابت ہے اور وہ * وراثت علمی * ہوتی ہے۔ اس لئے آپ کا اس فرمان نبوی سے مطلقاً وراثت نبوی کا انکار بھی درست نہیں ہے۔

ثابت یہ ہوا کہ نبی کے وارث رشتہ دار ہوتے ہیں اور نبی کی وراثت بھی ہوتی ہے۔ * مالی وراثت صدقہ ہوگی جبکہ علمی وراثت سے پوری امت مستفید ہوگی، بیشک امت کے اچھے نیک لوگ علمی وراثت نبوی کے وارث ہیں۔ *

بدقسمتی سے آپ خود فرمان نبوی ﷺ سمجھنے سے قاصر ہیں، اس لئے دعوی میں مجھ پر لگایا گیا لاعلمی کا الزام دراصل آپ پر لاگو ہوتا ہے۔

رہی بات اس فرمان نبوی ﷺ کی توثیق کی، تو آپ ذرا انکار کرنے کی ہمت کریں۔ ان شاء اللہ آپ کا مکمل علاج کروں گا اور ایسی دوائی دوں گا کہ آئندہ اس طرح کی بہتان تراشی کا نیند میں بھی نہیں سوچیں گے۔

سید کرار حیدر زیدی شیعہ: دیکھیں محترم آپ نے یہاں میرے دعویٰ سے متعلق بات نہیں کی بلکہ فضول لفاظی کی ہے, پھر یاد دلا رہا ہوں۔ میرا دعویٰ ہے کہ ممتاز قریشی صاحب کو علم ہی نہیں ہے کہ جناب ابو بکر نے بی بی فاطمہ ع کے مطالبہ فدک کو کیا کہہ کر رد کیا تھا۔

یہاں دونوں اشکال آپ کے شرط 2 اور 3 کے خلاف ہیں۔

قارئین ممتاز قریشی صاحب کا موقف ملاحظہ فرمائیں

لا نورث ما ترکنا فھو صدقة

ہمارا کوئی وارث نہ ہوگا اور جو کچھ ہم نے چھوڑا ہے وہ صدقہ ہے۔

* اس فرمان کا مفہوم یہ نہیں ہے کہ نبی کریم کے وراث نہیں تھے بلکہ وارث ہونے کے باوجود انہیں نبی کریم کا چھوڑا گیا ورثہ نہیں ملے گا، یعنی وہ تمام ورثاء اس ورثے کے وارث نہیں بنیں گے۔ *

عالم فاضل شیعہ مناظر کی لاعلمی

حدیث لانورث حضرت ابو بکر صدیق سے دکھانے کا مطالبہ کر دیا!

سید کرار حیدر زیدی شیعہ: سب سے پہلے تو یہ الفاظ *لا نورث ما ترکنا فھو صدقة* آپ جناب ابو بکر سے دکھائیں۔

اور جو پھر جو ترجمہ آپ نے بھیجا ہے وہ بھی کسی معروف مترجم سے دکھائیں، اس کے بعد مفہوم بیان کیجیے گا

سنی ہو اور وہ بھی ممتاز قریشی جیسا وہ دعویٰ پر یا دلائل پر گفتگو کرے ممکن ہی نہیں۔ شیعوں پر لفاظی کا الزام لگانے والے کے اس میسج کو دیکھیں قارئین کہ خود نے جناب ابو بکر کے نبی کریم سے منسوب کیے گئے ان الفاظ پر 2 اشکال اٹھا کر خود ہی اسے جھوٹا ثابت کرنے کی کوشش کی اور اب یہاں ہم سے پوچھ رہے ہیں کہ شک ہو تو انہیں بتاؤں

غور کریں محترم اس سے پہلے دو اشکال آپ نے خود کس بات پر اٹھائے اور کیوں اٹھائے ؟؟ بلاوجہ اور فضول اتنا طویل میسج لکھا۔ صرف تیسرے آپشن کی دلیل دیتے اور ثابت کرتے یہاں کہ جناب ابو بکر نے کیا کہہ کر بی بی فاطمہ ع کا مطالبہ رد کیا تھا۔

جناب سمجھائیں تو اس وقت جب آپ نے تیسرے آپشن پر کوئی دلیل دی ہو۔ فی الوقت آپ کی دو متضاد باتوں یعنی انبیاء کے کوئی وارث نہیں ہوتے اور انبیاء کے وارث ہوتے ہیں کو زبردستی مترادف یا ہم معنی بنانے پر تلے ہوئے ہیں۔

یہ تو ایسا ہی ہے جیسے کوئی کہے۔

اللہ احد ہے۔

اور

اللہ احد نہیں ہے۔

دونوں کا مفہوم ایک ہے لیکن سمجھداروں کے لیے یہ کبھی ایک مفہوم نہیں بن سکتا۔ آپ کی 5 باتوں میں ایک بات مشترک ہے۔ انبیاء کے وارث ہوتے ہیں، یہ الفاظ جناب ابو بکر سے دکھادیں۔ جیسا میں نے دکھائے ☟

جناب ابو بکر کے مطابق انبیاء کے وارث نہیں ہوتے۔

محترم جس میسج کو آپ نے ٹیگ کیا ہے (صحیح بخاری کی حدیث) وہاں نہ ہی یہ عبارت ہے اور نہ ہی یہ ترجمہ۔ اس لیے لوگوں کو گمراہ نہ کریں اسکین میں عبارت ہے۔ لانورث ماترکنا صدقۃ جس کا ترجمہ ہے جناب ابو بکر کے مطابق انبیاء کا کوئی وارث نہیں ہوتا۔

آگے آپ کی فضول کی لفاظی اور وقت کا ضیاع ہے۔ آپ صرف اپنے موقف کی تائید میں کسی بھی کتب حدیث سے

جناب ابو بکر سے یہ الفاظ دکھائیں

☜ انبیاء کے وارث ہوتے ہیں ☞

تاکہ قارئین کو معلوم ہو جائے کہ واقعی آپ کو علم ہے جناب ابو بکر نے بی بی فاطمہ ع کے مطالبہ فدک کو کیا کہہ کر رد کیا تھا کل بھی آپ نے کہا، پرسو بھی کہا اور آج بھی کہا کہ تیسرا آپشن درست ہے لیکن اس پر دلیل اب تک نہیں دی۔ بغیر لفاظی کیے اب صرف دلیل دیں۔

جعفر صادق: گفتگو دعوی پر نہیں دلائل پر کی جاتی ہے۔ **آپ پانچ عبارات بطور دلیل پیش کر چکے ہیں اور اس میں آپشن 1 کو درست کہہ کر مجھے لاعلم ثابت کر رہے ہیں۔**

دو اشکالات اور ایک سوال کے بعد یہ چوتھی بات پوچھ رہا ہوں۔

☜ *وضاحت کریں کہ میرے اشکالات شرط 2 اور 3 کے کس طرح خلاف ہیں؟*

آپ نے اوپر جو صحیح بخاری کے حدیث پیش کی ہے وہ شاید کسی اور نے آپ کو بھیجی ہے۔ اگر خود تحقیق کی ہوتی تو ایسا مطالبہ ہر گز نہ کرتے۔ *کم از کم کسی کا میسیج فارورڈ کرنے سے پہلے پڑھ لیا کریں۔ *

☜ آپ کے بھیجے گئے اسکین میں حدیث لانورث حضرت ابو بکر رض کے حوالے سے ہی بیان کی گئی ہے۔

ترجمہ بھی اسی اسکین میں موجود ہے۔ آپ واقعی اتنے کورے ہوں گے یقین نہیں آرہا، کم از کم آپ کے بارے میں واقعی لاعلم ہوں۔

الحمدللہ۔۔ میں دلائل پر دوٹوک گفتگو کرتا ہوں اور سامنے والے کو بھی پابند رکھتا ہوں۔

501 غزوات کے بیان میں

لفظ فلم یقسم لھم کے آگے یہ الفاظ اور ہیں قال ابو عبداللہ الضال السدر یعنی امام بخاری نے کہا ضال جنگلی بیری کو کہتے ہیں۔ یہ تفسیر اسی نسخہ کی بناء پر ہے، جن میں بجائے راس ضان کے راس ضال ہے۔

٤٢٣٩- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي جَدِّي أَنَّ أَبَانَ بْنَ سَعِيدٍ أَقْبَلَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: يَا رَسُولَ اللهِ هَذَا قَاتِلُ ابْنِ قَوْقَلٍ وَقَالَ أَبَانُ لأَبِي هُرَيْرَةَ: وَاعَجَبًا لَكَ وَبْرٌ تَدَأْدَأَ مِنْ قَدُومِ ضَأْنٍ يَنْعَى عَلَيَّ امْرَأً أَكْرَمَهُ اللهُ بِيَدِي وَمَنَعَهُ أَنْ يُهِينَنِي بِيَدِهِ.
[راجع: ٢٨٢٧]

(۴۲۳۹) ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے عمرو بن یحییٰ بن سعید نے بیان کیا، کہا کہ مجھے میرے دادا نے خبر دی اور انہیں ابان بن سعید رضی اللہ عنہ نے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سلام کیا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بولے کہ یا رسول اللہ! یہ تو ابن قوقل کا قاتل ہے اور ابان رضی اللہ عنہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا حیرت ہے اس وبر پر جو قدوم الضان سے ابھی اترا ہے اور مجھ پر عیب لگاتا ہے ایک ایسے شخص پر کہ جس کے ہاتھ سے اللہ تعالیٰ نے انہیں (ابن قوقل رضی اللہ عنہ کو) عزت دی اور ایسا نہ ہونے دیا کہ ان کے ہاتھ سے مجھے ذلیل کرتا۔

تشریح: حضرت ابان بن سعید رضی اللہ عنہ کے کہنے کا مطلب یہ تھا کہ میں نے ابن قوقل رضی اللہ عنہ کو اگر شہید کیا تو وہ میرے کفر کا زمانہ تھا اور شہادت سے اللہ کی بارگاہ میں عزت حاصل ہوتی ہے جو میرے ہاتھوں انہیں حاصل ہوئی۔ دوسری طرف اللہ تعالیٰ کا یہ بھی فضل ہوا کہ کفر کی حالت میں ان کے ہاتھ سے مجھے قتل نہیں کروایا جو میری اخروی ذلت کا سبب بنتا اور اب میں مسلمان ہوں اور اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہوں۔ لہذا اب ایسی باتوں کا ذکر نہ کرنا بہتر ہے۔ آنحضرت ﷺ حضرت ابان رضی اللہ عنہ کے اس بیان کو سن کر خاموش ہو گئے۔

٤٢٤٠، ٤٢٤١- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلاَمُ بِنْتَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا أَفَاءَ اللهُ عَلَيْهِ بِالْمَدِينَةِ وَفَدَكٍ وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لاَ نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ))، إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْمَالِ وَإِنِّي وَاللهِ لاَ أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَةِ

(۴۲۴۰-۴۲۴۱) ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا، کہا ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ نے، ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم ﷺ کی صاحبزادی فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس کسی کو بھیجا اور اپنی میراث کا مطالبہ کیا آنحضور ﷺ کے اس مال سے جو آپ کو اللہ تعالیٰ نے مدینہ اور فدک میں عنایت فرمایا تھا اور خیبر کا جو پانچواں حصہ رہ گیا تھا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے یہ جواب دیا کہ آنحضرت ﷺ نے خود ہی ارشاد فرمایا تھا کہ ہم پیغمبروں کا کوئی وارث نہیں ہوتا، ہم جو کچھ چھوڑ جائیں وہ سب صدقہ ہوتا ہے، البتہ آل محمد ﷺ اسی مال سے کھاتی رہے گی اور میں خدا کی قسم جو صدقہ حضور اکرم ﷺ چھوڑ گئے ہیں اس میں کسی قسم کا تغیر نہیں کروں گا، جس حال میں وہ آنحضور ﷺ کے عہد میں تھا اب بھی اسی طرح رہے گا اور اس میں (اس کی تقسیم وغیرہ) میں،

آپ حسب روش گفتگو الجھانا چاہتے ہیں لیکن میں ایسا نہیں کرنے دوں گا۔ ممبرز کے لئے شیعہ عالم سے کن نکات پر گفتگو ہو رہی ہے اور کیا پوچھا جا رہا ہے۔

☟ ☟ ☟ ☟ ☟

میں تمام حقائق عوام کے لئے لکھ رہا ہوں تاکہ سب حدیث لانورث کو اچھی طرح سمجھ سکیں۔
مزید بحث کو پھیلانے کے بجائے دوٹوک مندرجہ ذیل نکات کلیئر کر دیں۔

1- وارث رشتے دار بنتے ہیں، دلیل دیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی زندگی میں ہی اپنے تمام قریبی رشتہ داروں سے لاتعلقی کا اظہار کیا یا ان سے تمام رشتے ختم کر دئے تھے۔

2- دلیل دیں کہ نبی کریم ﷺ نے یہ فرمایا تھا کہ میری رحلت کے بعد تمام قریبی رشتہ داروں سے تمام رشتے ختم ہو جائیں گے۔

3- قرآن کریم کے مطابق باپ کی دولت مال ملکیت کا شرعی وارث بیٹا بھی ہے۔ اگر اسی بیٹے نے باپ کو قتل کر دیا تو کیا وہ وارث بنے گے؟ اہل تشیع مؤقف بتائیں۔ *

4- کیا میرے اشکالات اور سوالات موضوع سے باہر ہیں یا غیر متعلق ہیں۔ ہمارے درمیان طئے شدہ شرائط 2 اور 3 کے کس طرح خلاف ہیں۔ وضاحت کریں۔

میں نے اپنے تفصیلی جوابات میں واضح الفاظ میں تین اہم حقائق بیان کئے ہیں۔ شاید آپ کے اوپر سے گذر گئے ہیں۔

1- بوقت رحلت نبی ﷺ کا مالی ورثہ ☜ اہل سنت و اہل تشیع کی صحیح روایات کے مطابق اسلحہ، سفید خچر اور صدقہ کی گئی زمین کا ہونا اور نبی ﷺ کی ذاتی زرہ کا یہودی کے پاس گروی ہونا۔

2- نبی ﷺ کے شرعی ورثاء ☜ 9 ازواج مطہرات، سیدہ فاطمہ اور چچا حضرت عباس رض

3- حدیث لانورث ☜ ایک متفق علیہ بین الفرقین (سُنی و شیعہ) فرمان رسول ﷺ۔

☜ اگر کسی بات سے متفق نہیں ہیں تو کھل کر اظہار کریں بصورت دیگر تمام نکات پر آپ کا متفق ہونا سمجھا جائے گا۔

آپ نے مجھے دلیل دینے کا کہا ہے! * میں کیوں دلیل دوں گا؟ *

☜ دلیل ہمیشہ مدعی دیتا ہے اور اپنے دعوی کے حق میں دیتا ہے۔

آپ نے دعوی میں مجھے لاعلم کہہ کر مطالبہ فدک کے متعلق حدیث لانورث کے درست معنی و مفہوم سے اپنی لاعلمی کا ثبوت دیا ہے۔ ظاہر ہے ہم دونوں میں سے کوئی ایک درست ہو گا۔

1- آپ کا (اہل تشیع) مؤقف ہے کہ حدیث لانورث کو نبی ﷺ کی طرف منسوب (معاذاللہ) کرتے ہوئے حضرت ابو بکر صدیق نے یہ کہا تھا کہ نبی کریم ﷺ کا کوئی وارث نہیں ہو گا جسے ورثہ دیا جائے۔

2- میرا (اہل سنت) مؤقف ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق نے سچا فرمان نبی ﷺ سنا کر یہ کہا تھا کہ ہمارہ کوئی وارث نہیں ہو گا,اس سے مراد یہ ہے کہ مالی ورثہ رسول ﷺ کا کوئی وارث نہیں ہو گا کیونکہ آگے کا جملہ اسی مفہوم کی تائید میں ہے کہ نبی اپنی ملکیت صدقہ کر کے گئے ہیں۔

☜ آپ بحیثیت مدعی پابند ہیں کہ اپنے پانچ آپشنز میں سے پہلے آپشن کے حق میں دلیل اور منطقی استدلال پیش کر کے ثابت کریں کہ *حدیث لانورث* کا یہ درست مفہوم ہے تاکہ میرا مؤقف غلط ثابت ہو سکے اور میری لاعلمی واضح ہو جائے۔

اس لئے میں اکثر کہتا ہوں کہ شیعہ لکیر کے فقیر ہوتے ہیں۔*پورا جملہ اور پورا مفہوم سمجھنے کے صلاحیت ہوتی تو ھدایت بھی نصیب ہوتی۔* نبی کریم ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ ہمارے ورثاء نہیں ہوتے اور انبیاء کا ورثہ بھی نہیں ہوتا! اگر ایسا ہوتا تو لسان نبی ﷺ سے اس ورثے کی نفی کیوں بیان کی جاتی؟ جس چیز کا وجود ہی نہ ہو اس کی نفی اور اسے صدقہ قرار دینا لغو ہے۔

☜ اس سے تو قرآن کریم کی ان آیات کی بھی نفی ہوتی ہے جن میں انبیاء کرام کے علمی ورثہ اور ان کے ورثاء کا ذکر کیا گیا ہے۔

<u>درست حدیث نبوی کا مفہوم سمجھنے اور سمجھانے سے آپ عاجز ہو چکے ہیں کیونکہ جھوٹ کبھی بھی سمجھایا نہیں جا سکتا۔</u>
<u>اس لئے اب آپ کو صرف حضرت ابو بکر صدیق سے وہ لفظ دیکھنے کی خواہش جاگ اٹھی ہے جس سے ثابت ہو سکے کہ</u>
<u>*انبیاء کے وارث ہوتے ہیں۔*</u>

الحمدللہ میں حق ثابت کر چکا ہوں۔ دین اسلام کے بنیادی ذرائع قرآن و سنت ہیں۔ ہر مسئلے کا حل حضرت ابو بکر صدیق سے دکھانا ہمارہ عقیدہ نہیں ہے۔ اگر ہم یہ عقیدہ رکھتے کہ دین صرف حضرت ابو بکر صدیق سے لیا جائے گا تو آپ کا یہ مطالبہ جائز ہوتا۔ اس وقت یہ آپ کی بچگانہ فرمائش ہے۔ ہمارے عقائد و نظریات قرآن و صحیح احادیث نبوی ﷺ کے مطابق ثابت شدہ ہیں۔ الحمدللہ۔

٭ جن لوگوں کے عقائد ضعیف ترین روایات سے ثابت نہ ہو سکیں ان کے پاس سوائے بہتان تراشیوں اور ذاتیات پر حملوں کے کچھ بھی نہیں ہوتا۔ پھر ان کا حال ایسا ہوتا ہے جو آپ کا ہو رہا ہے۔

عالم فاضل شیعہ مناظر کی لاعلمی
مناظروں میں گفتگو صرف دعوی پر اور دلائل پر گفتگو سے انکار!

سید کرار حیدر زیدی شیعہ: سامعین ملاحظہ فرمائیں اہل سنت مناظر کا کہنا ہے کہ مناظروں میں ٭ گفتگو دعویٰ پر نہیں دلائل پر کی جاتی ہے ٭ یعنی بات واضح ہوگئی کہ موصوف میرا دعویٰ رد نہیں کرسکتے۔

اور اس کی تائید میں میرے دلائل کو وہ ویسے ہی سمجھنے سے اب تک قاصر ہیں، لہذا قارئین کے لیے فیصلہ کرنا مشکل نہیں کہ اب ممتاز قریشی صاحب صرف لفاظی کا سہارا لیں گے، کیوں کہ انہوں نے میرے دعویٰ کو رد کرنے سے یہاں خود ہی لاچارگی کا اظہار کر دیا ہے۔

یہ آپ کی غلط فہمی ہے کہ مجھے یہ روایت کسی نے بھیجی ہے یوں کہ یہ میری اپنی تحقیق ہے، کہیں گے تو یہی روایت دوسرے پبلشر اور مترجم سے بھی بھیج دوں گا۔ تا کہ آپ کی غلط فہمی دور ہو جائے۔ * اور اس روایت سے ہی تیسرا آپشن رد ہو رہا ہے * جو آپ کے بقول جناب ابو بکر نے جناب فاطمہ ع کے مطالبہ کو رد کرنے کے لیے پیش کیا تھا۔ ویسے حیرت ہے تیسرے آپشن کو بغیر دلیل کے آپ نے جناب ابو بکر سے منسوب کیسے کیا؟

501 غزوات کے بیان میں

لفظ فلم یقسم لھم کے آگے یہ الفاظ اور ہیں قال ابو عبداللہ الضال السدر یعنی امام بخاری نے کہا ضال جنگلی بیری کو کہتے ہیں۔ یہ تفسیر اسی نسخہ کی بناء پر ہے' جن میں بجائے راس ضان کے راس ضال ہے۔

٤٢٣٩- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي جَدِّي أَنَّ أَبَانَ بْنَ سَعِيدٍ أَقْبَلَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: يَا رَسُولَ اللهِ هَذَا قَاتِلُ ابْنِ قَوْقَلٍ وَقَالَ أَبَانُ لأَبِي هُرَيْرَةَ: وَاعَجَبًا لَكَ وَبْرٌ تَدَأْدَأَ مِنْ قَدُومِ ضَأْنٍ يَنْعَى عَلَيَّ امْرَأً أَكْرَمَهُ اللهُ بِيَدِي وَمَنَعَهُ أَنْ يُهِينَنِي بِيَدِهِ.

[راجع: ٢٨٢٧]

(۴۲۳۹) ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا' کہا ہم سے عمرو بن یحییٰ بن سعید نے بیان کیا' کہا کہ مجھے میرے دادا نے خبردی اور انہیں ابان بن سعید رضی اللہ عنہ نے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سلام کیا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بولے کہ یارسول اللہ! یہ تو ابن قوقل کا قاتل ہے اور ابان رضی اللہ عنہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا حیرت ہے اس وبر پر جو قدوم الضان سے ابھی اترا ہے اور مجھ پر عیب لگاتا ہے ایک ایسے شخص پر کہ جس کے ہاتھ سے اللہ تعالیٰ نے انہیں (ابن قوقل رضی اللہ عنہ کو) عزت دی اور ایسا نہ ہونے دیا کہ ان کے ہاتھ سے مجھے ذلیل کرتا۔

تشریح: حضرت ابان بن سعید رضی اللہ عنہ کے کہنے کا مطلب یہ تھا کہ میں نے ابن قوقل رضی اللہ عنہ کو اگر شہید کیا تو وہ میرے کفر کا زمانہ تھا اور شہادت سے اللہ کی بارگاہ میں عزت حاصل ہوتی ہے جو میرے ہاتھوں انہیں حاصل ہوئی۔ دوسری طرف اللہ تعالیٰ کا یہ بھی فضل ہوا کہ کفر کی حالت میں ان کے ہاتھ سے مجھے قتل نہیں کروایا جو میری اخروی ذلت کا سبب بنتا اور اب میں مسلمان ہوں اور اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہوں۔ لہذا اب ایسی باتوں کا ذکر نہ کرنا بہتر ہے۔ آنحضرت ﷺ حضرت ابان رضی اللہ عنہ کے اس بیان کو سن کر خاموش ہو گئے۔

٤٢٤٠، ٤٢٤١- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلاَمُ بِنْتَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا أَفَاءَ اللهُ عَلَيْهِ بِالْمَدِينَةِ وَفَدَكٍ وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لاَ نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ))، إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْمَالِ وَإِنِّي وَاللهِ لاَ أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَةِ

(۴۲۴۰-۴۲۴۱) ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا' کہا ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا' ان سے عقیل نے' ان سے ابن شہاب نے' ان سے عروہ نے' ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم ﷺ کی صاحبزادی فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس کسی کو بھیجا اور اپنی میراث کا مطالبہ کیا آنحضور ﷺ کے اس مال سے جو آپ کو اللہ تعالیٰ نے مدینہ اور فدک میں عنایت فرمایا تھا اور خیبر کا جو پانچواں حصہ رہ گیا تھا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے یہ جواب دیا کہ آنحضرت ﷺ نے خود ہی ارشاد فرمایا تھا کہ ہم پیغمبروں کا کوئی وارث نہیں ہوتا' ہم جو کچھ چھوڑ جائیں وہ سب صدقہ ہوتا ہے' البتہ آل محمد ﷺ اسی مال سے کھاتی رہے گی اور میں خدا کی قسم جو صدقہ حضور اکرم ﷺ چھوڑ گئے ہیں اس میں کسی قسم کا تغیر نہیں کروں گا' جس حال میں وہ آنحضور ﷺ کے عہد میں تھا اب بھی اسی طرح رہے گا اور اس میں (اس کی تقسیم وغیرہ) میں'

جی محترم بغور پڑھیں۔

* یہاں اس بات کا رد موجود ہے کہ *

انبیاء کے وارث ہوتے ہیں

اس میں اپنے یہ دو میسجز بھی شامل کر لیں

شیعہ مناظر کے دو اسکرین شاٹ

اگلے پیج پر ملاحظہ فرمائیں۔

ایک یہ کہ آپ پانچ نکات کو دلیل مان ہی نہیں رہے تھے اور بار بار دلیل کا مطالبہ کر رہے تھے ساتھ میں آپ نے پانچ میں سے آخر تیسرے آپشن کو ہی درست کیوں کہا؟؟ کیا اس وقت پانچ آپشنز سمجھ نہیں آئے تھے؟

اور اسے بھی شامل کریں تاکہ سب کو آپ کی خیانت کا علم ہو سکے۔

آپ دعویٰ کو رد کرنے کے بجائے لفاظی میں لگے ہیں، اور عوام کی آنکھوں میں دھول جھونک رہے ہیں کہ ان کے لیے حقائق لکھ رہے ہیں۔ حقائق تو اس وقت لکھتے جب آپ کسی کتاب سے جناب ابو بکر کے یہ الفاظ دکھا پاتے کہ **انبیاء کے وارث ہوتے ہیں۔**

عوام کو آپ کی علمی حیثیت دکھانے کے لیے وضاحت کر رہا ہوں کہ آپ کے یہ چاروں اشکالات *لانورث ماترکنا صدقۃ* کو جھوٹ ثابت کر رہے ہیں۔

لیجیے وضاحت ☟

1- وارث رشتے دار بنتے ہیں، دلیل دیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی زندگی میں ہی اپنے تمام قریبی رشتہ داروں سے لاتعلقی کا اظہار کیا یا ان سے تمام رشتے ختم کر دئے تھے۔

الجواب ← یہ دلیل اس سے مانگیں جس نے کہا ☜ لانورث ماترکنا صدقۃ ☞

یعنی انبیاء کے کوئی وارث نہیں ہوتے، وہ جو کچھ بھی چھوڑیں وہ سب صدقہ ہوتا ہے۔

2- دلیل دیں کہ نبی کریم ﷺ نے یہ فرمایا تھا کہ میری رحلت کے بعد تمام قریبی رشتہ داروں سے تمام رشتے ختم ہو جائیں گے۔

الجواب ← یہ دلیل اس سے مانگیں جس نے کہا ☜ لانورث ماترکنا صدقۃ ☞

یعنی انبیاء کے کوئی وارث نہیں ہوتے، وہ جو کچھ بھی چھوڑیں وہ سب صدقہ ہوتا ہے

3- قرآن کریم کے مطابق باپ کی دولت مال ملکیت کا شرعی وارث بیٹا بھی ہے۔ اگر اسی بیٹے نے باپ کو قتل کر دیا تو کیا وہ وارث بنے گے؟ اہل تشیع موقف بتائیں۔ *

الجواب ← اہل تشیع اور اہل سنت دونوں کا موقف ہے کہ اولاد اگر اپنے والد کو قتل کر دے تو وہ وراثت سے محروم ہو جاتے ہیں، صرف اتنا نہیں اگر اولاد کافر ہو جائے تب بھی وارث ہونے کے باوجود وراثت سے محروم ہو جاتے ہیں۔

یہ استثناء ہے لیکن اس کے باوجود وارث کی نفی نہیں بلکہ وارث، وراثت کے حق سے محروم ہو رہا ہے اپنے عمل کی وجہ سے۔ اب اس پر میرا ابھی الزامی سوال، **کیا جناب ابو بکر نے بی بی فاطمہ ع کو معاذاللہ، نبی کریم کا قاتل سمجھ کر یا انہیں کافرہ سمجھ کر وراثت نبوی سے محروم کیا تھا؟**

4- کیا میرے اشکالات اور سوالات موضوع سے باہر ہیں یا غیر متعلق ہیں۔ ہمارے درمیان طئے شدہ شرائط 2 اور 3 کے کس طرح خلاف ہیں۔ وضاحت کریں۔

الجواب ← جی بالکل موضوع سے خارج ہیں یوں کہ موضوع صرف اتنا تھا کہ آپ جناب ابو بکر کے وہ الفاظ دکھاتے یعنی آپ کے بقول آپشن تین کہ * انبیاء کے وارث ہوتے ہیں *

لیکن یہ الفاظ آپ اب تک جناب ابو بکر سے نہیں دکھا سکے۔ جب کہ میں اپنے موقف کی تائید صحیح البخاری سے دکھا چکا ہوں کہ جناب ابو بکر کے مطابق *** انبیاء کے وارث نہیں ہوتے ***

نبی کریم کے وارث ہونے کا واضح اور صریح مطلب یہ ہے کہ * لانورث * نبی کریم پر ایک بہتان سے زیادہ کچھ نہیں۔

مجھ سمیت کوئی ذی شعور آپ کی اس بات سے متفق نہیں ہو سکتا کہ * انبیاء کے وارث نہیں ہوتے کا مفہوم ہے انبیاء کے وارث ہوتے ہیں *

آپ کم از کم اتنی علمیت کا مظاہرہ تو کریں کہ جناب ابو بکر سے یہ الفاظ دکھا سکیں کہ ☟

انبیاء کے وارث ہوتے ہیں کیا اپنی پوری زندگی میں ایک بار بھی جناب ابو بکر نے ایسا نہیں کہا؟

آپ کیوں نہیں دلیل دیں گے؟ آپ اس لیے دلیل دیں گے کیوں کہ آپ مناظرہ کر رہے ہیں، آپ پر الزام ہے آپ کو جناب ابو بکر کے ان الفاظ کا علم ہی نہیں جو انہوں نے بی بی فاطمہ ع کے مطالبے کے رد میں بیان کیے تھے۔

آپ کے مطابق وہ الفاظ آپشن تین میں موجود ہیں، لیکن آپ نے اب تک آپشن تین کے الفاظ کسی صحیح و صریح روایت میں پیش نہیں کیے۔ لفاظیوں سے مفہوم نہیں بنائے جاتے محترم دلیل دینا پڑتی ہے۔

جیسے میں نے صحیح بخاری سے دلیل دی ہے اور ثابت کیا ہے آپشن ایک میں موجود الفاظ بھم صحیح البخاری میں جناب ابو بکر سے ثابت ہیں۔ * امید ہے سمجھ گئے ہوں گے کہ آپ کو دلیل کیوں دینا ہے *

جب کہ حقیقت اس کے برعکس ہے لکیر کے فقیر تو اب تک آپ خود بن رہے ہیں۔

حدیث لانورث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے منسوب کی گئی ☜ نفی ☞ دراصل وراثت کے قرآنی فریضے کی نفی ہے۔ اوپر النساء آیت 5 سے 14 تک اس فرضیت کی وضاحت کر چکا ہوں۔

مزید صراحت اسی سورہ النساء میں ہے ☜

وَ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَ الْاَقْرَبُوْنَ وَ الَّذِيْنَ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ فَاٰتُوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ﴿۳۳﴾

۳۳۔ * اور ہم نے ان سب کے ترکوں کے وارث مقرر کیے ہیں * جو ماں باپ اور رشتے دار چھوڑ جاتے ہیں اور جن سے تم نے معاہدہ کیا ہے انہیں بھی ان کے حق دے دو، بے شک اللہ ہر چیز پر حاضر و ناظر ہے۔

یہ آیات محکمات میں سے ہے اور ولکل سے صراحت بھی ہوگئی ہے کہ کوئی بھی صاحب ایمان اس سے خارج نہیں درست احادیث مبارکہ سے میں بخوبی واقف ہوں اسی لیے بالتحقیق میں نے پانچ نکات ترتیب دیے ہیں۔
جو باہم متعارض ہیں، لیکن پھر بھی اہل سنت ان تضادات کی بنیاد پر وراثت کے قرآنی فریضے کو انبیاء سے ساقط کر دیتے ہیں۔ حالاں کہ دلائل کا باہمی اختلاف خود دلیل کو ختم کر دیتا ہے۔
آپ نے تیسرے آپشن اور میری مثال کوئی کلام نہیں کیا؟ وجہ؟ آپ جناب ابو بکر سے وہی الفاظ دکھانے سے کیوں لاچار ہیں؟

جعفر صادق: اب آپ کے ہوش حواس نے کام کرنا چھوڑ دیا ہے۔ سوالات کی ایک نئی فہرست بھیج رہا ہوں۔

1- مناظروں میں مدعی کے دعوی پر گفتگو کس طرح شروع کی جاتی ہے؟
2- کیا بغیر دلیل کے مدعی اپنا دعوی منواتا ہے؟
3- مدعی کا دعوی رد کرنے کے لئے فریق مخالف کو کیا کرنا پڑتا ہے۔

* قابل احترام ممبرز کی خدمت میں *

* میں اس لئے الگ الگ نکات / سوالات لکھتا ہوں کیونکہ ان میں ہی اصل حقائق چھپے ہوتے ہیں۔ فریق مخالف میرے اشکالات، سوالات اور نکات پر الگ الگ جواب لکھنے سے فرار اختیار کرتا ہے کیونکہ جانتا ہے کہ دوٹوک جواب دینے سے اس کی حقیقت کھل جائے گی۔ *

ممبرز غور فرمائیں کہ آخر وہ کیا مجبوری ہے کہ اہل تشیع اس فرمان نبوی ﷺ کے صرف پہلے دو الفاظ دکھا کر عوام کو غلط مفہوم پیش کرتے ہیں۔ آخر پورا فرمان نبوی ﷺ عوام کو کیوں نہیں دکھایا اور سمجھایا جاتا۔

* 1- لانورث ☜ ہمارہ کوئی وارث نہ ہو گا۔ * اسی فرمان کا دوسرا حصہ

* 2- ما ترکنا فھو صدقۃ ☜ اور جو کچھ ہم نے چھوڑا ہے وہ صدقہ ہے۔*
اس دوسرے حصے سے پہلے جملے کی حقیقت واضح ہوتی ہے کہ مالی وراثت نبوی اور اس ملکیت کے وارث نہ ہونے کا حکم دیا جا رہا ہے۔

اگر شیعہ منطق کے مطابق عمل کیا جائے تو قرآن کریم کی کئی آیات کا مطلب اور مفہوم الٹا ہو جاتا ہے۔بطور مثال صرف ایک آیت پیش کر رہا ہوں۔

سورہ النسآء : آیت 43

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَ لَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِیْ سَبِیْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا ؕ وَ اِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآىٕطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا طَیِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَ اَیْدِیْكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا ﴿۴۳﴾

ترجمہ: اے ایمان والو! جب تم نشے میں مست ہو نماز کے قریب نہ جاؤ(۱) جب تک کہ اپنی بات کو سمجھنے نہ لگو اور جنابت کی حالت میں جب تک کہ غسل نہ کر لو(۲) ہاں اگر راہ چلتے گزر جانے والے ہوں تو اور بات ہے(۳) اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم سے کوئی قضائے حاجت سے آیا ہو یا تم نے عورتوں سے مباشرت کی ہو اور تمہیں پانی نہ ملے تو پاک مٹی کا قصد کرو اور اپنے منہ اور اپنے ہاتھ مل لو(۴) بیشک اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا، بخشنے والا ہے۔

تُسَوّٰى بِهِمُ الْاَرْضُ ۭ وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا ﴿۴۲﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
برابر کردی جائے اُن پر زمین اور نہ چھپا سکیں گے وہ اللہ سے کوئی بات ﴿۴۲﴾ اے لوگو جو ایمان لائے ہو!
لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا
نہ قریب جاؤ نماز کے، اس حال میں کہ تم نشہ میں ہو، حتّٰی کہ (نشہ اُتر جائے اور) معلوم ہو تمہیں کہ کیا کہہ رہے ہو تم؟ اور نہ
جُنُبًا اِلَّا عَابِرِىْ سَبِيْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا ۭ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى
جنابت کی حالت میں (قریب جاؤ نماز کے) اِلّا یہ کہ تم راستے سے گزر رہے ہو، حتّٰی کہ غسل کر لو۔ اور اگر ہو تم بیمار
منزل۱

شیعہ منطق کے مطابق

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَقۡرَبُوا الصَّلٰوةَ ☜ اے ایمان والو! نماز کے قریب نہ جاؤ۔

کیا کوئی معمولی سمجھ بوجھ رکھنے والا اس طرح جملے توڑ کر اپنا من پسند مفہوم نکال کر نماز پڑھنے سے رک جائے؟
بیشک جو مؤمن ہوگا اور علم و عقل رکھتا ہوگا وہ مکمل آیت، مکمل روایت مکمل جملہ سمجھ کر ہی عمل کرے گا۔

اللہ پاک اہل تشیع کو دین اسلام سمجھنے کی درست سمجھ عطا فرمائے اور انہیں مکمل فرمان رسول ﷺ پر عمل کی توفیق دے۔ آمین

آدھی بات لکھ کر نتیجہ نکالنے کے بجائے مکمل حدیث سے نتیجہ نکالا کریں۔

شیعہ مناظر کے اسکرین شاٹ کے جوابات

یہ جواب اس وقت لکھا تھا جب مجھے آپ سے کوئی ڈھنگ کی دلیل متوقعہ تھی۔

جب انہی پانچ عبارات پر آپ نے پورا زور لگایا تو اسے ہی دلیل متصور کر دیا گیا۔

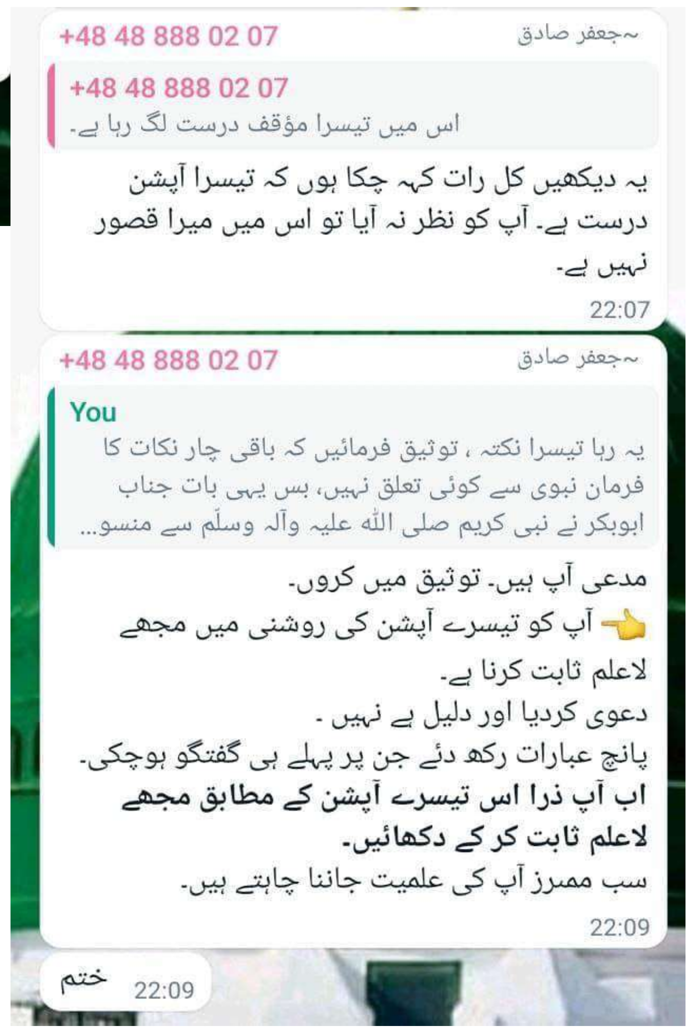

کونسی خیانت۔

میں آج بھی تیسرے آپشن کو درست سمجھتا ہوں۔

یہ فیصلہ ممبرز پر چھوڑ تا ہوں کہ لفاظی کون کر رہا ہے اور کون مکمل حدیث کو زیر بحث لا کر درست مفہوم سمجھا رہا ہے۔

ممبرز دیکھ لیں کہ شیعہ مناظر اتنا بڑا عالم فاضل ہے کہ اس کے پاس میرے سادہ سوالوں کے بھی جوابات نہیں ہیں۔

☜ اسے صرف اقرار یا انکار کرنا تھا کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی رشتہ داریاں وفات تک قائم رکھیں یا نہیں اور قیامت تک صرف اپنے رشتے قائم رہنے کے متعلق فرمایا کہ نہیں۔

اس وقت شیعہ مناظر کے نزدیک تعلیمات اسلامی کا محور صرف اور صرف حضرت ابو بکر صدیق ہے۔

*** آج بقول شیعہ عالم ہر سوال کا جواب صرف حضرت ابو بکر صدیق سے ملنا لازم ہے۔ ***

آج تو آپ کی حالت دیکھنے جیسی کر دی ہے۔ کام بھی تو آپ نے ایسا کیا ہے۔ اس میں میرا کوئی قصور نہیں۔* جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔ *

میں نے یہی نکتہ سمجھانے کی کوشش کی تو آپ کی سمجھ میں نہیں آیا۔

سُنی وشیعہ کتب میں 9 کے قریب موانع الارث مذکور ہیں۔

وارث موجود ہیں ☜ ورثہ کے وارث نہیں ہوں گے۔

اب آپ کے سوال کا جواب دیتا ہوں۔

شیعہ کے الزامی سوال کا جواب

* حضرت ابو بکر صدیق نے فرمان نبوی ﷺ سنایا تھا جو بذات خود موانع الارث کی دلیل ہے۔ *

موانع الارث میں اگر صرف یہی ایک وجہ (بیٹے کا باپ کو قتل کرنا) ہوتی تو آپ کا اعتراض درست ہوتا کہ معاذاللہ سیدہ کو قاتل یا کافر سمجھا گیا۔ * لیکن سُنی وشیعہ کتب میں صرف قاتل یا کفر کی وجہ بیان نہیں ہوئی بلکہ کئی اور وجوہات بھی ہیں جن سے ورثاء کے موجود ہونے کے باوجود ورثہ نہیں ملتا *

میں اوپر *مکمل فرمان نبوی ﷺ* کا مفہوم الگ الگ الفاظ میں سمجھا چکا ہوں۔ قرآنی مثال کے ساتھ بھی سمجھا دیا ہے۔

آپ کی سوئی صرف *لانورث* پر اٹکی ہوئی ہے۔

ما ترکنا فھو صدقة یہ الفاظ بھی اسی حکم کا حصہ ہیں۔

اللہ عزوجل سمجھنے کی توفیق دے۔

آمین۔

آپ نے یہ نہیں بتایا کہ میرے اشکال شرائط 2 اور 3 کے خلاف کیسے ہیں؟

آپ کی خیانت آپ کے ہی اسکین سے واضح کر چکا ہوں کہ حدیث صرف *لانورث* پر مشتمل ہرگز نہیں ہے بلکہ آگے ان الفاظ کا تعین اور مال کے مصارف کا تعین بھی ہے۔ بصورت دیگر حکم نامکمل ہو جاتا ہے، کیونکہ وارث کوئی نہیں ہو گا تو اس وراثت کو آخر کہاں استعمال کیا جائے گا؟

* آدھی عبارات سے مفہوم نکالنا صریح جہالت ہے۔ دین کو مکمل سمجھنے کے لئے مکمل عبارات اور مکمل مفہوم سمجھنا بھی لازمی ہے۔*

میں آپ کو مثالوں سے یہی سمجھا رہا ہوں۔ واقعی کوئی بھی ذی شعور آدھی بات سے نتیجہ نکالنے سے متفق نہیں ہو گا۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَقۡرَبُوا الصَّلٰوةَ ☜ اے ایمان والو! نماز کے قریب نہ جاؤ۔

کیا آپ صرف ان جملوں سے نتیجہ نکال کر نماز پڑھنا چھوڑ دیں گے؟

اللہ عزوجل ہمیں مکمل عبارات پڑھ کر مکمل مفہوم سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

☜ حضرت ابو بکر صدیق نے تو لانورث والی حدیث بھی خود نہیں کہی بلکہ فرمان نبوی ﷺ کو بیان کیا ہے۔ دین کی تعلیمات نبی کریم ﷺ ہی امت تک پہنچاتے ہیں۔

صرف حضرت ابو بکر سے مخصوص الفاظ دکھانے کا ضد آپ کی ہٹ دھرمی اور حقیقت کا انکار کرنا ہے۔

میں ثابت کر چکا کہ آپ کا دعوی مجھ پر ایک بہتان ہے اور حدیث لانورث سے اہل تشیع کا استدلال باطل ہے۔ الحمدللہ۔

آپ نے پھر کہا ہے کہ میں *دلیل دوں کیونکہ مناظرہ کر رہا ہوں۔* واہ کیا بات لکھی ہے۔

میں بحیثیت مدعاعلیہ **آپ کے دلائل** کا رد دلیل سے کرنے کا پابند ہوں۔

آپ نے حدیث لانورث اور پانچ عبارات بطور دلیل پیش کر کے مجھ پر لاعلمی کا بہتان لگایا ہے۔ اس دلیل کا دفاع ایک طرف آپ اس حدیث لانورث کے صرف پہلے حصے سے چپک گئے ہیں۔ اللہ کی پناہ۔

☜ *پہلے آپ مکر گئے اور مطالبہ کر دیا کہ یہ حدیث حضرت ابو بکر سے ثابت کروں اور ترجمہ بھی ثابت کروں۔*

(دیکھیں ص 34) جبکہ اس سے پہلے آپ خود وہی حدیث اور اسکین (دیکھیں ص 28) بھی پیش کر چکے تھے جس میں وہی عربی اور اردو الفاظ حضرت ابو بکر صدیق سے بیان شدہ موجود ہیں۔

☜ **اب آپ بضد ہیں کہ پوری حدیث کے بجائے صرف لانورث سے نتیجہ نکال کر ہم سب کو گمراہ ہو جانا چاہئے۔**

لاحول ولا قوت الا باللہ۔

سورت النساء کی آیت 33 پیش کر کے آپ حدیث لانورث سے باہر نکلنے کی کوششوں میں ہیں۔ پہلے مکمل حدیث پر ایمان لائیں، آدھا تیتر اور آدھا بٹیر نہ بنیں۔ یا ثابت کریں کہ اس حدیث سے آپ کا مؤقف ثابت ہو رہا ہے۔
مطالبہ فدک کے متعلق حضرت ابو بکر صدیق نے سچا متفق علیہ فرمان نبوی ﷺ سنایا تھا کوئی جھوٹی بات نبی کریم ﷺ کی طرف منسوب نہیں کی تھی۔ اہل سنت اور اہل تشیع کتب میں ائمہ معصومین کی صحیح احادیث بھی اس کی تائید کرتی ہیں۔ اہل سنت نے شیعہ کتب میں وہ روایات شامل نہیں کر دیں۔

☜ کیا ائمہ معصومین بھی معاذ اللہ جھوٹی باتیں فرما کر گئے ہیں جنہیں جیّد شیعہ علماء صحیح قرار دیتے آرہے ہیں۔ شیعیت میں صرف آپ کی بات حرف آخر ہے اور قابل حجت ہے؟

آپ کے دوسرے جواب کے آخر میں ایک جملہ مجھے سمجھ نہیں آیا۔ اس کی وضاحت کر دیں کہ ***وہ کونسے دلائل ہیں جو آپس میں متصادم ہیں اور باہمی اختلاف رکھتے ہیں؟***

تیسرے آپشن اور متضاد باتوں کے متعلق اوپر جواب دے چکا ہوں۔ مدعی آپ ہیں۔ دلائل آپ کا ذمہ ہے۔ بحیثیت سائل ان دلائل کا رد مجھے کرنا ہے۔

آپ کا مطالبہ کہ حضرت ابو بکر صدیق سے وارث انبیاء کا اثبات دکھاؤں، غیر علمی مطالبہ ہے۔

دین کا ہر حکم حضرت ابو بکر صدیق سے مروی ہو یہ لازم نہیں ہے۔

سید کرار حیدر زیدی شیعہ: ہوش میں تو آپ نہیں ہیں جناب۔ مجھے اور گروپ ارکان کو سمجھائیں آپ کے سوالات کی یہ نئی فہرست میرے دعویٰ یا دلائل سے کس طرح مطابقت رکھتی ہے تاکہ میں انہیں لفاظی اور وقت ضائع کرنے کا بہانہ نہ سمجھوں؟؟

اس اسکین کی عربی عبارت میں مجھے اور گروپ ارکان کو دکھایا جائے کہ فھو کا لفظ کہاں ہے؟ اور درست ترجمہ میں بھی بتایا جائے کہ کیا لکھا ہے؟ *ہم پیغمبروں کا کوئی وارث نہیں ہوتا* یا *انبیاء کا کوئی وارث نہیں ہوگا*

501 غزوات کے بیان میں

لفظ فلم یقسم لھم کے آگے یہ الفاظ اور ہیں قال ابو عبداللہ الضال السدر یعنی امام بخاری نے کہا ضال جنگلی بیری کو کہتے ہیں۔ یہ تفسیر اسی نسخہ کی بناء پر ہے' جن میں بجائے راس ضان کے راس ضال ہے۔

٤٢٣٩- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي جَدِّي أَنَّ أَبَانَ بْنَ سَعِيدٍ أَقْبَلَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: يَا رَسُولَ اللهِ هَذَا قَاتِلُ ابْنِ قَوْقَلٍ وَقَالَ أَبَانُ لأَبِي هُرَيْرَةَ: وَاعَجَبًا لَكَ وَبْرٌ تَدَأْدَأَ مِنْ قَدُومِ ضَأْنٍ يَنْعَى عَلَيَّ امْرَأً أَكْرَمَهُ اللهُ بِيَدِي وَمَنَعَهُ أَنْ يُهِينَنِي بِيَدِهِ.
[راجع: ٢٨٢٧]

(۴۲۳۹) ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا' کہا ہم سے عمرو بن یحییٰ بن سعید نے بیان کیا' کہا کہ مجھے میرے دادا نے خبر دی اور انہیں ابان بن سعید رضی اللہ عنہ نے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سلام کیا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بولے کہ یا رسول اللہ! یہ تو ابن قوقل کا قاتل ہے اور ابان رضی اللہ عنہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا حیرت ہے اس وبر پر جو قدوم الضان سے ابھی اترا ہے اور مجھ پر عیب لگاتا ہے ایک ایسے شخص پر کہ جس کے ہاتھ سے اللہ تعالیٰ نے انہیں (ابن قوقل رضی اللہ عنہ کو) عزت دی اور ایسا نہ ہونے دیا کہ ان کے ہاتھ سے مجھے ذلیل کرتا۔

تشریح: حضرت ابان بن سعید رضی اللہ عنہ کے کہنے کا مطلب یہ تھا کہ میں نے ابن قوقل رضی اللہ عنہ کو اگر شہید کیا تو وہ میرے کفر کا زمانہ تھا اور شہادت سے اللہ کی بارگاہ میں عزت حاصل ہوتی ہے جو میرے ہاتھوں انہیں حاصل ہوئی۔ دوسری طرف اللہ تعالیٰ کا یہ بھی فضل ہوا کہ کفر کی حالت میں ان کے ہاتھ سے مجھے قتل نہیں کروایا جو میری اخروی ذلت کا سبب بنتا اور اب میں مسلمان ہوں اور اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہوں۔ لہذا اب ایسی باتوں کا ذکر نہ کرنا بہتر ہے۔ آنحضرت ﷺ حضرت ابان رضی اللہ عنہ کے اس بیان کو سن کر خاموش ہو گئے۔

٤٢٤٠، ٤٢٤١- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلاَمُ بِنْتَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا أَفَاءَ اللهُ عَلَيْهِ بِالْمَدِينَةِ وَفَدَكٍ وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لاَ نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ))، إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْمَالِ وَإِنِّي وَاللهِ لاَ أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَةِ

(۴۲۴۰-۴۲۴۱) ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا' کہا ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا' ان سے عقیل نے' ان سے ابن شہاب نے' ان سے عروہ نے' ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم ﷺ کی صاحبزادی فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس کسی کو بھیجا اور اپنی میراث کا مطالبہ کیا آنحضور ﷺ کے اس مال سے جو آپ کو اللہ تعالیٰ نے مدینہ اور فدک میں عنایت فرمایا تھا اور خیبر کا جو پانچواں حصہ رہ گیا تھا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے یہ جواب دیا کہ آنحضرت ﷺ نے خود ہی ارشاد فرمایا تھا کہ ہم پیغمبروں کا کوئی وارث نہیں ہوتا' ہم جو کچھ چھوڑ جائیں وہ سب صدقہ ہوتا ہے' البتہ آل محمد ﷺ اسی مال سے کھاتی رہے گی اور میں خدا کی قسم جو صدقہ حضور اکرم ﷺ چھوڑ گئے ہیں اس میں کسی قسم کا تغیر نہیں کروں گا' جس حال میں وہ آنحضور ﷺ کے عہد میں تھا اب بھی اسی طرح رہے گا اور اس میں (اس کی تقسیم وغیرہ) میں'

پانچوں نکات پڑھ لیں کہیں بھی ادھوری روایت نہیں ہے۔ دوبارہ بھیجوں؟

جناب ابو بکر نے ان میں سے کونسی بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے منسوب کر کے بی بی فاطمہ ع کا مطالبہ رد کیا؟

1- انبیاء کے کوئی وارث نہیں ہوتے لہذا انبیاء جو وراثت چھوڑ جاتے ہیں وہ صدقہ ہو جاتی ہے۔

2- انبیاء کے وارث ہوتے ہیں، انبیاء جو وراثت چھوڑتے ہیں اس سے ورثاء کا خرچہ نکالنے کے بعد جو بچتا ہے وہ صدقہ ہوتا ہے۔

3- انبیاء کے وارث ہوتے ہیں لیکن انبیاء جو وراثت چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتی ہے لہذا ورثاء کو نہیں مل سکتی۔

4- انبیاء کے کوئی وارث نہیں ہوتے نہ ہی انبیاء کوئی وراثت چھوڑتے ہیں۔

5- انبیاء کے وارث تو ہوتے ہیں لیکن انبیاء کی کوئی وراثت نہیں ہوتی۔

قارئین نوٹ کریں موصوف اپنی کنفیوژن کا اعتراف بھی کر رہے ہیں اور اپنے بنائے گئے خیانت زدہ اسٹیکرز پر ڈٹے بھی ہیں۔ یہ خیانتیں ہی تو ان کی پہچان بن چکی ہیں۔ جب آپ کے نزدیک تیسرا آپشن درست ہے تو اس پر دلیل کیوں نہیں دے رہے؟

الٹا آپ تیسرے آپشن ایک کو درست ثابت کرنے کے لیے لفاظی میں لگے ہوئے ہیں۔

(فیصلہ ممبرز پر چھوڑنا) بڑی مہربانی آپ کی

محترم دوبارہ دعویٰ پڑھیں۔ یہاں مجموعی اسلامی تعلیمات موضوع نہیں بلکہ وہ الفاظ مورد بحث ہیں جن کا سہارا لے کر جناب ابو بکر نے بی بی فاطمہ ع کا مطالبہ رد کر دیا تھا۔ آپ ان الفاظ کو جانتے ہی نہیں، صحیح البخاری سے بھیجنے کے باوجود آپ کو اب تک معلوم نہیں ہو پا رہا کہ وہ الفاظ کیا تھے اور آپ شرائط کو نظر انداز کر کے تعلیمات اسلامی پر لفاظیوں میں مصروف ہیں۔ آپ کو خود علم نہیں ہے کہ آپ اس زعم میں اپنے آپ کو جناب ابو بکر سے بڑا عالم فاضل بنا چکے ہیں کیوں کہ جو دلائل جناب ابو بکر نے پیش نہیں کیے وہ آپ اپنی لفاظیوں میں پیش کر چکے ہیں۔

(مانعین وراثت) محترم ان تمام میں وارث کی نفی کہیں نہیں ہے۔ بلکہ وارث کو وراثت نہ ملنے کے استثناء ہیں۔ سارا مسئلہ وارث کی نفی کا ہے۔ میرا بھیجا گیا اسکین اور میرے پانچوں نکات بغور پڑھیں۔ کیوں کہ ان کی موجودگی میں یہ آپ کا بہتان ہے کہ ادھوری روایت سے استدلال کیا گیا ہے۔

جناب فاطمہ ع نے مطالبہ ہی جناب ابو بکر سے کیا تھا۔ لہٰذا ان کا جواب، ان کے الفاظ سے ہی جناب فاطمہ ع کا مطالبہ رد ہونا درست ثابت کریں۔ اپنی مرضی سے من گھڑت مفہوم بنا کر، بغیر کسی حوالے کے سیدہ النساء العالمین، مصداق تطہیر و فاتح مباہلہ کے دعویٰ کو رد کرنے کی جسارت نہ کریں۔ آپ کی مہربانی ہو گی۔

غور کریں محترم میرے دلائل کا رد کرنے کے بجائے آپ اب تک اپنی لفاظیوں میں مشغول ہیں۔ مجھے لگتا ہے میرے پانچ نکات کے ساتھ آپ نے اب تک میرا بھیجا گیا صحیح البخاری کا اسکین بھی نہیں پڑھا ہے۔ یہ ہوتا ہے نتیجہ جب بندہ مناظرہ کرنے آتا ہے اور مدعی کے دعویٰ کو غلط ثابت کرنے اور دلائل کو رد کرنے کے بجائے، لفاظی، مفہوم، تعلیمات قرآنی، اشکالات اور سیدھے سادے سوالات کے چکر میں پڑ جاتا ہے۔ آپ کے میسجز پڑھ کر لگ رہا ہے آپ یقیناً میرا دعویٰ بھول چکے ہیں۔ ذرا اپنی یادداشت پر زور ڈال کر بتایئے میرا دعویٰ کیا تھا؟؟

محترم شیعہ صحیح احادیث میں آپ لانورث ماترکنا صدقہ کے الفاظ دکھا ہی نہیں سکتے، لہذا اسے متفق علیہ کہہ کر خیانت کاری کا مظاہرہ نہ کریں۔ باقی یہ فرمان نبوی ﷺ تھا یا ان سے اپنی مرضی سے بات منسوب کی گئی، اس کا اندازہ اہل علم اس بات سے لگا سکتے ہیں کہ آپ نے خود پانچ میں سے صرف تیسرے آپشن کو فرمان نبوی ﷺ سمجھا تھا، لیکن آج سارا دن آپ تیسرے کو چھوڑ کر پہلے آپشن کو فرمان نبوی ﷺ بنانے پر تلے ہوئے ہیں۔

غور کیجیے ان تمام کا باہمی تضاد

1- پہلے نکتہ میں انبیاء کے وارث کا مطلق انکار، ساتھ ہی انبیاء کی مطلق وراثت کا صدقہ ہونا ذکور ہے۔

2- دوسرے میں انبیاء کے وارث کا اعتراف لیکن وراثت سے ورثاء کا خرچہ نکالنے کے بعد جو بچتا ہے صدقہ ہونا لکھا ہے۔

3- انبیاء کے وارث کا اعتراف لیکن ان کی وراثت مطلقاً صدقہ۔

4- یہاں نہ وارث اور نہ ہی وراثت۔

5- یہاں وارث کا اعتراف لیکن وراثت کوئی نہیں۔

سید کرار حیدر زیدی شیعہ

سید کرار حیدر زیدی شیعہ
جناب ابوبکر نے ان میں سے کونسی بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے منسوب کرکے بی بی فاطمہ ع کا مطالبہ رد کیا؟

جناب ابوبکر نے ان میں سے کونسی بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے منسوب کرکے بی بی فاطمہ ع کا مطالبہ رد کیا؟

1- انبیاء کے کوئی وارث نہیں ہوتے لہذا انبیاء جو وراثت چھوڑ جاتے ہیں وہ صدقہ ہوجاتی ہے

2- انبیاء کے وارث ہوتے ہیں ، انبیاء جو وراثت چھوڑتے ہیں اس سے ورثاء کا خرچہ نکالنے کے بعد جو بچتا ہے وہ صدقہ ہوتا ہے ۔

3- انبیاء کے وارث ہوتے ہیں لیکن انبیاء جو وراثت چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتی ہے لہذا ورثاء کو نہیں مل سکتی

4- انبیاء کے کوئی وارث نہیں ہوتے نہ ہی انبیاء کوئی وراثت چھوڑتے ہیں۔

5- انبیاء کے وارث تو ہوتے ہیں لیکن انبیاء کی کوئی وراثت نہیں ہوتی۔

3:46 PM

ظاہر ہے جنابِ ابو بکر کا ان میں سے کوئی ایک موقف ہی درست تھا، آپ کے مطابق وہ تیسرا تھا لیکن وہ الفاظ اب تک آپ دکھانے میں ناکام ہیں۔ الٹا جسے آپ نے حدیث تسلیم ہی نہیں کیا یعنی نکتہ اول، اسے حدیث بنانے پر تلے ہیں۔

شیعہ کی پانچ عبارات میں پہلے آپشن کی اصل حقیقت شیعہ مناظر کی زبانی (اسکرین شاٹ)

الاقتصاد فی الاعتقاد

پانچ عبارات میں پہلے آپشن کی اصل حقیقت کیا ہے؟
شیعہ مناظر کا اقرار

سید کرار حیدر زیدی شیعہ

حدیث لانورث میں نبی کی وراثت کا مطلقاً انکار ہرگز نہیں ہے۔ اس لئے شیعہ کی پانچ عبارات کا پہلا آپشن حدیث لانورث کے مفہوم کی نفی کرتا ہے!

سید کرار حیدر زیدی شیعہ

جناب ابوبکر نے ان میں سے کونسی بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے منسوب کرکے بی بی فاطمہ ع کا مطالبہ رد کیا؟

غور کیجیے ان تمام کا باہمی تضاد

1-پہلے نکتہ میں انبیاء کے وارث کا مطلق انکار ،ساتھ ہی انبیاء کی مطلق وراثت کا صدقہ ہونا مذکور ہے

2- دوسرے میں انبیاء کے وارث کا اعتراف لیکن وراثت سے ورثاء کا خرچہ نکالنے کے بعد جو بچتا ہے صدقہ ہونا لکھا ہے

3- انبیاء کے وارث کا اعتراف لیکن ان کی وراثت مطلقاً صدقہ

4- یہاں نہ وارث اور نہ ہی وراثت

5- یہاں وارث کا اعتراف لیکن وراثت کوئی نہیں....

ظاہر ہے جنابِ ابوبکر کا ان میں سے کوئی ایک موقف ہی درست تھا، آپ کے مطابق وہ تیسرا تھا لیکن وہ الفاظ اب تک آپ دکھانے میں ناکام ہیں

الٹا جسے آپ نے حدیث تسلیم ہی نہیں کیا یعنی نکتہ اول، اسے حدیث بنانے پر تلے ہیں

5:20 PM

سید کرار حیدر زیدی شیعہ: یعنی آپ تسلیم کررہے ہیں کہ آپ کو علم نہیں ہے جناب ابو بکر نے کن الفاظ سے مطالبہ سیدہ ع رد کیا۔ کیوں کہ آپ تو صرف لانورث کو رد کرنے کے لیے اشکالات ہی کریں گے، جو در حقیقت میرے ہی حق میں ہے۔

دین کا ہر حکم موضوع ہی نہیں ہے، موضوع صرف جناب ابو بکر کا موقف ہے اور وہ فضول لفاظی سے ثابت نہیں ہو گا۔ جناب ابو بکر کے اپنے الفاظ موجود ہیں، کوشش کریں ان الفاظ کو تلاش کریں، سامنے لائیں، تاکہ گروپ سامعین کو بھی معلوم ہو کہ آپ واقعی جانتے ہیں کہ جناب ابو بکر نے بی بی فاطمہ ع کے مطالبہ فدک کو کیا کہہ کر رد کیا تھا؟
دعویٰ اور شرائط کو ذہن میں رکھ کر اگر جواب دیتے تو کبھی آپ دین کے ہر حکم کی غلط فہمی میں مبتلا نہ ہوتے۔ خیر آپ کی علمی کوتاہیوں کا فیصلہ ہم قارئین پر چھوڑتے ہیں۔ اور درخواست کرتے ہیں لفاظی کیے بغیر کلیئر کریں کہ نکتہ سوم کو حدیث نبوی سمجھنے کے باوجود آپ اسے حدیث ثابت کرنے کے بجائے نکتہ اول کو کیوں حدیث بنانے پر تلے ہیں؟

جعفر صادق: میں آپ کے جوابات ٹیگ کر کے جواب لکھتا ہوں لیکن پھر بھی آپ کو پتہ نہیں چلتا کہ میں نے ایسا کیوں لکھا ہے یا سوالات کی نئی فہرست کیوں بھیجی ہے۔ بھائی صاحب۔۔ آپ نے اوپر میرے جواب پر جو جہالت دکھائی اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ آپ * مناظروں کے مروجہ طریقہ کار سے ناآشنا ہیں۔ *
ممبرز کے لئے موصوف کے جوابات کے اسکرین شاٹس اور شیعہ مناظر کی علمیت کے ثبوت پیش کرتا ہوں۔

چلیں ٹھیک ہو گیا۔ آپ کے نزدیک یہ ترجمہ غلط ہے۔
👇👇👇

501 غزوات کے بیان میں

لفظ فلم یقسم لهم کے آگے یہ الفاظ اور ہیں قال ابو عبدالله الضال السدر یعنی امام بخاری نے کہا ضال جنگلی بیری کو کہتے ہیں۔ یہ تفسیر اسی نسخہ کی بناء پر ہے' جن میں بجائے راس ضان کے راس ضال ہے۔

٤٢٣٩- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي جَدِّي أَنَّ أَبَانَ بْنَ سَعِيدٍ أَقْبَلَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: يَا رَسُولَ اللهِ هَذَا قَاتِلُ ابْنِ قَوْقَلٍ وَقَالَ أَبَانُ لأَبِي هُرَيْرَةَ: وَاعَجَبًا لَكَ وَبْرٌ تَدَأْدَأَ مِنْ قَدُومِ ضَأْنٍ يَنْعَى عَلَيَّ امْرَأً أَكْرَمَهُ اللهُ بِيَدِي وَمَنَعَهُ أَنْ يُهِينَنِي بِيَدِهِ.
[راجع: ٢٨٢٧]

(۴۲۳۹) ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا' کہا ہم سے عمرو بن یحییٰ بن سعید نے بیان کیا' کہا کہ مجھے میرے دادا نے خبر دی اور انہیں ابان بن سعید رضی اللہ عنہ نے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سلام کیا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بولے کہ یا رسول اللہ! یہ تو ابن قوقل کا قاتل ہے اور ابان رضی اللہ عنہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا حیرت ہے اس وبر پر جو قدوم الضان سے ابھی اترا ہے اور مجھ پر عیب لگاتا ہے ایک ایسے شخص پر کہ جس کے ہاتھ سے اللہ تعالیٰ نے انہیں (ابن قوقل رضی اللہ عنہ کو) عزت دی اور ایسا نہ ہونے دیا کہ ان کے ہاتھ سے مجھے ذلیل کرتا۔

تشریح: حضرت ابان بن سعید رضی اللہ عنہ کے کہنے کا مطلب یہ تھا کہ میں نے ابن قوقل رضی اللہ عنہ کو اگر شہید کیا تو وہ میرے کفر کا زمانہ تھا اور شہادت سے اللہ کی بارگاہ میں عزت حاصل ہوتی ہے جو میرے ہاتھوں انہیں حاصل ہوئی۔ دوسری طرف اللہ تعالیٰ کا یہ بھی فضل ہوا کہ کفر کی حالت میں ان کے ہاتھ سے مجھے قتل نہیں کروایا جو میری اخروی ذلت کا سبب بنتا اور اب میں مسلمان ہوں اور اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہوں۔ لہٰذا اب ایسی باتوں کا ذکر نہ کرنا بہتر ہے۔ آنحضرت ﷺ حضرت ابان رضی اللہ عنہ کے اس بیان کو سن کر خاموش ہو گئے۔

٤٢٤٠، ٤٢٤١- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلاَمُ بِنْتَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا أَفَاءَ اللهُ عَلَيْهِ بِالْمَدِينَةِ وَفَدَكٍ وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لاَ نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ))، إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْمَالِ وَإِنِّي وَاللهِ لاَ أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَةِ

(۴۲۴۰-۴۲۴۱) ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا' کہا ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا' ان سے عقیل نے' ان سے ابن شہاب نے' ان سے عروہ نے' ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم ﷺ کی صاحبزادی فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس کسی کو بھیجا اور اپنی میراث کا مطالبہ کیا آنحضور ﷺ کے اس مال سے جو آپ کو اللہ تعالیٰ نے مدینہ اور فدک میں عنایت فرمایا تھا اور خیبر کا جو پانچواں حصہ رہ گیا تھا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے یہ جواب دیا کہ آنحضرت ﷺ نے خود ہی ارشاد فرمایا تھا کہ ہم پیغمبروں کا کوئی وارث نہیں ہوتا' ہم جو کچھ چھوڑ جائیں وہ سب صدقہ ہوتا ہے' البتہ آل محمد ﷺ اسی مال سے کھاتی رہے گی اور میں خدا کی قسم جو صدقہ حضور اکرم ﷺ چھوڑ گئے ہیں اس میں کسی قسم کا تغیر نہیں کروں گا' جس حال میں وہ آنحضور ﷺ کے عہد میں تھا اب بھی اسی طرح رہے گا اور اس میں (اس کی تقسیم وغیرہ) میں'

سید کرار حیدر زیدی شیعہ
You
گفتگو دعوی پر نہیں دلائل پر کی جاتی ہے. آپ پانچ عبارات بطور دلیل پیش کرچکے ہیں اور اس میں آپشن 1 کو درست کہہ کر مجھے لاعلم ثابت کر رہے ہیں.
دو اشکالات اور ایک سوال کے بعد یہ چوتھی بات پوچھ رہا ہوں.
سامعین ملاحظہ فرمائیں اہل سنت مناظر کا کہنا ہے کہ مناظروں میں گفتگو دعوی پر نہیں دلائل پر کی جاتی ہے
کیا یہ غلط بات ہے؟
یعنی بات واضح ہوگئی کہ موصوف میرا دعوی رد نہیں کرسکتے
اور اس کی تائید میں میرے دلائل کو وہ ویسے ہی سمجھنے سے اب تک قاصر ہیں، لہذا قارئین کے لیے فیصلہ کرنا مشکل نہیں کہ اب ممتاز قریشی صاحب صرف لفاظی کا سہارا لیں گے ، کیوں کہ انہوں نے میرے دعوی کو رد کرنے سے یہاں خود ہی لاچارگی کا اظہار کردیا ہے
1:54 PM
شیعہ مناظر کی عجیب منطق
مدعی کے دلائل پر گفتگو کی جائے تو وہ غلط ہے بلکہ اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ فریق مخالف مدعی کا دعویٰ رد نہیں کر سکتا۔
پتہ نہیں کیسے کیسے لوگ مناظر بن جاتے ہیں!
سید کرار حیدر زیدی شیعہ
سامعین ملاحظہ فرمائیں اہل سنت مناظر کا کہنا ہے کہ مناظروں میں گفتگو دعوی پر نہیں دلائل پر کی جاتی ہے
مناظرہ ہوتا ہی دلائل کی روشنی میں ہے۔ دلائل دعویٰ کو ثابت کرنے کے لئے دیے جاتے ہیں۔ مدعی علیہ یعنی فریق مخالف دلائل کا رد کر کے دعویٰ کو باطل کرتا ہے۔
اب آپ کے ہوش حواس نے کام کرنا چھوڑ دیا ہے.😊
سوالات کی ایک نئی فہرست بھیج رہا ہوں.
1: مناظروں میں مدعی کے دعوی پر گفتگو کی شروعات کس طرح کی جاتی ہے؟
2: کیا بغیر دلیل کے مدعی اپنا دعوی منواتا ہے؟
3: مدعی کا دعوی رد کرنے کے لئے فریق مخالف کو کیا کرنا پڑتا ہے.
قابل احترام ممبرز کی خدمت میں
میں اس لئے الگ الگ نکات لکھتا ہوں کیونکہ ان میں ہی اصل حقائق چھپے ہوتے ہیں.فریق مخالف میرے اشکالات سوالات اور نکات پر الگ الگ جواب لکھنے سے فرار اختیار کرتا ہے کیونکہ جانتا ہے کہ دوٹوک جواب دینے سے اس کی حقیقت کھل جائے گی.

☜ اب آپ بحیثیت مدعی اپنی دلیل کے مطابق اس حدیث کا مکمل اردو ترجمہ بیان کریں گے جو آپ کے نزدیک درست ترجمہ ہے۔ اس کے بعد ہم ہم اس ترجمے کی روشنی میں گفتگو کریں گے۔

عالم فاضل صاحب۔۔ دیکھ لیا کریں کہ میں آپ کے کس جواب پر اپنا جواب لکھ رہا ہوں۔

* جہاں آپ صرف لانورث لکھ کر اپنی کہانیاں سناتے رہے ہیں وہاں آپ کی پکڑ کی گئی ہے کہ مکمل حدیث کے مطابق مفہوم سمجھیں اور اسے بیان کیا کریں۔ *

دوسری بات دوبارہ کلیئر کر رہا ہوں۔

☜ آپ کی * پانچوں عبارات حدیث نبوی نہیں ہیں * بلکہ مختلف مفہوم بیان کئے گئے ہیں۔ جس میں تیسرا آپشن صحیح حدیث سے مطابقت رکھتا ہے۔

شیعہ مناظر کے پیراگراف کی خیانتیں اور شیعہ کا بغض حضرت ابو بکر صدیق رض

◈ نبی کریم ﷺ کے سچے فرمان کا انکار کرتے ہوئے قول رسول ﷺ کے متعلق لکھا گیا ہے * **نبی سے منسوب کیا گیا ہے۔** *

سید کرار حیدر زیدی شیعہ

سید کرار حیدر زیدی شیعہ
جناب ابوبکر نے ان میں سے کونسی بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے منسوب کرکے بی بی فاطمہ ع کا مطالبہ رد کیا؟

جناب ابوبکر نے ان میں سے کونسی بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے منسوب کرکے بی بی فاطمہ ع کا مطالبہ رد کیا؟

1- انبیاء کے کوئی وارث نہیں ہوتے لہذا انبیاء جو وراثت چھوڑ جاتے ہیں وہ صدقہ ہوجاتی ہے

2- انبیاء کے وارث ہوتے ہیں ، انبیاء جو وراثت چھوڑتے ہیں اس سے ورثاء کا خرچہ نکالنے کے بعد جو بچتا ہے وہ صدقہ ہوتا ہے ۔

3- انبیاء کے وارث ہوتے ہیں لیکن انبیاء جو وراثت چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتی ہے لہذا ورثاء کو نہیں مل سکتی

4- انبیاء کے کوئی وارث نہیں ہوتے نہ ہی انبیاء کوئی وراثت چھوڑتے ہیں۔

5- انبیاء کے وارث تو ہوتے ہیں لیکن انبیاء کی کوئی وراثت نہیں ہوتی۔

3:46 PM

◈ تمام عبارات یا کوئی ایک عبارت مکمل صحیح حدیث کے الفاظ کا ترجمہ نہیں ہے۔

◈ اصل حدیث میں نبی کے مالی ورثے کو صدقہ قرار دیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ انبیاء کے وارث نہیں ہوں گے جنہیں بطور ورثہ کوئی مال ملے۔

◈ تیسرا آپشن اصل حدیث کے مفہوم کے مطابق عین عقائد اہل سنت کی ترجمانی کرتا ہے یعنی نبی ﷺ کے ورثاء ہوتے ہیں لیکن نبی ﷺ نے انہیں موانع الارث قرار دیا ہے کیونکہ وہ نبی ﷺ کے مالی ورثے کے وارث نہیں ہوں گے، بلکہ ورثہ نبوی صدقہ کیا جائے گا۔

* آپ نے میری کنفیوژن کا ذکر کیا ہے، اس کی نشاندہی کون کرے گا؟ اسکرین شاٹ نکالیں۔ *

☜ آپ نے کہا کنفیوژن اور سب ممبرز آنکھ بند کر کے مان لیں؟

☜ آپ نے کہا خیانت اور سب ممبرز تسلیم کر لیں؟

میں تو اسکرین شاٹ رکھ رکھ کر آپ کی علمیت فضیلت اور اعلی ظرف کو عوام تک دیانت داری سے پہنچا رہا ہوں۔

*** آپ بھی ہمت کریں دکھائیں میری کنفیوژن اور خیانت!! رکھیں اسکرین شاٹ۔ ***

* آپ پھر مجھے دلیل دینے کا کہہ رہے ہیں! اللہ کے بندے۔۔۔ دعوی آپ نے کیا ہے۔ مدعی آپ ہو۔ دلیل مجھے کیوں دینی چاہیئے؟ * آپ مدعی کی حثیت اور دعوی سے رجوع کریں۔ بہتان تراشی کرنے پر توبہ کریں۔ *

اس کے بعد میں ڈھنگ سے گفتگو کروں گا۔

*** موضوع: مالی میراث نبوی ***

مدعی بھی میں اور دلائل بھی میں دوں گا۔ ان شاء اللہ۔

آپ بھی اپنا دعوی پھر سے پڑھیں۔

◈ آپ کو خود اس حدیث رسول ﷺ پر شکوک شبہات ہیں۔

◈ آپ خود اس فرمان رسول ﷺ کو سمجھنے سے قاصر ہیں، کبھی آپ خود صرف لانورث لکھ کر ان الفاظ کے ترجمے سے عوام کو گمراہ کرنا شروع کر دیتے ہیں جب پکڑ کی جائے تو آپ اپنے پہلے پیراگراف کی عبارات میں پناہ لیتے ہیں۔

◈ آپ نے خود صحیح بخاری کی حدیث عربی عبارت و ترجمہ پیش کی، پھر آپ خود اسی حدیث کے باوجود مجھ سے عربی اور اردو ترجمہ حضرت ابو بکر صدیق سے دکھانے کی فرمائش کرتے رہے۔

◈ جب حقائق واضح کئے گئے تو آپ خود اپنی ہی دلیل کی تائید میں بھیجے گئے اسکین میں موجود عربی و اردو ترجمہ کے منکر بن گئے۔

◈ حضرت ابو بکر صدیق نے فرمان نبوی ﷺ سنایا تھا۔ آپ مجھ سے بجائے حضرت ابو بکر صدیق کے قرآن و احادیث نبوی سے مطالبہ کر سکتے ہیں کہ اللہ و رسول ﷺ نے کہاں فرمایا کہ انبیاء کے ورثاء ہوتے ہیں اور وہ کون ہوتے ہیں اور انہیں بطور ورثاء کیا ملتا ہے۔

◈ اسلامی تعلیمات کے بنیادی ذرائع حضرت ابو بکر صدیق پر ختم نہیں ہوتے۔ اپنے فضول مطالبے کو دیکھیں اور اہل سنت عقائد و نظریات کے مطابق کوئی جائز مطالبہ کریں۔

◈ اگر صحیح بخاری کے مترجم نے ترجمہ کرتے ہوئے غلط مفہوم بیان کیا ہے تو* آپ اپنی دلیل مکمل کریں اور درست ترجمہ بیان کر دیں۔*

◈ آپ کو تو یہ بھی علم نہیں ہے کہ دوسری زبان سے ترجمہ کرتے وقت مترجم کو درست معنیٰ و مفہوم سمجھانے کے لئے اضافی الفاظ بھی شامل کرنے پڑتے ہیں۔

☜ کئی شیعہ مترجم سے اس کی تائید بھی دکھا سکتا ہوں۔

☟ ☟ ☟ ☟

یہ تمام شیعہ تراجم ہیں۔ اردو ترجمہ کرتے وقت چند اضافی الفاظ کی نشاندہی بھی کر دی ہے۔* عربی عبارت میں ان کا کوئی ذکر نہیں لیکن مفہوم سمجھنے کے لئے ترجمہ کرتے وقت ایسے الفاظ شامل نہ کئے جائیں تو پڑھنے والے تک اصل عبارت کا مطلب پہنچانا ممکن ہی نہیں ہے۔* سارا مسئلہ آپ کی سمجھ کا ہے حضور۔

☜ * نبی کی رحلت کے وقت گیارہ وارث موجود تھے۔* اس لئے یہ کہنا خلاف حقیقت ہے کہ سارا مسئلہ وارث کی نفی کا ہے۔ وارث موجود تھے لیکن * نبی کے ورثہ کے وارث نہیں ہوئے * کیونکہ نبی کا ورثہ صدقہ تھا۔

***بیشک سیدہ نے حضرت ابو بکر صدیق سے مطالبہ کیا لیکن کیا حضرت ابو بکر صدیق نے اپنی طرف سے فیصلہ سنایا؟* یہ ہے اصل نکتہ۔**

ایک قول نبی ﷺ جو براہ راست حضرت ابو بکر صدیق نے سنا بلکہ کئی اور صحابہ کرام بھی اس کے گواہ ہیں، اس کے علاوہ شیعہ معتبر کتب کے مطابق صحیح روایات میں ائمہ اہل بیت نے بھی اس کی تائید کی ہے۔ پھر بھی آپ منکر ہیں تو یہ آپ کا مسئلہ ہے۔

☜ سیدنا علی، سیدہ فاطمہ اور کسی اہل بیت سے ایسا کوئی صحیح قول بھی سُنی و شیعہ کے ہاں موجود نہیں ہے کہ یہ فرمان نبوی ﷺ معاذاللہ جھوٹا ہے تو پھر **آخر اہل تشیع کو کہاں سے الہام ہو گیا کہ یہ فرمان معاذاللہ حضرت ابو بکر صدیق نے نبی ﷺ کی طرف جھوٹا منسوب کیا تھا۔؟**

یہ آپ لوگوں کا سراسر جہالت پر مبنی مؤقف ہے۔* آپ مدعی ہو کر بار بار مجھے دلیل پیش کرنے اور ثابت کرنے کا کیوں کہہ رہے ہیں، ایسے بہتان لگاتے کیوں ہیں جنہیں ثابت کرنا آپ کے لئے ممکن نہ ہو۔*

میں پہلے بھی آفر دے چکا ہوں۔ آج بھی موضوع لکھ کر کہہ چکا ہوں کہ اپنے دعوی اور بہتان سے رجوع کریں۔ معافی مانگیں۔ میں کم ظرف نہیں ہوں۔ معاف کر دوں گا۔ پھر دن اور وقت طئے کریں۔ میرے دعوی اور دلائل کی روشنی میں مجھ سے گفتگو کریں۔ اسی میں آپ کی عافیت ہے۔

* آپ کے دلائل وہی پانچ عبارات ہیں۔*

☜ آپ پہلے آپشن کو درست قرار دے رہے ہیں اور میں تیسرے کو درست سمجھتا ہوں اور اسی پر ہم گفتگو کر رہے ہیں۔

مجھے آپ کا دعوی اور بہتان بخوبی یاد ہے اور اسی کی روشنی میں آپ سے گفتگو ہو رہی ہے۔اس لئے ٹو دی پوائنٹ اصل مدعا پر گفتگو کریں تاکہ ہم کسی منطقی انجام تک پہنچ سکیں۔

یہ جواب ممبرز غور سے پڑھیں۔

یہ ایک اور ثبوت ممبرز کے سامنے ہے کہ **اہل تشیع لکیر کے فقیر ہوتے ہیں۔انہیں *مفہوم سمجھنے سے کوئی غرض نہیں ہوتی بس وہ الفاظ کے گرد گھومتے رہتے ہیں۔ ***

شیعہ مناظر نے پھر خیانت کی ہے۔میں عرض کر چکا ہوں اب پھر کہہ رہا ہوں کہ آپ کے *پانچ عبارات میں سے کوئی بھی عبارت صحیح حدیث کا ترجمہ نہیں ہے* البتہ تیسری عبارت اہل سنت کے عقائد کے مطابق درست ہے۔

میں آج پورا دن *صحیح حدیث لانورث* سمجھا تارہا ہوں۔اس سے آپ یہ غلط تصور نکال رہے ہیں کہ میں آپ کی پہلی عبارت کو درست کہہ رہا ہوں۔

شیعہ منصف مزاج لوگ دیکھ لیں کہ وہ کس مذہب سے جڑے ہوئے ہیں۔

واقعی عجیب قسم کے عالم ہو۔ آپ نے ایک * حدیث لانورث * کی روشنی میں پانچ الگ الگ عبارات اسی لئے ہی لکھی ہیں نہ کہ ان میں سے ایک درست ہو گی اور باقی غلط ہوں گی۔

☜ * اسی باہمی تضاد کی وجہ سے ہی تو تیسری عبارت کو میں نے درست کہا ہے اور آپ نے حدیث لانورث کے مفہوم کے مطابق پہلی عبارت کو درست کہا ہے۔ *

فضول میں ہم سب کا وقت ضایع کر رہے ہیں اور ان عبارات کے باہمی تضاد کا سہارہ لیکر اہل سنت پر الزام لگا دیا ہے۔ ہماری احادیث ہم بہتر سمجھتے ہیں اور آپ کو ہمارے مفہوم کے مطابق ہم ہر حجت قائم کرنی چاہیئے۔ اس طرح لفاظی کر کے دلائل کو رد کرنا اور عوام کو الجھانا چھوڑ دیں۔ اصل مدعا کو ثابت کریں حضور

ممبرز دیکھ اور سمجھ رہے ہیں کہ کسے کتنا علم ہے۔

جب دین کا ہر حکم حضرت ابو بکر صدیق سے ثابت ہونا لازم نہیں ہیں تو یہ حدیث لانورث بھی تو دین کا ہی موضوع ہے۔

سید کرار حیدر زیدی شیعہ

سید کرار حیدر زیدی شیعہ
جناب ابوبکر نے ان میں سے کونسی بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے منسوب کرکے بی بی فاطمہ ع کا مطالبہ رد کیا؟

غور کیجیے ان تمام کا باہمی تضاد

1-پہلے نکتہ میں انبیاء کے وارث کا مطلق انکار ،ساتھ ہی انبیاء کی مطلق وراثت کا صدقہ ہونا مذکور ہے

2- دوسرے میں انبیاء کے وارث کا اعتراف لیکن وراثت سے ورثاء کا خرچہ نکالنے کے بعد جو بچتا ہے صدقہ ہونا لکھا ہے

3- انبیاء کے وارث کا اعتراف لیکن ان کی وراثت مطلقاً صدقہ

4- یہاں نہ وارث اور نہ ہی وراثت

5- یہاں وارث کا اعتراف لیکن وراثت کوئی نہیں....

ظاہر ہے جنابِ ابوبکر کا ان میں سے کوئی ایک موقف ہی درست تھا، آپ کے مطابق وہ تیسرا تھا لیکن وہ الفاظ اب تک آپ دکھانے میں ناکام ہیں

الٹا جسے آپ نے حدیث تسلیم ہی نہیں کیا یعنی نکتہ اول، اسے حدیث بنانے پر تلے ہیں

5:20 PM

سید کرار حیدر زیدی شیعہ

You
درست حدیث نبوی کا مفہوم سمجھنے اور سمجھانے سے آپ عاجز ہوچکے ہیں
کیونکہ جھوٹ کبھی بھی سمجھایا نہیں جاسکتا۔
اس لئے اب آپ کو صرف حضرت ابوبکر سے وہ لفظ دیکھنے کی خواہش جاگ

درست احادیث مبارکہ سے میں بخوبی واقف ہوں اسی لیے بالتحقیق میں نے پانچ نکات ترتیب دیے ہیں

جو باہم متعارض ہیں، لیکن پھر بھی اہل سنت ان تضادات کی بنیاد پر وراثت کے قرآنی فریضے کو انبیاء سے ساقط کردیتے ہیں

حالاں کہ دلائل کا باہمی اختلاف خود دلیل کو ختم کردیتا ہے

2:54 PM

دوسری بات فدک کا فیصلہ خاص نبی کریم ﷺ کا تھا۔اس معاملے میں حضرت ابو بکر صدیق کا مؤقف خلاف رسول نہیں ہو سکتا۔

☜ میں جو جانتا ہوں اسے آپ نے ہی صحیح بخاری سے دکھا دیا ہے۔اب آپ خود اس حدیث نبوی ﷺ کے منکر ہیں تو یہ آپ کا دین ایمان ہے، اپنے پیش کئے گئے ترجمے کا انکار بھی آپ نے ہی کیا ہے۔اب ہم سب اس حدیث کے درست ترجمہ کے منتظر ہیں۔یہ آپ پر قرض ہے۔

گفتگو شروع سے ابھی تک دعوی اور شرائط کے مطابق ہی ہو رہی ہے۔اس کی فکر نہ کریں۔

☜ آپ کی پانچ عبارات میں سے تیسری عبارت میرے مؤقف کے مطابق درست ہے جبکہ نکتہ اوّل کے مفہوم سے مطلقاً نبی کے ورثاء کی نفی بیان ہوئی ہے (شیعہ مناظر کا اقراری اسکین ص58) اس لئے درست نہیں ہے۔

اہل تشیع کے ہاں تو انبیائے کرام کے مالی و علمی ورثاء ہوتے ہیں، اہل سنت کے ہاں بھی علمی ورثاء کا اقرار ہے۔ یعنی علمی ورثاء کے متعلق سُنی شیعہ کا مؤقف بھی ایک ہے۔اس کے باوجود آپ کا پانچ عبارات سے پہلا آپشن درست قرار دینا اور حدیث لانورث سے مطلقاً ہر قسم کے ورثاء کا انکار سمجھانا درحقیقت خود غرضی، بغض اور ذاتی ہٹ دھرمی ہے۔

ہمارے نزدیک اس حدیث لانورث سے نبی ﷺ کے ورثاء کی مطلقاً نفی نہیں ہوتی۔ اگر ایسا کوئی مفہوم کسی اہل سنت عالم سے دکھا سکیں تو کوشش کرلیں۔ باقی اپنے ذاتی استدلال اپنے پاس رکھیں، آپ کے اپنے شاید آپ کی بات پر دین ایمان رکھیں، ہمارے لئے آپ کی بات ہر گز حجت نہیں ہے۔

☜ جب نبی کریم ﷺ کے رشتے قیامت تک قائم ہیں تو ہم کیسے مطلقاً نبی ﷺ کے ورثاء کا انکار کرسکتے ہیں۔* حدیث لانورث کے مطابق نبی کریم ﷺ کے **مال کے ورثاء** نہیں ہو سکتے، یعنی اس ورثہ کو ورثاء حاصل نہیں کرسکتے۔ وہ صدقہ ہو جائے گا۔ *

میں آپ کے امام خمینی کی کتاب * تحریر وسیلہ * سے موانع الارث کے متعلق ایک مسئلے سے یہ نکتہ سمجھانے کے کوشش کرتا ہوں۔ دعا ہے کہ آپ کی سمجھ میں آجائے۔

دوسرا امر: موانع ارث کے بارے میں ۱۵

البتہ کچھ اسباب ایسے ہیں کہ جن سے بسا اوقات جان تو ضائع ہو جاتی ہے لیکن اس کو مسبب کی طرف نسبت نہیں دی جاتی جیسے کنواں کھودنا، یا پھسلنے والے یا ٹھوکر لگنے والی چیزیں راستوں اور گندہ گاہوں پر ڈالنا وغیرہ۔ اگرچہ یہ چیزیں اپنے مسببوں پر ضمانت اور دیت کو واجب کرتی ہیں۔ لیکن ارث سے مانع نہیں ہوتیں۔ چنانچہ راستے میں کنواں کھودنے والا اپنے اس رشتہ دار کا وارث بنے گا کہ جو اس میں گر کر مر گیا ہو۔

مسئلہ ۳: جسطرح قاتل کا مقتول سے میراث لینا ممنوع ہے اسی طرح وہ اپنے سے کم درجہ اور بعد کے طبقہ والوں کے لئے حاجب (ارث کی راہ میں رکاوٹ) بھی نہیں بن سکتا۔ لہٰذا اس کا وجود اس کے نہ ہونے کے برابر ہے۔ چنانچہ اگر کوئی شخص اپنے باپ کو قتل کرڈالے اور اس کا ایک بیٹا ہو، جبکہ مقتول باپ کا قاتل بیٹے کے علاوہ کوئی اور فرزند نہ ہو تو قاتل کا بیٹا اپنے دادا کا وارث بنے گا۔ اور اسی طرح اگر مقتول کی اولاد اسکا صرف قاتل فرزند ہو لیکن مقتول کے بھائی موجود ہوں تو اس کی میراث بھائیوں کے لئے ہوگی بیٹے کے لئے نہیں۔ بلکہ اگر امام کے علاوہ کوئی اسکا وارث نہ ہو تو بیٹا نہیں بلکہ امام اس کے وارث ہونگے۔

مسئلہ ۴: "قتل" کے ارث سے مانع ہونے میں فرق نہیں کہ قاتل ایک ہو یا متعدد ہوں اور متعدد ہونے کی صورت میں چاہے سب وارث ہوں یا بعض وارث ہوں اور بعض نہ ہوں۔

مسئلہ ۵: "دیت" مال مقتول کے حکم میں ہے جس سے اس کے قرضے ادا کئے جاتے ہیں۔ اور میراث تقسیم کرنے سے پہلے اسکی وصیتوں پر عمل ہوگا۔ پھر جو باقی بچے گا اس کو تمام اموال کی طرح ارث میں دیا جائیگا۔ چاہے قتل عمدی ہو اور قصاص کے بجائے "دیت" پر مصالحت ہوئی ہو یا "شبہ عمد" ہو یا خطائی ہو۔ اور صلح کے مورد میں جو وہ لیں چاہے وہ دیت سے کم ہو یا زیادہ ہو یا مساوی ہو۔ اور لی گئی چیز چاہے "دیت" کی جنس سے ہو یا نہ ہو۔ اور مقتول کے تمام نسبی اور سببی رشتہ دار دیت میں وارث ہوں گے حتیٰ، قتل عمدی میں میاں بیوی بھی اگرچہ وہ قصاص کا حق نہیں رکھتے۔ لیکن جب "دیت" پر صلح ہو جائے اور طرفین راضی ہو جائیں تو وہ دونوں دیت سے اپنے حصہ کے وارث بنیں گے۔ البتہ جو صرف ماں کی جانب سے قریبی ہو اس کو "دیت" میں کچھ نہیں ملے گا جیسے مادری بھائی اور بہن، بلکہ ماں کی طرف سے تمام قریبی رشتہ دار جیسے خالائیں اور ان کی اولاد وغیرہ دیت میں وارث نہیں ہوں گے۔ اگرچہ بھائی اور بہن کے علاوہ میں احتیاط یہ ہے کہ مصالحت کرلیں۔

آخر میں ایک شیعہ روایت پیش کر رہا ہوں جس سے میرے مؤقف کی تائید ہوتی ہے۔ شیعہ مناظر تو لفاظیاں کرتا رہے گا۔ لیکن مجھے اس گفتگو کو کل تک منطقی انجام تک پہنچانا ہے۔

٣٠٤ ـ جعفر، عن أبيه: أن رسول الله صلّى الله عليه وآله لم يورّث ديناراً ولا درهماً، ولا عبداً ولا وليدة، ولا شاة ولا بعيراً، ولقد قبض رسول الله صلّى الله عليه وآله وإن درعه مرهونة عند يهودي من يهود المدينة بعشرين صاعاً من شعير،

٩٢ .... قرب الاسناد

استسلفها نفقة لأهله[١].

٣٠٥ ـ جعفر، عن أبيه قال:

«قرأت في كتاب لعلي عليه السلام أن رسول الله صلّى الله عليه وآله قال: «أنه سيكذب عليّ كاذب كما كذب على من كان قبلي، فما جاءكم عني من حديث وافق كتاب الله فهو حديثي، وما خالف كتاب الله فليس من حديثي»[٢].

٣٠٦ ـ جعفر، عن أبيه قال:

«قال رسول الله صلّى الله عليه وآله: اتقوا الله، اتقوا الله في الضعيفين: اليتيم، والمرأة، فإن خياركم خياركم لأهله»[٣].

٣٠٧ ـ جعفر، عن أبيه، عن علي عليه

«قال رسول الله صلّى الله عليه وآله: إذ

فلا يردها، فإنما يرد الكرامة الحمار»[٥].

٣٠٨ ـ جعفر، عن أبيه: أن الحسن والح

معاوية ويقولان فيه، ويقبلان جوائزه[٦].

٣٠٩ ـ جعفر، عن أبيه، عن علي عليه

«قال رسول الله صلّى الله عليه وآله: من

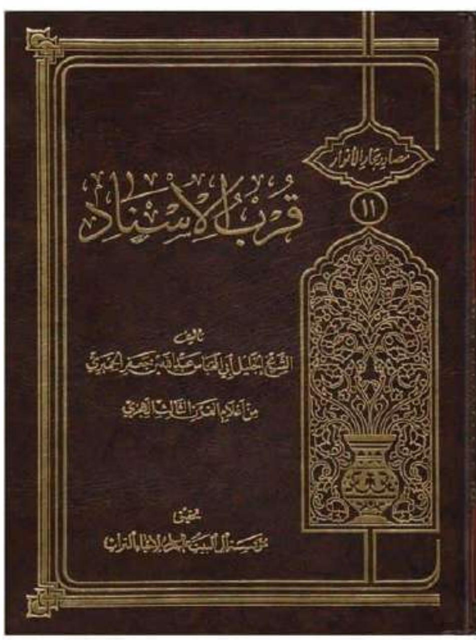

(١) نقله المجلسي في البحار ٢١٩:١٦/٨.

يارسول الله ، قال : و كم عندك ؟ قال : ماشئت ، قال : فأعط هذا ثمانية أوسق من تمر ، فقال الأنصاري : إنّما لي أربعة يارسول الله ، قال رسول الله ﷺ : و أربعة أيضاً (١).

٨ ـ ب : ابن طريف (٢) ، عن ابن علوان ، عن جعفر ، عن أبيه عليه السلام إنّ رسول الله صلّى الله عليه و آله لم يورّث ديناراً ولا درهماً ولا عبداً ولا وليدةً ولا شاةً ولا بعيراً ، و لقد قبض ﷺ (٣) وأنّ درعه مرهونة عند يهوديّ من يهود المدينة بعشرين صاعاً من شعير استلفها (٤) نفقة لأهله (٥).

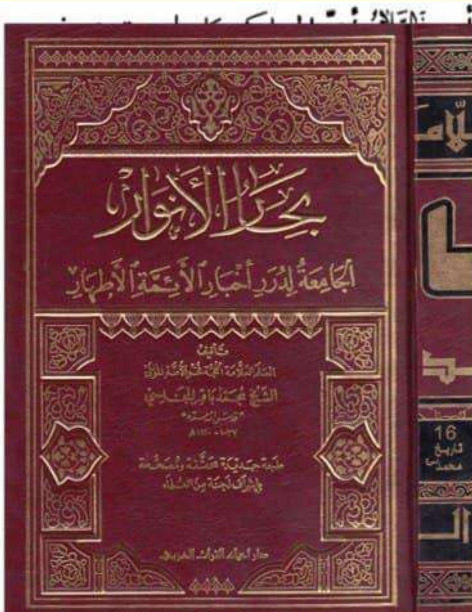

٩ـ ب : أبو البختري ، عن جعفر ، عن
المسجد على عهد رسول الله ﷺ ، فأفطر النبيّ
ليلة عند المنبر في برمة (٦) فأكل منها ثلاثون

١٠ـ ب : محمّد بن الوليد ، عن ابن بكير قال
أو يتوكّأ على عصا ، أو على حائط ؟ فقال : لا ،
بعد أنّ رسول الله صلّى الله عليه و آله بعد ما عظ
رفع إحدى رجليه حتّى أنزل الله تبارك و تعالى
فوضعها (٨).

بيان : لعلّ تحمّل هذه الأثقال في ال

١١ ـ ل : محمّد بن عمر الحافظ البغدادي
جعفر بن محمّد ، عن عليّ بن محمّد العلويّ المعروف بالمشلل ، عن سليمان بن محمّد القرشي ،

---

(١) قرب الاسناد : ٤٤ .
(٢) ذكرنا آنفاً أن الصحيح ظريف بالظاء المعجمة .
(٣) لقد قبض رسول الله خل .
(٤) استسلفها خل ، وهو الموجود في المصدر .
(٥) قرب الاسناد : ٤٤ .
(٦) البرمة : القدر من الحجر .
(٧) قرب الاسناد : ٦٩ .
(٨) قرب الاسناد : ٧٩و٨٠ وللحديث ذيل تركه المصنف .

شیعہ مذہب کی مشہور کتاب قرب الاسناد (علامہ الحمیری القمی) اور بحار الانوار (باقر مجلسی) کی روایت ہے :

جعفر، عن أبيه: أن رسول الله صلى الله عليه وآله لم يورث دينارا ولا درهما، ولا عبدا ولا وليدة، ولا شاة ولا بعيرا، ولقد قبض رسول الله صلى الله عليه وآله وإن درعه مرهونة عند يهودي من يهود المدينة بعشرين صاعا من شعير، استسلفها نفقة لأهله .

ترجمہ: حضرت ابو جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ * بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو درھم و دینار یا غلام یا باندی یا بکری یا اونٹ کا وارث نہیں بنایا، * بلاشبہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی روح اس حال میں قبض ہوئی جب کہ آپ کی زرہ مدینہ کے ایک یہودی کے پاس صاع جو کے عیوض رہن تھی، آپ نے اس سے اپنے گھر والوں کے لئے بطور نفقہ جو لئے تھے۔ (قرب الاسناد الحمیری القمی ص91,92 بحوالہ المجلسي في البحار 219:16)

شیعہ مناظر کی مسلسل جہالت اور خیانتیں دیکھ کر شیعہ گروپ ایڈمن جلیل شر (ابو عذرائیل) کے صبر کا پارہ لبریز

مناظرے کے اس موڑ پر الاقتصاد فی الاعتقاد گروپ میں گفتگو اور جوابات کا سلسلہ جاری تھا۔ 19 فروری 2022 ہفتے کے دن رات 8 بجے میں نے اپنا اوپر کا ٹرن مکمل کیا اور اپنی ذاتی مصروفیات میں مشغول ہو گیا۔ گاؤں سے قریبی عزیز و اقارب آئے تھے ان کے ساتھ بات چیت چل رہی تھی کہ شیعہ گروپ ایڈمن کا پرسنل میں میسیج آیا کہ بحار الانوار کے حاشیے کو ہائی لائیٹ کیوں کیا گیا ہے اور پوچھا گیا کہ اس روایت کے صحیح ہونے کی مجھے کیسے خبر ہے؟

میں نے اگنور کرتے ہوئے طنزیہ انداز میں کہا کہ شاید مجھے غلطی سے میسیج کر دیا ہے بہتر ہے کہ آپ اپنے مناظر کی مدد کریں۔

جلیل شر صاحب نے پھر میسیج کیا کہ حاشیہ پڑھ کر سنا دیں اور اس کا ترجمہ بھی کر دیں۔

یہ فرمائش انہوں نے مجھے شرمندہ کرنے کے لئے کی، کیونکہ جانتے تھے کہ میں عربی سمجھنے کے لئے علماء سے رہنمائی لیتا ہوں اور خود عربی کا عالم نہیں ہوں۔

میں اس وقت مہمانوں کے ساتھ مصروف تھا، انہوں نے پانچ منٹ بعد پھر میسیجز کئے کہ انہیں جواب دوں۔

میں بحار الانوار اور قرب الاسناد کی اس روایت پر پہلے ہی تحقیق کر چکا تھا اور اس سند کے تمام راویوں کی شیعہ اسماء الرجال سے توثیق بمعہ اسکینز بھی موجود تھے، اس لئے مجھے بخوبی علم تھا کہ مطلوبہ روایت اہل تشیع کے ہاں قابل حجت ہے۔

جب جلیل صاحب کا دوبارہ میسیج آیا تو میں نے ان الفاظ سے انہیں جواب دیا۔

جہاں تک میں سمجھ رہا ہوں، حاشیہ میں روایت کو صحیح کہا گیا ہے۔ **اگرچہ حاشیے میں روایت کو صحیح نہیں کہا گیا ہے بلکہ راوی ابن ظریف کے نام کی تصحیح بیان کی گئی ہے،** کیونکہ بحارالانوار کے نسخے میں ابن ظریف کے بجائے ابن طریف چھپ گیا تھا یعنی ظ کا نکتہ کاتبین سے رہ گیا اور ظ کے بجائے ط سے ابن طریف لکھ دیا گیا تھا، چونکہ اصل روایت قرب الاسناد میں بیان کی گئی ہے، اس لئے بحارالانوار میں اس راوی کے نام کی تصحیح کی گئی کہ **راوی ابن طریف کا صحیح نام ابن ظریف ہے۔**

قارئین خود غور فرمائیں کہ میں نے حتمی رائے سے روایت کو اس حاشیے کی بنیاد پر صحیح کہنے کے بجائے اپنے ناقص علم کے مطابق اور راویوں پر پہلے سے کی گئی تحقیق کی روشنی میں یہ الفاظ لکھے کہ جہاں تک میں سمجھ رہا ہوں، حاشیہ میں روایت کو صحیح کہا گیا ہے۔

غور کیا جائے تو اس جواب میں میری کم علمی کی تائید موجود ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جلیل شر شیعہ نے حتمی جواب نہ ملنے پر دوبارہ مجھ سے کنفرم کرنے کے لئے سوال پوچھا کہ **واقعاً آپ صحیح بات کر رہے ہیں؟**

اگر میرا جواب حتمی ہوتا تو میں پر اعتماد ہو کر اپنا دوٹوک مؤقف دے دیتا اور جلیل شر شیعہ کو بھی دوبارہ مجھ سے تصدیق کرنے کی ضرورت ہی محسوس ہی نہ ہوتی۔

(اس کے باوجود جلیل شر نے وڈیو بنا کر ڈھنڈورا پیٹا کہ اس روایت کے حاشیہ کی وجہ سے ممتاز نے روایت کو زبردستی صحیح کہہ دیا ہے)

اس کے علاوہ یہ بھی غور طلب ہے کہ اگر یہ روایت ضعیف ہوتی تو بعد کے شیعہ محققین نے راوی کے صرف نام کی تصحیح کیوں کی اور اس کا ضعیف ہونا کیوں بیان نہیں کیا؟ اگر راوی مجہول ہوتا تو نام کی تصحیح کس بنیاد پر کی گئی؟
اس کے احوال نامعلوم ہوتے تو نام کی درستگی کرنے کی کوئی تُک ہی نہیں بنتی کیونکہ جس راوی کا اسماء الرجال میں نام و نشان ہی نہ ہو اس کے اصل نام کے متعلق شیعہ محققین کیسے جان سکتے ہیں کہ صحیح نام ابن طریف نہیں بلکہ ابن ظریف ہے۔؟ یہ تمام نکات اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ راوی ابن ظریف کے احوال اسماء الرجال میں تفصیل سے مذکور ہیں۔(اس راوی کی توثیق پر شیعہ اسماء الرجال کے اسکینز ملاحظہ فرمائیں۔)

شیعہ ایڈمن جلیل شر صاحب کو پرسنل میں مجھ سے سوال جواب کی ضرورت کیوں پیش آئی؟

قارئین! اس کا جواب بھی مشکل نہیں ہے۔جب شیعہ کے گروپ میں تمام حقائق اظہر من الشمس واضح ہونے لگے تو ظاہر ہے شیعیت کی عزت بچانے کے حیلے بہانے تو شیعہ حضرات کو ہی کرنے تھے۔

ہم آہ بھی بھریں تو ہو جاتے ہیں بدنام
وہ قتل بھی کر دیں تو چرچا نہیں ہوتا۔

وڈیو میں جلیل شر شیعہ نے بحار الانوار کا حاشیہ غلط پڑھا ہے۔(مولانا عدیل اہل سنت)

وڈیو بنا کر اہلسنت مناظرین پر جہالت کا الزام لگانے والے نے جو وڈیو بنائی ہے اس میں اس بندے نے حاشیہ غلط تلفظ سے پڑھ کر خود کو عربی قوائد و ضوابط سے جاہل ثابت کر دیا ہے۔

حاشیہ پڑھتے ہوئے اس بندے نے اَن الصحیحٌ ظریفٌ پڑھا ہے یعنی لفظ صحیح اور ظریف دونوں پر دو پیش (تنوین) سے پڑھا ہے۔ اس طرح پڑھنا عربی گرائمر قواعد کی سخت خلاف ورزی ہے کیونکہ لفظ الصحیح میں الف اور لام موجود ہے۔ یہ ایک عام قانون ہے کہ جب الف لام موجود ہو تو آخر میں اس لفظ پر تنوین نہیں آتی!

یعنی الصحیح لفظ کے شروع میں الف اور لام کی موجودگی سے آخر میں ح پر دو زبر، دو زیر اور دو پیش پڑھنا غلط ہے۔

جلیل شر شیعہ نے الصحیح لفظ پر زبر نہیں لگائی، کیونکہ اَنَ کا اسم منسوب ہوتا ہے اور اس کی خبر جو ہوتی ہے وہ مرفوع ہوتی ہے۔ اس لئے اَنَ کا اسم الصحیح بن رہا ہے تو اس کے ح پر زبر ہونی چاہئے تھی لیکن اس بندے نے دو پیش لگا کر پڑھا ہے جو غلط ہے۔

درست تلفظ یہ ہے۔ اَن الصحیح ظریفٌ۔

(١) قرب الاسناد : ٤٤ .
(٢) ذكرنا آنفاً أن الصحيح ظريف بالظاء المعجمة .
(٣) لقد قبض رسول الله غل .

میری طرف سے بیان کی گئی پوری تفصیل اور شیعہ گروپ میں میرے ٹرن ختم ہونے کا وقت اور جلیل شر صاحب سے پرسنل میں جوابات کے اسکرین شاٹ اگلے پیجز پر ملاحظہ فرمائیں۔

جو دوسروں کے لئے گڑھا کھودتا ہے وہ خود اسی میں گرتا ہے۔

شیعہ ایڈمن جلیل شر کے پرسنل میسجز میں مجھے شرمندہ کرنے کی کوششیں
شیعہ ایڈمن کے جوابات پر غور فرمائیں!
موصوف کو درست ترجمہ اور مفہوم کی ضرورت نہیں! دوسروں سے پوچھنا اور رہنمائی بھی شیعیت میں ممنوع ہے! جلیل شیعہ کا مقصد صرف میری عربی کی کمزوری کو آشکار کرنا تھا تاکہ مناظرہ گروپ میں شیعہ عالم کی عزت بچائی جاسکے۔ پیش کی گئی روایات، میرے دلائل اور استدلال میری تحقیق کا نتیجہ ہیں، میں عربی سے اپنا ترجمہ نہیں کرتا بلکہ سُنی و شیعہ علمائے کرام کے تراجم سے سے استفادہ حاصل کرتا ہوں، اور جلیل شیعہ کے نزدیک یہی میرا قصور ہے۔
ابو عزرائیل شیعہ
online
یہ وائس میں پڑھ کر سنادیں اور اس کا ترجمہ کردیں پلیز —
ذكرنا آنفا أن الصحيح ظريف بالظاء المعجمه
9:29 PM
You
جہاں تک میں سمجھ رہا ہوں۔ حاشیہ میں روایت کو صحیح کہا گیا ہے۔
واقعا آپ صحیح بات کر رہے ہیں؟
9:29 PM
میں نے روایت کے تمام نمبرز کو ہائی لائیٹ کیا ہے۔
9:29 PM
ابو عزرائیل شیعہ
online
This message was deleted 9:38 PM
You
ترجمہ بھیجتا ہوں۔
بھیجیے مت بلکہ آپ خود اپنی زبانی ترجمہ کیجیے وائس میں — بھائی دوسروں سے مت پوچھیے آپ مناظر اہلسنت ہیں تو آپ خود کیوں نہیں کر رہے ترجمہ؟
9:38 PM
آنلاین بھی بیٹھے ہوئے ہیں آپ تو، پھر کیوں نہیں کرتے ترجمہ وائس میں؟
کس سے پوچھ رہے ہیں؟
امید ہے جس سے پوچھیں گے تو ترجمہ میں آپ کی کذب بیانی ظاہر ہوجائے گی 😅
9:41 PM
کیا مطلب۔
میں اپنے آپ کو کچھ بھی نہیں سمجھتا۔
عربی کا عالم نہیں ہوں۔
10:17 PM
اپنی کم علمی کا اعتراف
ابو عزرائیل شیعہ
بھیجیے مت بلکہ آپ خود اپنی زبانی ترجمہ کیجیے وائس میں — بھائی دوسروں سے مت پوچھیے آپ مناظر اہلسنت ہیں تو آپ خود کیوں نہیں کر رہے ترجمہ؟
دوسروں سے پوچھنا کب سے ممنوع ہوگیا۔
یہ آپ کے ہاں ہوتا ہوگا۔ مجھے کسی سے بھی پوچھنے میں کوئی عار محسوس نہیں ہوتا۔
10:18 PM
ابو عزرائیل شیعہ
آنلاین بھی بیٹھے ہوئے ہیں آپ تو، پھر کیوں نہیں کرتے ترجمہ وائس میں؟
کس سے پوچھ رہے ہیں؟
گاؤں سے مہمان آئے ہیں
ان کے ساتھ کھانا کھا رہا ہوں
اپنی بدگمانی اپنے پاس رکھیں
10:19 PM
Forwarded
0:20
10:33 PM
You
جہاں تک میں سمجھ رہا ہوں۔ حاشیہ میں روایت کو صحیح کہا گیا ہے۔
بتائیے یہاں حاشیہ میں روایت کو کہاں پر صحیح کہا گیا ہے؟
9:30 PM
جلیل شیعہ نے مناظرہ گروپ میں جو وڈیو بنا کر کر بھیجی اس میں یہ میسجز جان بوجھ کر نہیں دکھائے، کیونکہ ان کا مقصد میری شخصیت کو مجروح کرنا تھا۔ اللہ کی قدرت دیکھیں! اپنی دانست میں خود کو عربی کا ماہر سمجھنے والا اپنی ہی وڈیو میں خود اسی حاشیہ کو بار بار غلط پڑھ کر دوسروں کو سناتا رہا۔
میں مہمانوں کے ساتھ مصروف ہوں
9:31 PM
فارغ ہوکر کال کرتا ہوں
9:31 PM
You
میں مہمانوں کے ساتھ مصروف ہوں
اوکے فارغ ہوجائیے پھر آپ حاشیہ نمبر ۲ کا عربی متن اور اس کا ترجمہ کیجیے گا
9:32 PM

شیعہ ایڈمن جلیل شر کے پرسنل میسیجز میں مجھے شرمندہ کرنے کی کوششیں

پرسنل میں شیعہ ایڈمن جلیل شر (ابوعذرائیل کی مذموم کوششوں کے بعد مناظرہ گروپ میں جاری گفتگو)

سید کرار حیدر زیدی شیعہ: اس ٹرن میں آپ نے نہ ہی میرے دعویٰ پر کوئی کلام کیا، نہ ہی نکتہ بہ نکتہ گفتگو کی۔ بس لفاظیوں میں لگے رہے ہیں۔ چلیں اب آپ کو سمجھاتے ہیں نکتہ بہ نکتہ گفتگو کیسے ہوتی ہے۔
میرے نزدیک جو درست ہے وہ بھی لکھ دیں اور جو غلط ہے وہ بھی لکھ دیں۔ کیوں کہ میرے میسج میں دونوں موجود ہیں۔

جعفر صادق: آپ کے تمام اہم اشکالات اور نکات پر دوٹوک جوابات دئے ہیں۔ آپ کے دعوی کے سامنے میرا جواب دعوی موجود ہے۔ آپ کی پانچ عبارات کا تفصیلی پوسٹ مارٹم کر دیا ہے۔ **کوئی اور دلیل ہو تو پیش کریں جس سے حدیث**

لانورث کے سمجھنے میں میرا غلط ہونا اور لاعلم ہونا ثابت ہوسکے۔ * مدعی آپ ہو۔ دعوی بھی آپ کا ہے۔ دلیل سے دعوی ثابت کرنا بھی آپ کا ذمہ ہے۔*

مجھے الہام نہیں ہوتا کہ آپ کے نزدیک کونسا ترجمہ درست ہے۔ صحیح بخاری کا ترجمہ بھی آپ نے لکھا ہے۔ بظاہر دونوں تراجم سے ایک مفہوم ظاہر ہوتا ہے۔ لفظوں کے کھلاڑی آپ ہیں۔۔مجھے مفہوم سے دلچسپی ہوتی ہے۔

سید کرار حیدر زیدی شیعہ: جی محترم یہ ابھی کلیئر کر لیتے ہیں کہ کس نے دوٹوک جواب دیے اور کس نے تفصیلی پوسٹ مارٹم کیا۔ آپ کے تمام بہتانات خیانت کاریاں موجود ہیں فکر نہ کریں۔ آپ نے میسیج کیا ہے، جو صراحتاً جھوٹ پر مبنی ہے اور مجھ پر بہتان عظیم ہے۔ 👇

اب میرے نزدیک جو 👈 غلط ترجمہ 👉 ہے وہ لکھ دیں۔
چلیں ٹھیک ہوگیا۔ آپ کے نزدیک یہ ترجمہ غلط ہے۔
👈 اب آپ بحیثیت مدعی اپنی دلیل کے مطابق اس حدیث کا مکمل اردو ترجمہ بیان کریں گے جو آپ کے نزدیک درست ترجمہ ہے۔ اس کے بعد ہم ہم اس ترجمے کی روشنی میں گفتگو کریں گے۔

آپ کا مجھ پر بہتان 👆

جعفر صادق: میری خیانتیں موجود ہیں تو ان کے اسکرین شاٹ پیش کرنے میں کیا قباحت ہے۔ اس سے تو آپ کی پوزیشن مضبوط ہو گی۔ ویسے تو سب ممبرز آپ کا حال دیکھ رہے ہیں۔ آپ نے خود اوپر صحیح بخاری کا ہائی لائیٹ کیا ہوا اسکین رکھ کر درست ترجمہ رکھنے کا مطالبہ کیا ہے۔

اگر اسکین میں کئے گئے ترجمے سے متفق ہیں تو درست ترجمہ کا مطالبہ کیوں کیا ہے۔
پھر آگے آپ نے *فھو* کے متعلق پوچھتے ہوئے دو مختلف جملے بھی لکھ کر درست ترجمہ کا پوچھا ہے۔ اس سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ آپ اس ترجمہ سے متفق نہیں ہیں۔ آپ کی طرف سے درست ترجمہ کے مطالبے کا اسکرین شاٹ دیکھ لیں۔

شیعہ مناظر کی لاعلمی:
حدیث لانورث میں لفظ "فھو" دکھانے کا مطالبہ اور منہ توڑ جواب

اب سمجھا آپ کو شاید *فھو* والی حدیث درکار ہے۔ لفظوں کی دنیا میں رہنے والوں کا یہی حال ہوتا ہے۔ مفہوم کی طرف دھیان ہی نہیں جاتا۔
بحر حال میں صحیح بخاری اور صحیح مسلم سے آپ کے پسندیدہ الفاظ بھی دکھا دیتا ہوں۔
👇👇👇👇

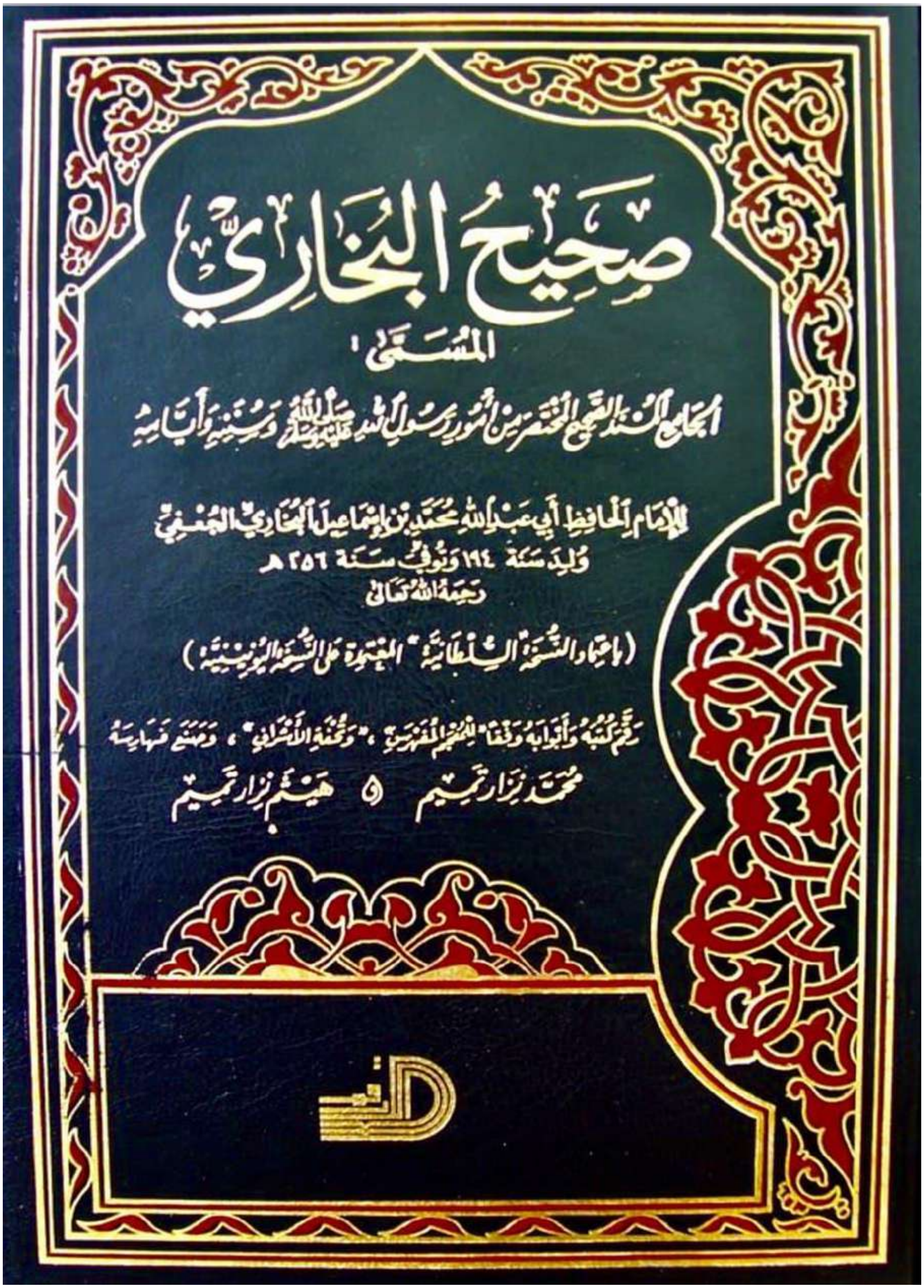
صحيح البخاري
المسمى
الجامع المسند الصحيح المختصر من أمور رسول الله صلى الله عليه وسلم وسننه وأيامه
للإمام الحافظ أبي عبد الله محمد بن إسماعيل البخاري الجعفي
ولد سنة ١٩٤ وتوفي سنة ٢٥٦ هـ
رحمه الله تعالى
(باعتماد النسخة "السلطانية" المعتمدة على النسخة اليونينية)
رقم كتبه وأبوابه وفقا "للمعجم المفهرس"، "وتحفة الأشراف"، وصنع فهارسه
محمد نزار تميم و هيثم نزار تميم

رضی اللہ عنہ و ارضاہ۔

١٢- بَابُ مَنَاقِبِ قَرَابَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَمَنْقَبَةِ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا بِنْتِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ))

باب حضرت رسول کریم ﷺ کے رشتہ داروں کے فضائل اور حضرت فاطمہ بنت النبی ﷺ کے فضائل کا بیان اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا جنت کی عورتوں کی سردار ہیں

آپ کی والدہ ماجدہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا ہیں۔ رمضان ۲ ہجری میں ان کا نکاح حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہوا۔ ذی الحجہ میں رخصتی عمل میں آئی۔ حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہما آپ ہی کے بطن مبارک سے پیدا ہوئے۔ ۲۸ سال کی عمر میں آنحضرت ﷺ کی وفات کے چھ ماہ بعد آپ نے انتقال فرمایا' رضی اللہ عنہا وارضاہا۔

حافظ رحمہ اللہ نے کہا کہ باب کا مطلب اسی فقرہ (قرابت) سے نکلتا ہے اور یہاں قرابت والوں سے عبدالمطلب کی اولاد مراد ہے۔ مرد ہوں یا عورتیں جنہوں نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا یا آپ کی صحبت میں رہے جیسے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ان کی اولاد' حضرت حسن رضی اللہ عنہ' حضرت حسین رضی اللہ عنہ' حضرت محسن رضی اللہ عنہ' حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا' ان کی صاحبزادی ام کلثوم رضی اللہ عنہا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بیوی تھیں۔ حضرت جعفر اور ان کی اولاد عبداللہ اور عون اور محمد۔ کہتے ہیں ایک بیٹا اور بھی تھا احمد۔ عقیل اور ان کی اولاد مسلم بن عقیل' ام ہانی' حضرت علی کی بہن ان کی اولاد۔ حمزہ بن عبدالمطلب ان کی اولاد یعلیٰ' عمرہ' امامہ۔ عباس بن عبدالمطلب' ان کے بیٹے فضل' عبداللہ' قثم' عبیداللہ' حارث' سعید' عبدالرحمٰن' کثیر' عون۔ تمام ان کی بیٹیاں ام حبیبہ' آمنہ' صفیہ۔ ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب' ان کی اولاد جعفر' نوفل' ان کے بیٹے مغیرہ' حارث۔ عبدالمطلب کی بیٹیاں ثقیلہ' امیمہ' اروی' صفیہ' یہ سب لوگ اور ان کی اولاد قیامت تک آنحضرت ﷺ کی قرابت والوں میں داخل ہیں (وحیدی)

٣٧١١- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ : حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا ((أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلاَمُ أَرْسَلَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا مِنَ النَّبِيِّ ﷺ فِيمَا أَفَاءَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ ﷺ تَطْلُبُ صَدَقَةَ النَّبِيِّ ﷺ الَّتِي بِالْمَدِينَةِ وَفَدَكَ، وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ)). [راجع: ٣٠٩٢]

(۳۷۱۱) ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا' کہا ہم کو شعیب نے خبر دی' ان سے زہری نے بیان کیا' کہا ہم سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے یہاں اپنا آدمی بھیج کر نبی کریم ﷺ سے ملنے والی میراث کا مطالبہ کیا جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو فے کی صورت میں دی تھی۔ یعنی آپ کا مطالبہ مدینہ کی اس جائداد کے بارے میں تھا جس کی آمدن سے آنحضرت ﷺ مصارف خیر میں خرچ کرتے تھے اور اسی طرح فدک کی جائداد اور خیبر کے خمس کا بھی مطالبہ کیا۔

٣٧١٢- فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ: ((إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لاَ نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ، إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ مِنْ هَذَا

(۳۷۱۲) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضور ﷺ خود فرما گئے ہیں کہ ہماری میراث نہیں ہوتی۔ ہم (انبیاء) جو کچھ چھوڑ جاتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے اور یہ کہ آل محمد کے اخراجات اسی مال میں سے پورے کئے

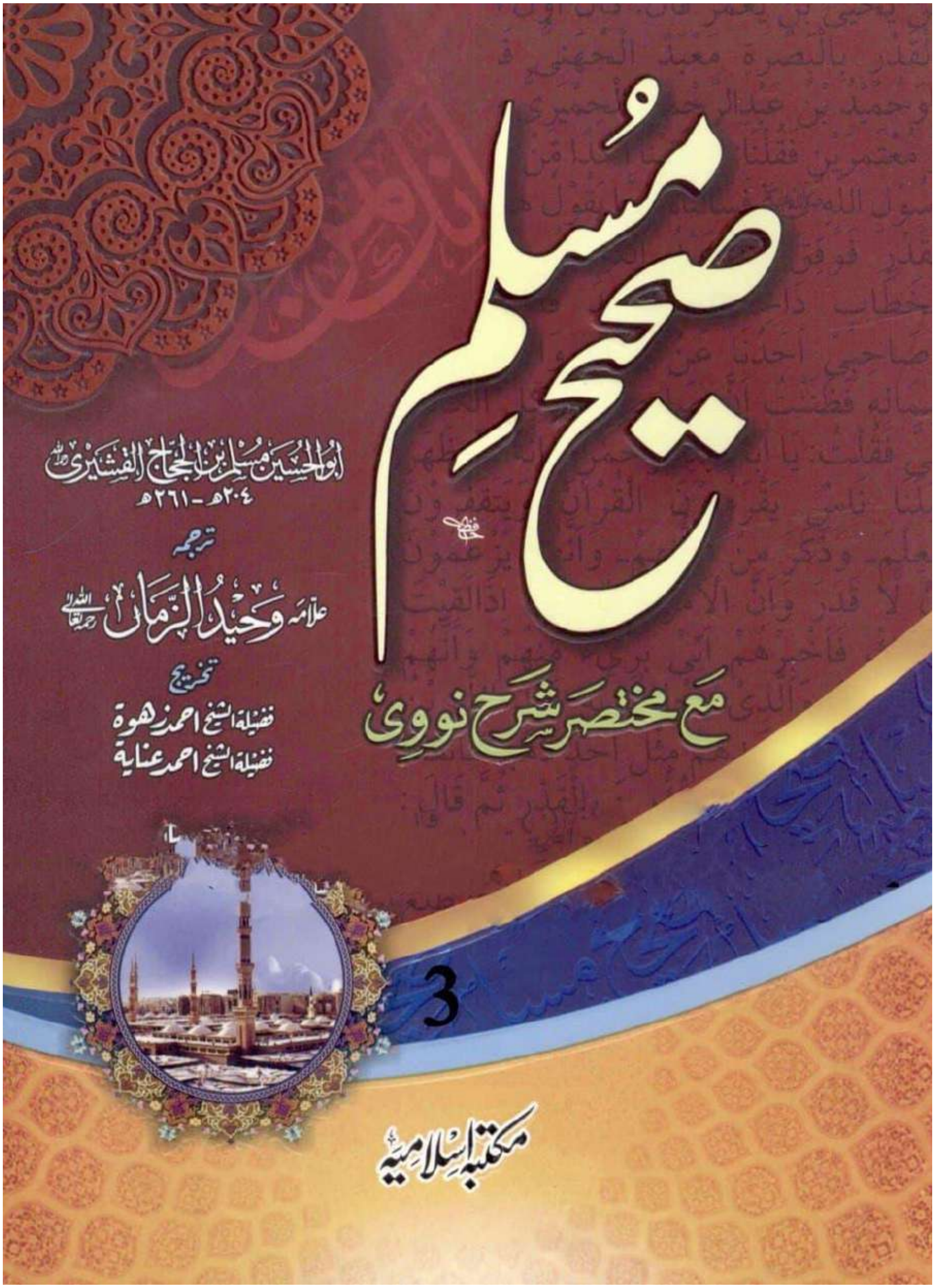
صحیح مسلم
ابو الحسین مسلم بن الحجاج القشیری
٢٠٤ھ - ٢٦١ھ
ترجمہ
علامہ وحید الزمان
تخریج
فضیلۃ الشیخ احمد زھوۃ
فضیلۃ الشیخ احمد عنایۃ
مع مختصر شرح نووی
3
مکتبہ اسلامیہ

بَقِيَ مِنْهُ مَجْعَلَ مَالِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ.

[راجع:٤٥٧٧]

○ ○ ○ ○

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: ((لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ)) .

باب: رسول اللہ ﷺ کا قول کہ جو مال ہم چھوڑ جائیں اسکا کوئی وارث نہیں بلکہ وہ صدقہ ہوتا ہے۔

(٤٥٧٩) عَنْ عَائِشَةَ ؓ اَنَّهَا قَالَتْ: اِنَّ اَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ حِيْنَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَرَدْنَ اَنْ يَّبْعَثْنَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ ؓ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ ؓ فَيَسْاَلْنَهٗ مِيْرَاثَهُنَّ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ عَائِشَةُ ؓ لَهُنَّ اَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا نُوْرَثُ مَاتَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ)).

[بخاری: ٦٧٣٠؛ ابو داود: ٢٩٧٧]

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ ؓ سے روایت ہے جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو آپ ﷺ کی بیویوں نے حضرت عثمان ؓ کو حضرت ابوبکر ؓ کے پاس بھیجنا چاہا اپنا ترکہ مانگنے کے لیے رسول اللہ ﷺ کے مال سے' حضرت عائشہ ؓ نے کہا ان سے' کیا جناب رسول اللہ ﷺ نے نہیں فرمایا کہ ''ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٤٥٨٠) عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ فَاطِمَةَ ؓ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَرْسَلَتْ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ ؓ تَسْاَلُهٗ مِيْرَاثَهَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بِالْمَدِيْنَةِ وَفَدَكٍ وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ ؓ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ اِنَّمَا يَاْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ فِي هٰذَا الْمَالِ)) وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ لَا اُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَنْ حَالِهَا الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهَا فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَاَعْمَلَنَّ فِيْهَا بِمَا عَمِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاَبٰى اَبُوْ بَكْرٍ ؓ اَنْ يَّدْفَعَ اِلٰى فَاطِمَةَ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهَا شَيْئًا فَوَجَدَتْ فَاطِمَةُ ؓ عَلٰى اَبِيْ بَكْرٍ ؓ فِيْ ذٰلِكَ قَالَ: فَهَجَرَتْهُ فَلَمْ تُكَلِّمْهُ حَتّٰى تُوُفِّيَتْ وَعَاشَتْ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سِتَّةَ اَشْهُرٍ فَلَمَّا تُوُفِّيَتْ

ام المومنین حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے' حضرت فاطمہ زہرا ؓ رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی نے حضرت ابوبکر صدیق ؓ کے پاس کسی کو بھیجا اپنا ترکہ مانگنے کو رسول اللہ ﷺ کے ان مالوں میں سے جو اللہ تعالیٰ نے دیئے آپ ﷺ کو مدینہ میں اور فدک میں اور جو کچھ بچتا تھا خیبر کے خمس میں سے۔ حضرت ابوبکر ؓ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا اور جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے اور حضرت محمد ﷺ کی اولاد اسی مال میں سے کھائے گی۔'' اور میں تو قسم اللہ کی رسول اللہ ﷺ کے صدقہ کو کچھ بھی نہیں بدلوں گا اس حال سے جیسے رسول اللہ ﷺ کے زمانۂ مبارک میں تھا اور میں اس میں وہی کام کروں گا جو جناب رسول اللہ ﷺ کرتے تھے۔ غرضیکہ حضرت ابوبکر ؓ نے انکار کیا حضرت فاطمہ ؓ کو کچھ دینے سے۔ اور حضرت فاطمہ ؓ کو غصہ آیا، انہوں نے حضرت ابوبکر ؓ سے ملاقات چھوڑ دی اور بات نہ کی یہاں تک کہ وفات ہوئی ان کی (نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: یہ ترک ملاقات وہ ترک نہیں جو شرع میں حرام ہے اور وہ یہ ہے کہ ملاقات کے وقت سلام نہ کرے یا سلام کا جواب نہ دے) اور وہ رسول اللہ ﷺ کے بعد صرف چھ مہینہ زندہ رہیں۔ (بعض نے کہا: آٹھ مہینے یا تین مہینے یا دو

کوئی بہتان آپ پر نہیں لگایا۔ یہ کام آپ کا ہے۔

غضب خدا کا اہل تشیع کے دعوی میں براہ راست نام لکھ کر مجھ پر بہتان تراشی کی گئی ہے۔

اب پورا دن گذر گیا۔۔ ثابت آپ نے کچھ بھی نہیں کیا۔ الٹا مجھے دلیل دینے کا کہتے رہے ہیں۔

میں جب مدعی بنا تو دلائل سے اپنا موٗقف ثابت کروں گا۔ فی الوقت اپنی تائید میں سنی و شیعہ کتب سے چند اسکینز رکھے ہیں۔ تا کہ جب ہماری گفتگو پی ڈی ایف میں محفوظ ہو تو عوام کو کچھ علمی دلائل اور اسکینز بھی مل سکیں۔

میرا مقصد دین کی خدمت کرنا ہے تا کہ زیادہ سے زیادہ لوگ مستفید ہو سکیں۔

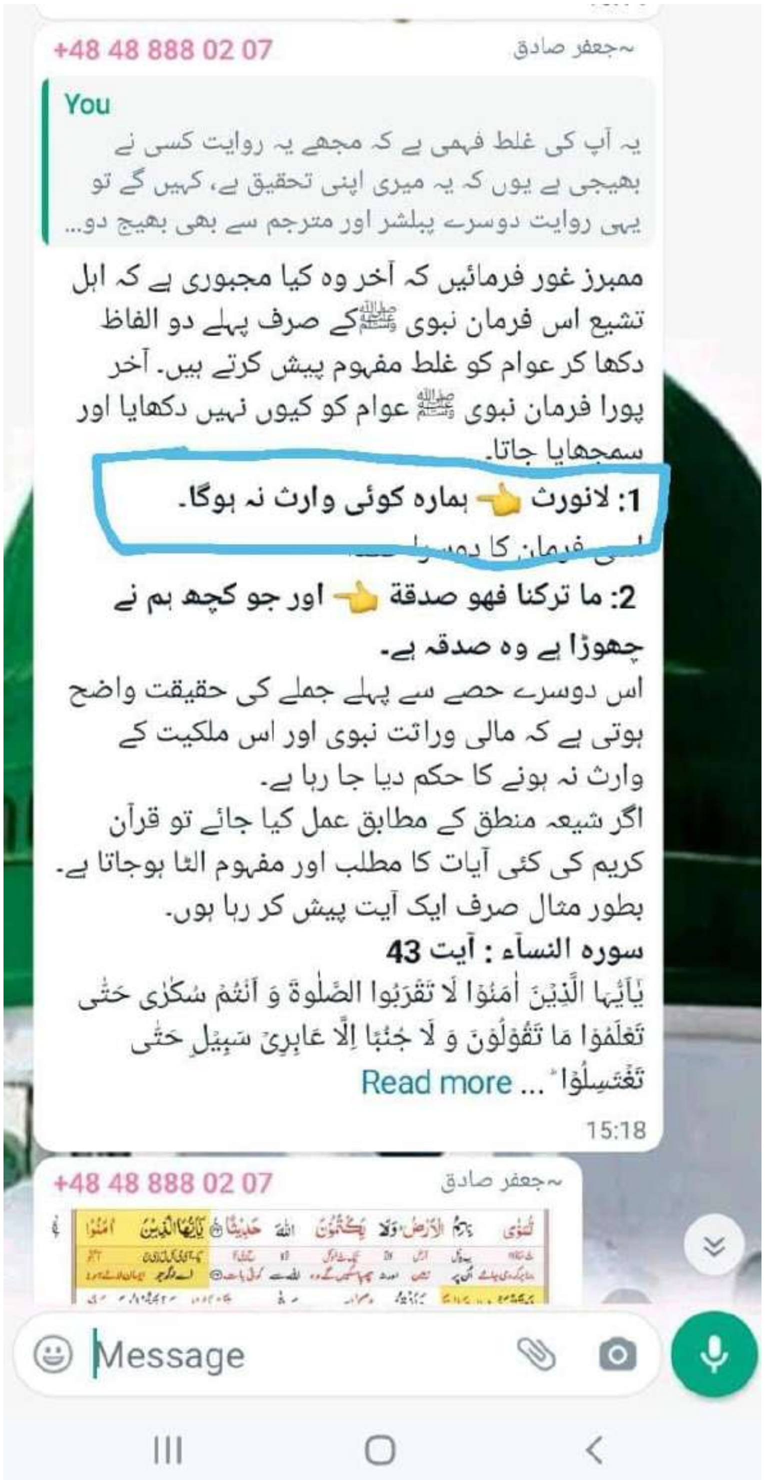

سید کرار حیدر زیدی شیعہ: آپ کو اب بھی سمجھ نہیں آیا آپ نے مجھ پر کیا بہتان لگایا اور اس بہتان کی بنیاد پر مجھ سے نئے ترجمے کا مطالبہ بھی کر دیا؟؟؟ آپ کو واقعی سمجھ نہیں آیا میں نے کس ترجمے پر اعتراض اٹھایا تھا؟

آپ نے جو تراجم صحیح مسلم اور صحیح بخاری سے بھیجے اس میں یہی ترجمہ لکھا ہے کہ ہمارا کوئی وارث نہ ہو گا؟ یا کچھ اور ترجمہ لکھا ہے؟؟؟ چیک کریں اور بتائیں

جعفر صادق: *پہیلیاں کیوں بجھوا رہے ہیں۔ **سیدھا سیدھا لکھ دیں کہ یہ درست ترجمہ ہے اور یہ میری طرف سے غلط ترجمہ ہے۔ اس میں کتنی دیر لگتی ہے۔***

👈 ویسے بھی میرا مکمل دھیان مفہوم پر ہے۔ الفاظ کے غلام آپ ہوں گے۔ مجھے مفہوم عزیز ہے۔

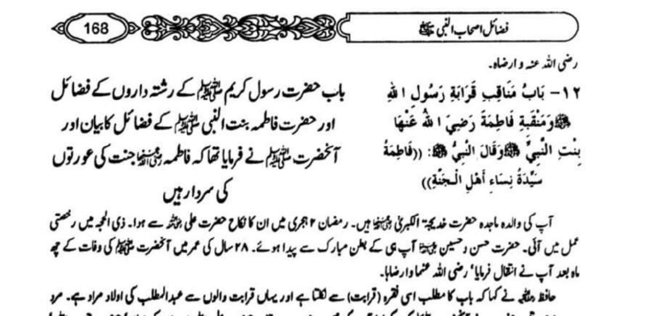
168 فضائل اصحاب النبی ﷺ

رضی اللہ عنہ و ارضاہ۔

۱۲- بَابُ مَنَاقِبِ قَرَابَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَمَنْقَبَةِ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا بِنْتِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ))

باب حضرت رسول کریم ﷺ کے رشتہ داروں کے فضائل اور حضرت فاطمہ بنت النبی ﷺ کے فضائل کا بیان اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا جنت کی عورتوں کی سردار ہیں

آپ کی والدہ ماجدہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا ہیں۔ رمضان ۲ ہجری میں ان کا نکاح حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہوا۔ ذی الحجہ میں رخصتی عمل میں آئی۔ حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہما آپ ہی کے بطن مبارک سے پیدا ہوئے۔ ۲۸ سال کی عمر میں آنحضرت ﷺ کی وفات کے چھ ماہ بعد آپ نے انتقال فرمایا' رضی اللہ عنہا وارضاہا۔

حافظ رحمہ اللہ نے کہا کہ باب کا مطلب اسی فقرہ (قرابت) سے نکلتا ہے اور یہاں قرابت والوں سے عبدالمطلب کی اولاد مراد ہے۔ مرد ہوں یا عورتیں جنہوں نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا یا آپ کی صحبت میں رہے جیسے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ان کی اولاد' حضرت حسن رضی اللہ عنہ' حضرت حسین رضی اللہ عنہ' حضرت محسن رضی اللہ عنہ' حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا' ان کی صاحبزادی ام کلثوم رضی اللہ عنہا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بیوی تھیں۔ حضرت جعفر اور ان کی اولاد عبداللہ اور عون اور محمد۔ کہتے ہیں ایک بیٹا اور بھی تھا احمد۔ عقیل اور ان کی اولاد مسلم بن عقیل' ام ہانی' حضرت علی کی بہن ان کی اولاد۔ حمزہ بن عبدالمطلب ان کی اولاد یعلیٰ' عمرہ' امامہ۔ عباس بن عبدالمطلب' ان کے بیٹے فضل' عبداللہ' قثم' عبیداللہ' حارث' سعید' عبدالرحمٰن' کثیر' عون۔ تمام ان کی بیٹیاں ام حبیبہ' آمنہ' صفیہ۔ ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب' ان کی اولاد جعفر' نوفل' ان کے بیٹے مغیرہ' حارث۔ عبدالمطلب کی بیٹیاں شتیلہ' امیمہ' اروی' صفیہ' یہ سب لوگ اور ان کی اولاد قیامت تک آنحضرت ﷺ کی قرابت والوں میں داخل ہیں (وحیدی)

۳۷۱۱- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا ((أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلاَمُ أَرْسَلَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا مِنَ النَّبِيِّ ﷺ فِيمَا أَفَاءَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ ﷺ تَطْلُبُ صَدَقَةَ النَّبِيِّ ﷺ الَّتِي بِالْمَدِينَةِ وَفَدَكَ، وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ)). [راجع: ۳۰۹۲]

(۳۷۱۱) ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا' کہا ہم کو شعیب نے خبر دی' ان سے زہری نے بیان کیا' کہا ہم سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے یہاں اپنا آدمی بھیج کر نبی کریم ﷺ سے ملنے والی میراث کا مطالبہ کیا جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو فے کی صورت میں دی تھی۔ یعنی آپ کا مطالبہ مدینہ کی اس جائداد کے بارے میں تھا جس کی آمدن سے آنحضرت ﷺ مصارف خیر میں خرچ کرتے تھے اور اسی طرح فدک کی جائداد اور خیبر کے خمس کا بھی مطالبہ کیا۔

۳۷۱۲- فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ: ((إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لاَ نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ، إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ مِنْ هَذَا

(۳۷۱۲) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضور ﷺ خود فرما گئے ہیں کہ ہماری میراث نہیں ہوتی۔ ہم (انبیاء) جو کچھ چھوڑ جاتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے اور یہ کہ آل محمد کے اخراجات اسی مال میں سے پورے کئے

ترجمہ ☜ ہماری میراث نہیں ہوتی۔
وہی مفہوم نکلتا ہے۔ جب میراث ہی نہ ہو تو وراثت بھی نہیں ہوگی۔ سب صدقہ ہوگا۔

31 کتاب الجهاد والسير

بَقِيَ مِنْهُ مَجْعَلَ مَالِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ.

[راجع: ٤٥٧٧]

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: ((لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ)).

باب: رسول اللہ ﷺ کا قول کہ جو مال ہم چھوڑ جائیں اسکا کوئی وارث نہیں بلکہ وہ صدقہ ہوتا ہے۔

(٤٥٧٩) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّهَا قَالَتْ: إِنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ حِيْنَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَرَدْنَ أَنْ يَبْعَثْنَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رضي الله عنه إِلٰى أَبِيْ بَكْرٍ رضي الله عنه فَيَسْأَلْنَهُ مِيْرَاثَهُنَّ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ عَائِشَةُ رضي الله عنها لَهُنَّ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ)).

[بخاری: ٦٧٣٠؛ ابو داود: ٢٩٧٧]

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو آپ ﷺ کی بیویوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجنا چاہا اپنا ترکہ مانگنے کے لیے رسول اللہ ﷺ کے مال سے' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا ان سے' کیا جناب رسول اللہ ﷺ نے نہیں فرمایا کہ ''ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔''

(٤٥٨٠) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ رضي الله عنها بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَرْسَلَتْ إِلٰى أَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رضي الله عنه تَسْأَلُهُ مِيْرَاثَهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِمَّا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بِالْمَدِيْنَةِ وَفَدَكٍ وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ رضي الله عنه: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ فِيْ هٰذَا الْمَالِ)) وَإِنِّيْ وَاللّٰهِ لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَنْ حَالِهَا الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهَا فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَأَعْمَلَنَّ فِيْهَا بِمَا عَمِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَأَبٰى أَبُوْ بَكْرٍ رضي الله عنه أَنْ يَدْفَعَ إِلٰى فَاطِمَةَ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهَا شَيْئًا فَوَجَدَتْ فَاطِمَةُ رضي الله عنها عَلٰى أَبِيْ بَكْرٍ رضي الله عنه فِيْ ذٰلِكَ قَالَ: فَهَجَرَتْهُ فَلَمْ تُكَلِّمْهُ حَتّٰى تُوُفِّيَتْ وَعَاشَتْ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سِتَّةَ أَشْهُرٍ فَلَمَّا تُوُفِّيَتْ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس کسی کو بھیجا اپنا ترکہ مانگنے کو رسول اللہ ﷺ کے ان مالوں میں سے جو اللہ تعالیٰ نے دیئے آپ ﷺ کو مدینہ میں اور فدک میں اور جو کچھ بچتا تھا خیبر کے خمس میں سے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا اور جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے اور حضرت محمد ﷺ کی اولاد اسی مال میں سے کھائے گی۔'' اور میں تو قسم اللہ کی رسول اللہ ﷺ کے صدقہ کو کچھ بھی نہیں بدلوں گا اس حال سے جیسے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں تھا اور میں اس میں وہی کام کروں گا جو جناب رسول اللہ ﷺ کرتے تھے۔ غرضیکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انکار کیا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو کچھ دینے سے۔ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو غصہ آیا' انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ملاقات چھوڑ دی اور بات نہ کی یہاں تک کہ وفات ہوئی ان کی (نووی رحمہ اللہ نے کہا: یہ ترک ملاقات وہ ترک نہیں جو شرع میں حرام ہے اور وہ یہ ہے کہ ملاقات کے وقت سلام نہ کرے یا سلام کا جواب نہ دے) اور وہ رسول اللہ ﷺ کے بعد صرف چھ مہینہ زندہ رہیں۔ (بعض نے کہا: آٹھ مہینے یا تین مہینے یا دو

اس ترجمہ میں ☜ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوگا۔
وہی مفہوم نکلتا ہے کہ وراثت صدقہ ہی ہوگی۔

آپ کے ساتھ کوئی دماغی مسئلہ ہے۔ معذرت کے ساتھ۔ اس سے زیادہ نرم الفاظ میرے پاس نہیں ہیں۔ میری باتیں سمجھ نہیں آرہیں اور اپنی باتیں صاف صاف سمجھانا نہیں چاہتے۔ آپ الفاظوں کے چکر سے باہر نکلیں تاکہ ھدایت نصیب ہو۔

سید کرار حیدر زیدی شیعہ: چلیں یہ بھی دیکھ لیتے ہیں آپ کتنا مفہوم شناس ہیں۔

1- اللہ تعالیٰ احد ہے وہ نہ کسی کا باپ ہے نہ کسی کا بیٹا۔

2- اللہ تعالیٰ احد نہیں ہے، وہ نہ کسی کا باپ ہے نہ کسی کا بیٹا۔

کیا دونوں کا مفہوم ایک ہے؟ اگر نہیں تو فرق کیا ہے؟

نبی ﷺ کا ورثہ سب صدقہ ہے؟ مطلب وارث پر کچھ خرچ نہیں کیا جاسکتا؟ یا کچھ حصہ ہے جو وراثت نبوی ﷺ میں سے صدقہ ہے؟ وضاحت کریں

جعفر صادق: پہلی عبارت درست ہے کہ اللہ تعالیٰ احد ہے وہ نہ کسی کا باپ ہے نہ کسی کا بیٹا۔

دوسری بات شرک کے ذمرے میں آتی ہے۔

دوسرے سوال کا جواب: مال فئے کے جو حصے تھے ان میں عزیز و اقارب کا حصہ بھی ہے۔ دور نبوی ﷺ سے خلفائے راشدین تک نبوی طریقے کے مطابق اس کا حصہ تقسیم کیا جاتا رہا۔

اب آپ دعوی اور پانچ عبارات پر گفتگو مکمل کر چکے ہیں۔ میرا خیال ہے گفتگو کا اختتام کرتے ہیں۔ مزید کچھ بھی آپ کے پاس نہیں ہے۔ گروپ اوپن کر سکتے ہیں۔ تاکہ ممبرز تبصرے کر سکیں۔ یہ میری تجویز ہے۔ آگے آپ جو مرضی۔

سید کرار حیدر زیدی شیعہ: اب مفہوم تبدیل ہو گیا آپ کا؟ جب سارا دن سمجھاتا رہا کہ

1- انبیاء کے وارث ہوتے ہیں، وہ جو کچھ چھوڑیں صدقہ ہے۔

2- انبیاء کا کوئی وارث نہیں ہوتا، وہ جو کچھ چھوڑیں صدقہ ہے۔

ان دونوں باتوں میں تناقض اور تضاد ہے تو آپ ان دونوں باتوں کا مفہوم ایک بناتے رہے۔ یعنی مفہوم اپنی مرضی سے بنانا ہے, کوئی کلیہ قانون نہیں ہے۔

آپ نے خمس کی بات ہے۔ میرا سوال وراثت انبیاء سے متعلق ہے۔ لہذا اسی تناظر میں جواب دیں۔

نبی کا ورثہ سب صدقہ ہے؟ مطلب وارث پر کچھ خرچ نہیں کیا جا سکتا؟ یا کچھ حصہ ہے جو وراثت نبوی میں سے صدقہ ہے؟ وضاحت کریں۔

یہ فیصلہ آپ نہ کریں کہ میں نے اپنے دعویٰ پر گفتگو مکمل کر لی ہے یا نہیں۔ میرے پاس مزید کچھ ہے یا نہیں۔ یہاں آپ کا مفہوم کام نہیں آئے گا، میرا فیصلہ مجھے کرنے دیں۔

جعفر صادق: آپ کے ساتھ واقعی کوئی دماغی مسئلہ ہے۔ پورا دن دماغ کی دہی بنا دی ہے۔ اب آپ ایک اور نئی کہانی سنا کر مجھے کہہ رہے ہیں کہ پورا دن یہ سمجھا رہا تھا۔ آپ کو علاج کی سخت ضرورت ہے۔ ممبرز کو شیعہ مناظر کی پانچ عبارات اور ابھی کی دو عبارات دکھاتا ہوں۔ ابھی کی دو عبارات کا ان پانچ عبارات میں کسی ایک سے بھی مماثلت ہے تو مجھے پرسنل میں بتا دیں۔

پہلے آپ یہ دو عبارات اور اوپر پانچ عبارات میں مماثلت دکھائیں تو آپ کو صحیح الدماغ تسلیم کیا جائے۔

مزید گفتگو اس کے بعد کروں گا۔

وراثت میں کچھ زمین صدقہ بھی کی گئی ہے۔ میں اس زمین کے متعلق بتا رہا ہوں کہ دور نبوی کی طرح خلفائے راشدین میں بھی اس کی آمدنی اسی طرح خرچ کی جاتی رہی۔ اس میں سیرت نبی کے مطابق عزیز و اقارب کو بھی حصہ ملتا رہا۔ اس کے علاوہ کوئی ورثہ نہ تھا جس کا حصہ دیا جاتا۔

اب تو تمام ممبرز فیصلہ کریں گے کہ آپ سے آگے گفتگو کیوں کی جائے جبکہ آپ کو یہ نہیں پتہ کہ پورا دن مجھ سے کن عبارات پر گفتگو کرتے رہے اور ابھی یہ دو نئی عبارات رکھ کر آپ کیا ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ دوسرے ایڈمنز بھی مشورہ دیں کہ شیعہ مناظر سے گفتگو کرنا ٹھیک رہے گا یا نہیں۔ معذرت کے ساتھ۔ مجھے ان کی ذہنی حالت ٹھیک نہیں لگ رہی۔ کبھی کچھ کہتے ہیں تو کبھی کچھ کہتے ہیں۔

سید کرار حیدر زیدی شیعہ: جسے آپ نئی کہانی سمجھ رہے ہیں، وہ پانچ نکات میں سے پہلا اور تیسرا نکتہ ہی ہیں، جس پر سارا دن بحث ہوئی۔ اب اس میں آپ کے اپنے دماغ کا خلل ہے کہ جہاں تعارض و تناقض تھا وہاں آپ کی مفہوم شناسی نے اسے ہم معنی و مترادف بنا دیا۔ اور جہاں ہم معنی بات ہے اس میں آپ فرق اور نئی بات سمجھ رہے ہیں۔ خود نشان لگا کر بھی آپ کو سمجھ نہیں آیا؟ حیرت ہے آپ کی ذہنی حالت پر۔ خیر میں دکھاتا ہوں مماثلت

پانچ نکات میں سے پہلا نکتہ

* انبیاء کے کوئی وارث نہیں ہوتے لہٰذا انبیاء جو وراثت چھوڑ جاتے ہیں وہ صدقہ ہو جاتی ہے *

موجودہ نکتہ دوم جسے آپ نیا سمجھ رہے ☜

* انبیاء کا کوئی وارث نہیں ہوتا، وہ جو کچھ چھوڑیں صدقہ ہے *

دونوں باتوں کا مفہوم ایک ہی ہے، مفہوم شناس صاحب، اگر کوئی تضاد ہے تو نشان دہی کریں۔

پانچ نکات میں سے تیسرا نکتہ

* انبیاء کے وارث ہوتے ہیں لیکن انبیاء جو وراثت چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتی ہے لہٰذا ورثاء کو نہیں مل سکتی *

موجودہ پوائنٹس کا پہلا نکتہ ☜

* انبیاء کے وارث ہوتے ہیں، وہ جو کچھ چھوڑیں صدقہ ہے *

دیکھ لیجئے مفہوم یہاں بھی ایک ہی ہے کوئی فرق نہیں۔ محترم وہ خمس ہی تھا جو نبی کریم ﷺ اور حکمران وقت آل رسول کو دیتے تھے۔ میں اس کی وضاحت پوچھ رہا ہوں۔ آپ نے کہا سب صدقہ ہے۔ یعنی وراثت نبوی میں سے کچھ ورثاء پر خرچ نہیں ہو سکتا؟؟ ثابت کیجیے دو نئی عبارات، پانچ نکات کی پہلی اور تیسری آپشن سے مختلف ہیں

جعفر صادق: میں دوبارہ دیکھ رہا ہوں۔ واقعی دماغ گھما دیا ہے۔ صبر کریں۔

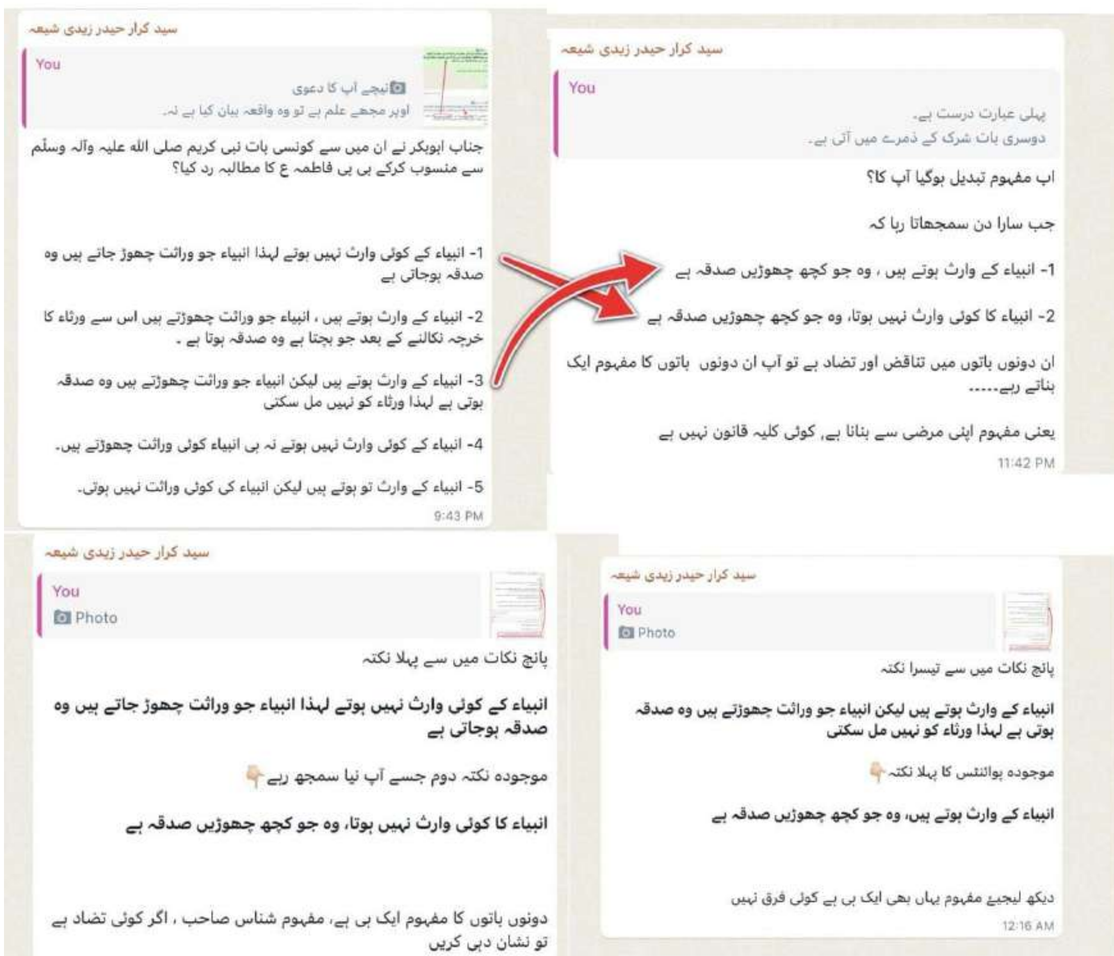

اب جاکے آپ کی دونوں عبارات سمجھاہوں۔ آپ درست ہیں۔ دونوں عبارات پہلی پانچ عبارات میں شامل ہیں۔ مجھے لگا کوئی نئ کہانی شروع کر دی ہے۔ معذرت۔ آپ کی دماغی حالت درست ہے۔

گفتگو کا سلسلہ جاری رکھتے ہیں۔

وضاحت کریں کہ میرا مفہوم کہاں تبدیل ہوا ہے۔

لا نورث ما ترکنا فھو صدقة

ہماراکوئی وارث نہ ہو گا اور جو کچھ ہم نے چھوڑا ہے وہ صدقہ ہے

یہ میرا موقف نہیں فرمان رسول ﷺ ہی یہی ہے۔

ترتیب الٹ پلٹ تھی۔ آپ درست ہیں۔ جب تک مجھے آپ کا جواب سمجھ نہ آئے میں کیسے اس پر گفتگو کر سکتا ہوں۔

سید کرار حیدر زیدی شیعہ: ایسا ہوتا ہے جب بندہ موضوع پر گرفت نہ رکھتا ہو اور رٹے رٹائے الفاظ ہی بھیجتا رہے۔ خیر دیر آید درست آید۔

دو عبارتیں صرف 👈 ایک نفی 👉 کی وجہ سے شرک تک پہنچ گئیں۔یعنی تعارض آ گیا

اللہ کے بندے صرف سب صدقہ ہے سے کیا مفہوم لے رہے ہو یہ بتاؤ؟ ورثاء پر کچھ خرچ کیا جاسکتا وراثت نبوی ﷺ میں سے یا سب صدقہ نکل جائے گا؟؟؟

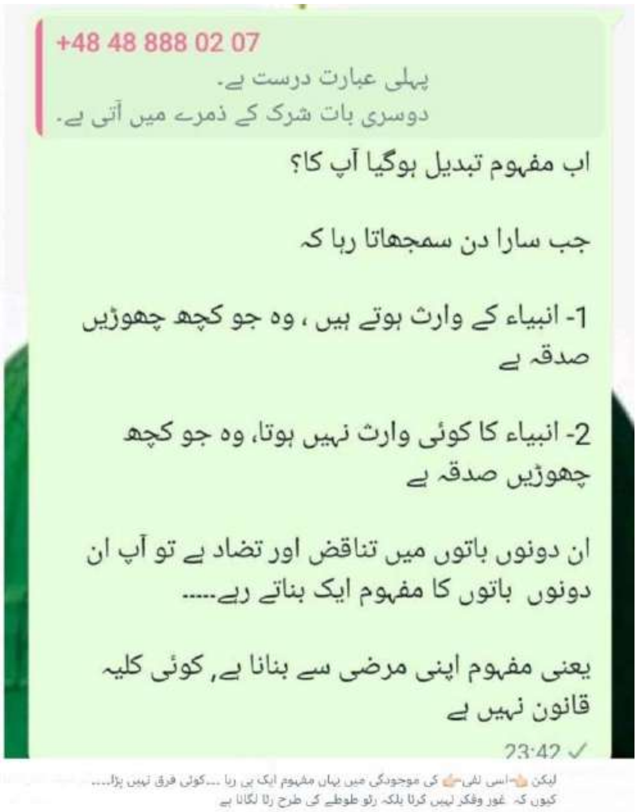

لیکن 👈 اسی نفی 👉 کی موجودگی میں یہاں مفہوم ایک ہی رہا۔۔۔کوئی فرق نہیں پڑا۔۔۔۔ کیوں کہ غور و فکر نہیں کرنا بلکہ رٹو طوطے کی طرح رٹا لگانا ہے۔

جعفر صادق: * اگر رٹا رٹایا ہوتا تو سمجھنے کے لئے اتنی کوشش کیوں کی؟ چار عبارات اور دو عبارات آمنے سامنے کیوں رکھیں؟ ممبرز یا ایڈمنز کو سمجھانے کے لئے کیوں کہا؟

* بالکل۔ نفی سے مفہوم الٹ جاتا ہے۔ *

* میں نے کب دونوں عبارات کو ایک کہا ہے؟ *

👈 ایسا ہوتا تو میرا جواب ہوتا کہ پانچ عبارات کی پہلی اور تیسری عبارت درست ہے۔

لیکن میں شروع سے پانچ عبارات میں سے صرف ایک * تیسری عبارت * کو درست قرار دیتا آرہا ہوں کیونکہ پہلی عبارت سے مطلقاً وارث ہونے کی نفی ہے جو کہ غلط ہے۔ (دیکھیں شیعہ مناظر کا اِقرار اسکرین شاٹ ص59)

* وہی مفہوم لے رہا ہوں جو حکم رسول ﷺ ہے۔ اس میں ابہام کیا ہے؟

سید کرار حیدر زیدی شیعہ: تو آپ کو لانورث ماترکنا صدقۃ میں نفی نظر نہیں آرہی؟ یہاں نفی کے باوجود آپ مفہوم الٹنے کے بجائے مترادف و ہم معنی بنانے پر بضد ہیں۔

پہلی عبارت، لانورث ماترکنا صدقہ کا مفہوم ہے، آپ نے اعتراف کیا یہاں وارث کی مطلق نفی ہے لہذا یہ غلط ہے تو یہی ہمارا بھی موقف ہے 🤝

تیسری عبارت الأنبياء يرثون ما يتركونه صدقة کا مفہوم ہے۔ دونوں میں تضاد واضح ہے۔ آپ حدیث لانورث ماترکنا صدقہ کو مان رہے ہیں۔ لیکن حدیث الأنبياء يرثون ما يتركونه صدقة کو بنا رہے۔ بات کلیئر ہو چکی۔

ابہام یہ ہے 👇

ورثاء پر کچھ خرچ کیا جا سکتا وراثت نبوی ﷺ میں سے یا سب صدقہ نکل جائے گا؟؟؟

جعفر صادق: یہ نفی ورثہ نہ ہونے کی وجہ سے ہے۔ آپ خوامخواہ گھما پھرا کر یہ چاہتے ہیں کہ بس کسی طرح مجھ سے غلطی ہو جائے اور آپ فتحیاب ہوں۔ لیکن میرا مقصد حق واضح کرنا ہے۔ میں تفصیلی اپنا مؤقف ہر انداز سے بیان کر چکا ہوں۔ الحمدللہ

میرا جواب دوبارہ پڑھیں۔

مجھے پتہ ہے کہ آپ نے جان بوجھ کر پانچ عبارات کی ترتیب بدل دی تھی تاکہ میں کسی جواب میں غلطی کر لوں۔

◈ میرا جواب آپ کے پانچ عبارات کی ترتیب کے مطابق ہے جس میں تیسری عبارت ہی درست ہے۔

◈ دوسری بات میں نے بطور مثال کہا ہے کہ دونوں عبارات یعنی پہلی اور تیسری کو درست قرار دیتا۔ یعنی میں صرف تیسری عبارت کو درست سمجھتا ہوں۔

◈ تیسری بات پانچ عبارات میں پہلی عبارت غلط ہے جسے آپ شروع میں حدیث لانورث کا درست مفہوم قرار دینے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔

◈ اب آپ مجھ سے واقعی متفق ہیں یا غلطی سے لکھ دیا ہے۔ پھر لکھ رہا ہوں۔ میرا موٴقف یہ ہے کہ حدیث لانورث سے نبی کے ملکیت کے وارث نہ ہونے کا ذکر ہے۔ لیکن مطلقا نبی ﷺ کے ورثا کی نفی اس حدیث سے ثابت نہیں ہوتی۔

◈ قرآن وسنت میں علمی ورثاء کی تطبیق بھی اسی وقت ممکن ہے جب ہم تسلیم کریں کہ نبی کے ورثاء ہوتے ہیں اور انبیاء کرام کا ورثہ بھی ہوتا ہے۔

* ◈ حدیث لانورث کے مطابق نبی کریم کا مالی ورثہ نہیں ہوتا اور نہ اس ملکیت کے وارث ہوں گے۔ *

پہلی بات وراثت نبوی میں ایسا کچھ بھی نہیں تھا جو خرچ کیا جاتا۔ شیعیت کا موٴقف خیالی فرضی ملکیت کے تناظر میں ہے۔

دوسری بات حدیث لانورث کے مطابق نبی ﷺ کا ورثہ صدقہ ہے۔ زمین کے کچھ حصوں کو نبی کریم ﷺ نے اپنی زندگی میں ہی صدقہ کر دیا تھا۔

☜ اب اس مال کو نبی کریم ﷺ جس طرح استعمال کرتے تھے من وعن وہی طریقہ بعد میں خلفائے راشدین کے دور میں بھی جاری رہا۔

آپ سے گذارش ہے مجھے دعوی کے مطابق لاعلم ثابت کریں اور حدیث لانورث کی روشنی میں ایسی دلیل لائیں جس سے میرا بتایا گیا موٴقف غلط ثابت ہو سکے۔ بصورت دیگر ایسے ہی جوابات کا سلسلہ جاری رہے گا جو کہ ممبرز کے لئے بوریت کا باعث ہو گا اور کچھ سیکھنے کو بھی نہیں ملے گا۔

سید کرار حیدر زیدی شیعہ: وارث اور وراثت کا ہونا قرآن وحدیث سے ثابت ہے اور یہ عالمگیر سچائی بھی ہے، میں گھما پھرا نہیں رہا بلکہ کل سے جو موقف اختیار کیا اس پر قائم ہوں الحمدللہ۔ کنفیوژن آپ کو ہے، خود آپ اعتراف کر چکے اوپر کہ آپ کے دماغ کی دہی بنی ہوئی ہے اسی لیے آپ کو رجوع بھی کرنا پڑا اپنی غلطی پر۔

ترتیب پانچ نکات کی ویسی کی ویسی ہے۔ پہلا نکتہ جس کا آپ انکار کر رہے وہ مفہوم ہے لانورث ماترکنا صدقہ کا، اس لیے آپ اتنی عربی ضرور سیکھ لیں کہ آپ کو لکیر کا فقیر نہ رہنا پڑے۔ جبکہ تیسری عبارت الأنبياء يرثون ما يتركونه صدقة کا مفہوم ہے۔ جو کہ آپ کی حدیث کے الفاظ نہیں۔ دونوں میں تضاد واضح ہے۔ آپ حدیث لانورث ماترکنا صدقہ کو مان رہے ہیں لیکن حدیث الأنبياء يرثون ما يتركونه صدقة کو بنا رہے۔

اس پر قائم رہیے گا پھر میں بتاؤں گا سنیت کا متضاد موقف 👇

پہلی بات وراثت نبوی میں ایسا کچھ بھی نہیں تھا جو خرچ کیا جاتا۔ دوسری بات حدیث لانورث کے مطابق نبی ﷺ کا ورثہ صدقہ ہے۔ زمین کے کچھ حصوں کو نبی کریم نے اپنی زندگی میں ہی صدقہ کر دیا تھا۔

👈 اب اس صدقے کو نبی کریم جس طرح استعمال کرتے تھے من وعن وہی طریقہ بعد میں خلفائے راشدین کے دور میں بھی جاری رہا۔

الجواب: جو زندگی میں صدقہ ہو چکا اس کا وراثت سے تعلق نہیں۔ آپ کو تو وراثت بھی نہیں معلوم کسے کہتے ہیں، چلیں آسانی کے لیے بتادیتا ہوں متوفی کے ترکے میں جو کچھ ہوتا ہے وہ وراثت ہوتی ہے۔ اب بتادیں انبیاء کی وراثت مطلقاً صدقہ ہوتی ہے یا اس کا کچھ حصہ صدقہ ہوتا ہے؟

اب تک یہی ثابت ہو رہا ہے کہ آپ کو معلوم ہی نہیں جناب ابو بکر نے کن الفاظ سے صدیقہ کبریٰ جناب فاطمہ ع کا مطالبہ مسترد کیا تھا۔

جعفر صادق: *پہلے نکتے کو آپ حدیث لانورث کا مفہوم بنا رہے ہیں تو دلیل دیں کہ علمائے اہل سنت نے بھی یہی مفہوم بیان کیا ہے اور اس فرمان نبی سے مطلقا ہر قسم کا ورثہ ہونا مسترد کر دیا ہے۔*

میں وہی کہتا ہوں جس پر دلیل موجود ہو۔ اوپر ایک شیعہ روایت (بحار الانوار اور قرب الاسناد) سے دکھا چکا ہوں کہ *نبی ﷺ نے ورثہ میں کوئی مال نہیں چھوڑا تھا بلکہ نبی ﷺ کی زرہ ایک یہودی کے پاس گروی بھی تھی۔* یہ حقیقت بھی متفق علیہ بین الفریقین ہے۔ کیونکہ اہل سنت کی صحیح روایات سے بھی یہی ثابت ہے۔

☜ اب آپ دلیل دیں کہ بوقت رحلت ایسی کونسی ملکیت تھی جو بطور ورثہ گیارہ شرعی ورثاء میں تقسیم کی جانی چاہئے تھی؟

کیونکہ آپ *سنی و شیعہ کی ان صحیح روایات کے منکر ہو جن کے مطابق نبی ﷺ کا ورثہ صدقہ ہے اور اس ورثہ کا کوئی وارث نہیں ہو گا۔*

مجھے بخوبی علم ہے کہ وراثت اور صدقہ میں کیا فرق ہے۔ کچھ صحیح روایات میں جس طرح نبی ﷺ کے ورثہ کا ذکر ہوا ہے۔ میں بھی اسی کے مطابق بیان کر رہا ہوں۔ *نبی ﷺ نے بطور ورثہ صدقہ شدہ زمین بھی چھوڑی تھی جو حکومت وقت کے زیر تسلط آئی تا کہ من و عن نبوی طریقے سے اس کی آمدنی خرچ کی جاتی رہے۔ اس حصہ کا کوئی مالک نہیں تھا۔*

انبیائے کرام کے متعلق جس وارث اور وراثت کا ذکر قرآن میں آیا ہے وہ علمی وراثت ہے۔ اگر مالی وراثت کا ذکر آیا ہے تو دلیل دیں۔

مجھے آپ کے جوابات سمجھنے میں کنفیوزن تھی۔ اسی کا اعتراف کیا ہے۔ دماغ کی دہی بھی آپ کی عبارات اور ترتیب کی الٹ پھیر سے ہوئی ہے۔ رجوع آپ کی عبارات سمجھنے کے متعلق تھا۔

☜ ایسی باتوں سے آپ کو کوئی فائیدہ نہیں ملے گا۔ اس لئے کوئی ڈھنگ کی دلیل تلاش کر کے لائیں۔ پانچ عبارات کے گھن چکر سے باہر نکلیں۔ مجھے مطالبہ فدک کی مکمل تفصیل معلوم ہے۔ الحمدللہ۔ نہ صرف معلوم ہے بلکہ میں اس کا حقیقی پس منظر کئی طرح سے بیان کر چکا ہوں۔ آپ اپنی مرضی سے ایک مفہوم بنا کر ہماری طرف منسوب کرنے کے مجاز ہی نہیں جبتک اس کی تائید کسی اہل سنت عالم سے نہیں پیش کرتے۔

سید کرار حیدر زیدی شیعہ: دلیل تو کل ہی دے چکا تھا، روایت لانورث ماترکنا صدقہ کا داؤد راز کا ترجمہ بھیج کر۔ آج آپ نے خود بھی صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے علماء اہل سنت کے تراجم بھیجے۔ اب ذراان علماء اہل سنت کے تراجم میں لانورث ماترکنا صدقہ کا ترجمہ دیکھیں اور پہلا نکتہ ان تراجم سے ملالیں۔ اگر تضاد نکل جائے تو میں تسلیم اور مترادف و ہم معنی ہو جائے تو آپ کی شکست۔ قبول ہے؟

نہیں جناب آپ بس وہ کہتے ہیں جو رٹا ہوا ہے۔ **قرب الاسناد میں روایت بحار الانوار سے نقل کی گئی ہے، اور بحار الانوار میں سند ابن ظریف سے شروع ہو رہی ہے، اس سے پہلے کے راویان نامعلوم ہیں یوں کہ علامہ باقر مجلسی کا سماع ابن ظریف سے ثابت نہیں۔ لہذا روایت سند کے لحاظ سے ہی منقطع و مرسل ہے۔ جسے سنی شیعہ متفقہ طور پر قابل رد سمجھتے ہیں۔**

یہاں پھر تعارض آگیا۔ اوپر آپ نے حدیث لانورث کے حوالے سے لکھا *** فرمان نبی سے مطلقاہر قسم کا ورثہ ہونا مسترد کر دیا ہے** * اور یہاں کہہ رہے کچھ صحیح روایات میں ہے *** نبی نے بطور ورثہ صدقہ شدہ زمین بھی چھوڑی تھی** *

ان میں سے یقیناً کوئی ایک بات سچ دوسری جھوٹی ہے۔ تعین کر کے بتائیں سچ کیا ہے۔

گو کہ انبیائے کرام کی مالی وراثت پر متعدد دلائل قرآن مجید کی آیات اور ان کی تفاسیر جو آپ کے مفسرین نے کی اوپر مناظرہ سے قبل دی جا چکی ہیں لیکن پھر بھی یہ مناظرہ ختم ہونے پر وہ آپ کو دوبارہ فراہم کر دی جائیں گی، فی الوقت تو آپ جناب ابو بکر کا موقف جاننے کی کوشش کریں کیا تھا، کیوں کہ اب تک آپ اس سے لاعلم ہیں۔ جیسے جناب ابو بکر آپ کے مؤقف سے لاعلم تھے۔

ہمیں کوئی پس منظر بنانے کی ضرورت ہی نہیں الحمد للہ بندے کے اپنے الفاظ شافی و کافی ہیں۔

جناب ابو بکر کی اس ضمن میں مرویات تلاش کریں، بجائے اس کے کہ آپ وہ مفاہیم بیان کریں جن کا علم خود جناب ابو بکر کا ہونا ثابت نہیں۔

جعفر صادق: آپ کو بار بار سمجھایا گیا ہے کہ اس فرمان نبوی ﷺ کے دو حصے ہیں، آپ کی توجہ پہلے نکتے سے آگے کیوں نہیں بڑھ رہی؟

فرمان نبوی کے دو حصے بار بار آپ کو وضاحت بلکہ قرآنی مثالوں سے بھی سمجھائے گئے ہیں۔ مکمل عبارت کا درست مفہوم سمجھنا ضروری ہوتا ہے۔ آدھی باتوں سے نتیجہ نکالنا اہل علم کے لئے مناسب نہیں کیونکہ نتیجہ الٹا بھی نکل سکتا ہے جس طرح آپ کے ساتھ کل سے ہو رہا ہے۔

☜ عجیب ضد اور ہٹ دھرمی ہے کہ تسلیم نہ کرنے کی قسم کھا کر بیٹھے ہیں۔

حدیث نبوی کے دو حصے ہیں۔

1- لانورث ☜ ہمارا کوئی وارث نہ ہو گا۔

2- ما ترکنا فھو صدقۃ ☜ اور جو کچھ ہم نے چھوڑا ہے وہ صدقہ ہے۔

* اس دوسرے حصے سے پہلے حصے کی حقیقت واضح ہوتی ہے کہ نبی کی مالی وراثت اور ملکیت کے وارث نہیں ہوں گے۔ * پہلے حصے سے یہ نتیجہ نکالنا کہ اہل سنت کے نزدیک مطلقا نبی کے وارث نہیں ہوتے درست نتیجہ ہرگز نہیں ہے۔

* آپ کو اس مفہوم کی تائید دکھائی ہو گی۔ * پھر عرض کر دوں کہ ہماری احادیث کو ہمارے نکتہ نظر سے دیکھ کر اور سمجھ کر ہم پر حجت قائم کیا کریں۔

<u>* حدیث لانورث * سے اپنی مرضی کا مفہوم اور وہ بھی آدھی عبارت سے نکال کر پیش کرنا ہی آپ کے دعوی اور دلیل کا بطلان ہے۔اس طرح آپ کچھ بھی ثابت نہیں کر سکتے۔</u>

☜ آپ نے پانچ عبارات میں جو پہلا آپشن لکھا ہے وہ بظاہر حدیث لانورث کا ہی مفہوم لگتا ہے، لیکن در حقیقت ایسا نہیں ہے کیونکہ ہم مطلقا نبی ﷺ کے ورثاء اور وراثت کا انکار ہی نہیں کرتے جبکہ پہلے آپشن سے ہر قسم کے وارث کی نفی بیان کی گئی ہے۔ (شیعہ مناظر کے اِقرار کا اسکرین شاٹ ص59)

◈ صحیح بخاری و مسلم کے تراجم میں فرمان نبوی سے واضح ہوتا ہے کہ صرف ملکیت کے وارث نہیں ہوں گے کیونکہ آگے چھوڑی گئی ملکیت کو صدقہ کیا جارہا ہے۔ ان تراجم سے بھی آپ اپنی منطق ثابت نہیں کر سکتے۔ * پھر بھی آپ بضد ہیں تو پہلے آپشن کا مفہوم کسی اہل سنت عالم سے ثابت کریں۔ *

آپ کی پانچ عبارات میں تیسرا آپشن اس لئے درست ہے کہ اس میں * نبی کے ورثا کا اثبات ہے اور ساتھ ہی نبی کی چھوڑی گئی ملکیت کو صدقہ کرنے کا ذکر ہے * جو عین وہی مفہوم ہے جو حدیث لانورث کا ہے۔ رہی بات یہ کہ آپ نے تیسرے

آپشن میں کسی دوسری حدیث کا مفہوم لکھا ہے تو اس حدیث کا اسکین اور ترجمہ بھی پیش کریں تاکہ اس پر بھی غور و فکر کیا جائے۔

شیعہ مناظر کی لاعلمی

اپنی مشہور زمانہ کتب قرب الاسناد اور بحار الانوار کے اِدوار سے انجان!

☜ آپ کا یہ کہنا کہ قرب الاسناد میں یہ روایت بحار الانوار سے نقل کی گئی ہے، ایک اور بہتان عظیم ہے۔*

اگر کچھ وقت نکال کر اس روایت پر تحقیق ہی کر لیتے تو **ایک* صحیح شیعہ روایت* کو ہر گز منقطع و مرسل نہ کہتے۔**

میں نے عرض کیا تھا کہ یہ روایت بھی متفق علیہ بین الفریقین روایات میں شامل ہے اس کے باوجود آپ نے سنجیدگی نہ دکھائی۔ **میں اگلے ٹرن میں اہل سنت کتب سے بھی اسی معنی و مفہوم کی روایت دکھاؤں گا۔**

☜ آپ اہل سنت صحیح روایات تو قبول نہیں کر رہے لیکن اپنی صحیح روایات کو بھی مسترد کرنے کی کوششوں میں ہیں۔

آپ کو یہ بھی علم نہیں ہے کہ *علامہ باقر مجلسی بارہویں صدی کا شیعہ مجتہد ہے اور بحار الانوار سے بھی آٹھ سو سال پہلے قرب الاسناد تصنیف ہو چکی تھی۔* اس قدیم ترین کتاب کا مصنف *عبد اللہ بن جعفر الحمیری* ہے جو تیسری اور چوتھی صدی صدی کا شیعہ امامیہ اور ثقہ مجتہد اور اصحاب ائمہ معصومین میں سے ہے۔

☜ پہلے میں بحار الانوار کی وہی روایت پیش کر کے ثابت کرتا ہوں کہ علامہ باقر مجلسی نے در حقیقت یہ روایت آٹھ سو سال پرانی کتاب قرب الاسناد سے بیان کیا ہے۔

اس کے بعد کچھ اور ثبوت کہ مشہور زمانہ شیعہ کتب قرب الاسناد اور بحار الانوار آخر کب تصنیف ہوئی تھیں۔

جعفر صادق: شیعہ کی مشہور زمانہ کتب * قرب الاسناد * تیسری اور چوتھی صدی میں تصنیف ہوئی تھی۔

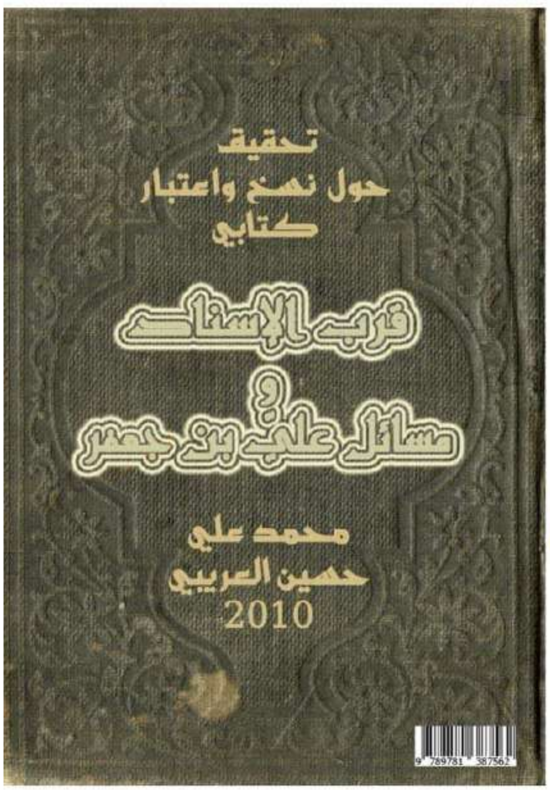

[حول قرب الإسناد]

وقرب الإسناد الدائر اليوم منسوب لعبد الله بن جعفر الحميري، برواية ابنه محمد مع بعض الزيادات التي نص عليها آخر الكتاب في إجازته التي كتبها بخطه وأثبتت في النسخ المخطوطة وأهملت في المطبوعة اليوم، تاريخها صفر سنة ٣٠٤ هـ، وهي إجازة لأبي عمرو سعيد بن عمرو بأن يرويا الكتاب عن أبيه وحَدَّها بقوله: "تمام الكتاب، وما كان فيه عن بكر الأزدي وسعدان بن مسلم فاروه عن أحمد بن إسحاق بن سعد عنهما"(٥)، والأزدي هو بكر بن محمد الأزدي، روى عنه كثيرا في هذا الكتاب.

نعم، نسخة الكتاب منقولة عن خط أحمد بن محمد بن يحيى الأوالي العاملي، نقلها عن خط بن إدريس وقابلها ابن إدريس بنسخة الأصل، التي هي بخط ابن مهجنار البزاز، في آخرها أيضا قبل الإجازة الآنفة: "حدثني بكتاب قرب الإسناد **لأبي العباس عبد الله بن جعفر الحميري** أبو غالب أحمد بن محمد بن محمد بن سليمان الزراري الكوفي رحمه الله، قال: حدثني عبد الله بن جعفر الحميري بهذا الكتاب وبجميع كتبه قراءة عليه وما لم أقرأه منها فإنه دخل في جملة ما أجازه

(٥) أنظر صور مخطوطات الكتاب آخر مقدمة الكتاب المحقق بواسطة مؤسسة آل البيت عليهم السلام، الطبعة الأولى ١٤١٣هـ.

٢

شیعہ کی مشہور زمانہ کتاب * بحار الانوار * گیارھویں صدی میں تصنیف ہوئی تھی۔

۹

کیا تھا کہ جو شخص حضرت علیؑ کے فضائل میں بہتر تالیف
رقم پیش کی جائے گی ________ میں تضا
بہرحال ان حوصلہ فرسا حالات میں جن افراد نے
نصب کیا ہے ان کے مشکلات کافی حد تک واضح ہو
شکر ہے اس خدائے بخشندہ و مہربان کا جس نے
ہمت بلند عطا کی یہاں تک کہ اب حدیث کے سمندر میں
"بحار الانوار" فی الحقیقت حدیث کا ایک بحر زخار ہے
جواہر آبدار تلاش کرنے کے لئے اس کے متلاطم سمندر

بحار الانوار

مختصر لفظوں میں کچھ اس کتاب کے متعلق بھی حوالہ قلم کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ اس جلیل القدر کتاب کو حدیث کا انسائیکلوپیڈیا کہا جائے تو انسب ہے شیعہ تو شیعہ اہلسنت میں بھی اتنی عظیم و مبسوط کتاب ملنا محال ہے یہ ملا محمد باقر بن ملا محمد تقی مشہور بہ علامہ محمد تقی رحمۃ اللہ علیہ[1] ۱۰۳۷ھ کی تالیف منیف ہے جس کو انہوں نے اپنے تلامذہ کے اشتراک سے جن میں محدث کبیر سید نعمت اللہ جزائری کاتب الحروف کے جد امجد پیش پیش تھے مرتب فرمایا ہے یہ ۲۶ ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے جس کا ہلکا سا خاکہ درج ذیل ہے۔

(جلد ۱) دربیان عقل و جہل فضل علم، حجیت اخبار، ابطال قیاس۔
(جلد ۲) در توحید اسماء حسنیٰ۔
(جلد ۳) در عدل و مشیت و ارادہ قضا و قدر علل الشرائع مقدمات الموت، احوال برزخ قیامت شفاعت وسیلہ جنت و دوزخ۔
(جلد ۴) در احتجاجات و مناظرات آئمہ طاہرین و علماء کاملین۔
(جلد ۵) در قصص انبیاء و مرسلین۔
(جلد ۶) در احوال پیغمبر آخر الزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعجاز قرآن۔
(جلد ۷) امامت کے شرائط و جملہ کوائف از ولادت و علوم و فضیلت و احتجاجات سید مرتضےٰ

[1] آپ کی ولادت کی تاریخ ہے "جامع کتاب بحار الانوار" فللہ در قائلہ ج ز ۱۲

اب شیعہ مناظر کے اصل اشکال کا رد کرتا ہوں۔ بحار الانوار میں علامہ باقر مجلسی نے تو کئی صدیوں بعد اس روایت کو *قرب الاسناد* سے نقل کیا ہے۔ اس لئے پہلے میں قرب الاسناد کے مصنف *عبد اللہ بن جعفر الحمیری* کی توثیق پیش کرتا ہوں۔

الحسن بن علي الكوفي ، عن الحجال .

[٤٣٩] ٧ ـ عبدالله بن جعفر الحميري القمي ، يكنى ابا العباس ، ثقة .

له كتب ، منها كتاب الدلائل ، كتاب الطب ، و كتاب الامامة ، و كتاب

→ و يؤكد الاتحاد ان الشيخ لم يتعرض في رجاله لعبدالله بن ابراهيم ، القايل للانطباق على هذا الرجل الا مرة واحدة. فلو كان الانصاري غير الغفاري لزمه التعرض لهما في الرجال ايضاً.

١٦٨ الفهرست للشيخ الطوسي

التوحيد و الاستطاعة و الافاعيل و البداء ، و كتاب قرب الاسناد ، و كتاب المسائل و التوقيعات ، و كتاب الغيبة ، و مسائله عن محمد بن عثمان العمري ، و غير ذلك من رواياته و مصنفاته وفهرست كتبه .

و زاد ابن بطة كتاب الفترة و الحيرة ، و كتاب فضل العرب .

اخبرنا بجميع كتبه و رواياته الشيخ المفيد رحمه الله ، عن ابي جعفر ابن بابويه، عن ابيه و محمد بن الحسن ، عنه .

و اخبرنا بها ابن ابي جيد ، عن ابن الوليد ، عنه .

[٤٤٠] ٨ ـ عبدالله بن مسكان ، ثقة .

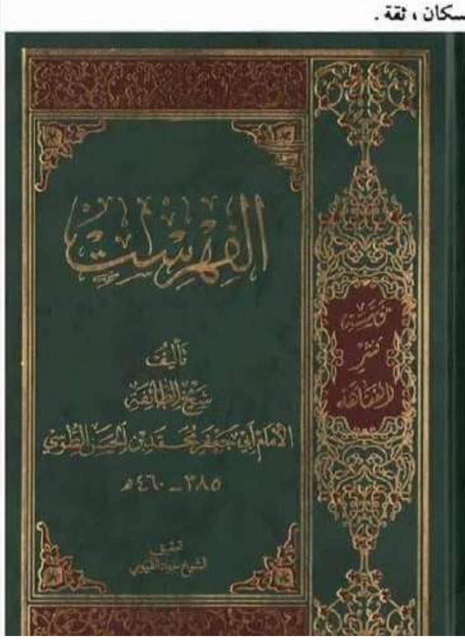

له كتاب، رويناه بالاس

[٤٤١] ٩ ـ عبدالله بن ي

له كتاب ، اخبرنا به ابن

ابن محمد ، عن احمد بن

و اخبرنا به ابو عبدالله

ابيه و حمزة بن محمد و م

محمد بن ابي عمير ، عنه

[٤٤٢] ١٠ ـ عبدالله بن

له كتاب ، اخبرنا به ابن

الصفار ، عن ابي طالب عب

و اخبرنا به ابو عبدالله

١ ـ عن الصفار عن احمد بن

يروى عن البزنطي بل روى عن ا

ومر و يأتي.

النجاشي لذكر مذهبه أنه إمامي ، فبالنتيجة انه غير عامي لتعارضه مع شهادة الشيخ]

١٠٤٨- عبدالله بن جبلة ، ق :

[ثقة واقفي ، المعجم ١٣١/١٠ - ١٧٠/٢٢]

١٠٤٩- عبدالله بن جعفر بن نجيح ، أسند عنه :

١٠٥٠- عبدالله بن جعفر الحميري ، ثقة :

[ثقة إمامي ، المعجم ٣١٤/٩ بقرينة الراوي والراوي عنه - ١٣٩/١٠، ١٤٧، ٣٨٦ - ٨٠/١٢ - ٢٠٤/٢١، ٢٠٨ - ٨٩/٢٣]

١٠٥١- عبدالله بن جعفر الصادق عليه السلام ، فيه ذموم :

١٠٥٢- عبدالله بن جندب البجلي ، ثقة :

[ثقة إمامي ، المعجم ١٤٩/١٠]

١٠٥٣- عبدالله بن الحارث ، ثقة :

[مشترك بين جماعة ومنهم المخزومي
١٥٢/١٠، ١٥٤ - ١٤٠/٢٣ . والظاهر انه المر

١٠٥٤- عبدالله بن الحجاج البجلي ، ثقة :

[ثقة إمامي ، المعجم ١٥٥/١٠]

١٠٥٥- عبدالله بن الحسين الفارسي ، ح :

[وجه إمامي ، المعجم ١٦٨/١٠]

١٠٥٦- عبدالله بن الحسين القطربلي ، ح

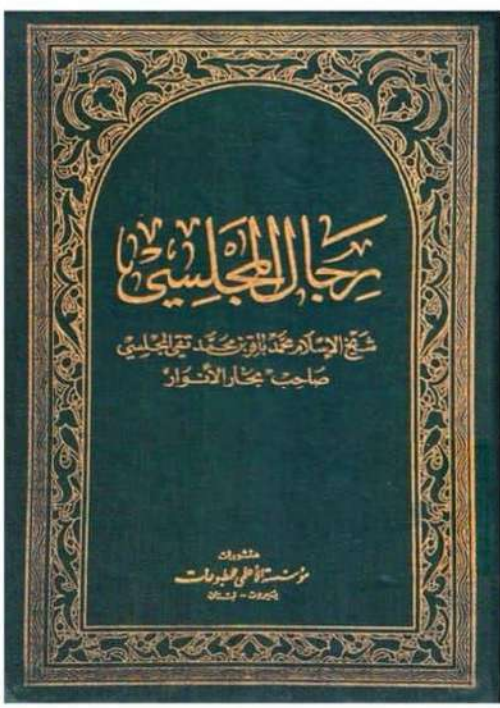

٢٤١

٦٧٦٦ـ عبد اللّه بن جعفر بن الحسن:

قال النجاشي: «عبداللّه بن جعفر بن الحسن بن مالك بن جامع الحميري أبـو العبّـاس القمّي، شيخ القمّيين ووجههم، قدم الكـوفة سنة نيف وتسعين ومائتين، وسمع أهلها منه فأكثروا، وصنّف كتباً كثيرة يعرف منها: كتاب الامامة، كتـاب الـدلائل، كتاب العظمة والتوحيد، كتاب الغيبة والحيرة، كتاب فضل

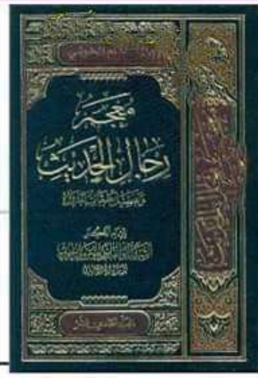

الجزء الحادي عشر ـــــــ ١٤٩

العـرب، كتـاب التـوحيد والبداء والارادة والاستطاعة والمعرفة، كتاب قرب الاسناد إلى الرضا عليه السلام، كتاب قرب الاسناد إلى أبي جعفر بن الرضا عليه السلام، كتاب ما بين هشام بن الحكم وهشام بن سالم، والقياس (العبّاس)، والأرواح، والجنّـة والنـار، والحـديثين المختلفين، مسائل الرجال ومكاتباتهم أبا الحسن الثالث عليه السلام، مسائل لأبي محمد الحسن بن علي عليه السلام، على يد محمد بن عثمان العمري، كتاب قرب الاسناد إلى صاحب الأمر عليه السلام، مسائل أبي محمد وتوقيعات، كتاب الطبّ، أخبرنا عدّة من أصحابنا، عن أحمد ابن محمد بن يحيى العطّار، عنه بجميع كتبه».

وذكر في ترجمة العمركي بن علي البوفكي: أنه روى عنه شيوخ أصحابنا منهم: عبداللّه بن جعفر الحميري.

وقـال الشيخ (٤٤١): «عبـداللّه بن جعفـر الحمـيري القمّي يكنّى أبا العبّـاس، ثقـة، له كتب، منها: كتاب الدلائل، كتاب الطبّ، وكتاب الامامة، وكتاب التوحيد والاستطاعة والافاعيل والبداء، وكتاب قرب الاسناد، وكتاب المسائل والتوقيعات، وكتاب الغيبة، ومسائله عن محمد بن عثمان العمري، وغير ذلك من رواياته ومصّنفاته وفهرست كتبه، وزاد ابن بطّة، كتاب الفترة والحيرة، وكتاب فضل العرب، أخبرنا بجميع كتبه ورواياته الشيخ المفيد رحمه اللّه، عن أبي جعفر بن بابويه، عن أبيه ومحمد بن الحسن، عنه، وأخبرنا بها ابن أبي جيد، عن ابن الوليد، عنه».

وعدّه الشيخ في رجاله (تارة) في أصحاب الرضا عليه السلام (١٣)، قائلاً: «أبو العبّاس الحميري».

و (أخرى) في أصحاب الهادي عليه السلام (٢٣)، قائلاً: «عبداللّه بن جعفر الحميري».

گرتی ہوئی دیوار کو ایک دھکا اور دو!!

جعفر صادق: گرتی ہوئی دیوار کو ایک اور دھکا دینا ابھی باقی ہے۔

شیعہ مناظر کو ابن ظریف کا علامہ باقر مجلسی سے سماع کا شوق جاگ اٹھا تھا۔ ان کی تشفی بھی کرنی ضروری ہے۔

◈ الحسن بن ظریف راوی کی توثیق اور اس کا سماع عبد اللہ بن جعفر الحمیری سے ثابت کرتا ہوں۔

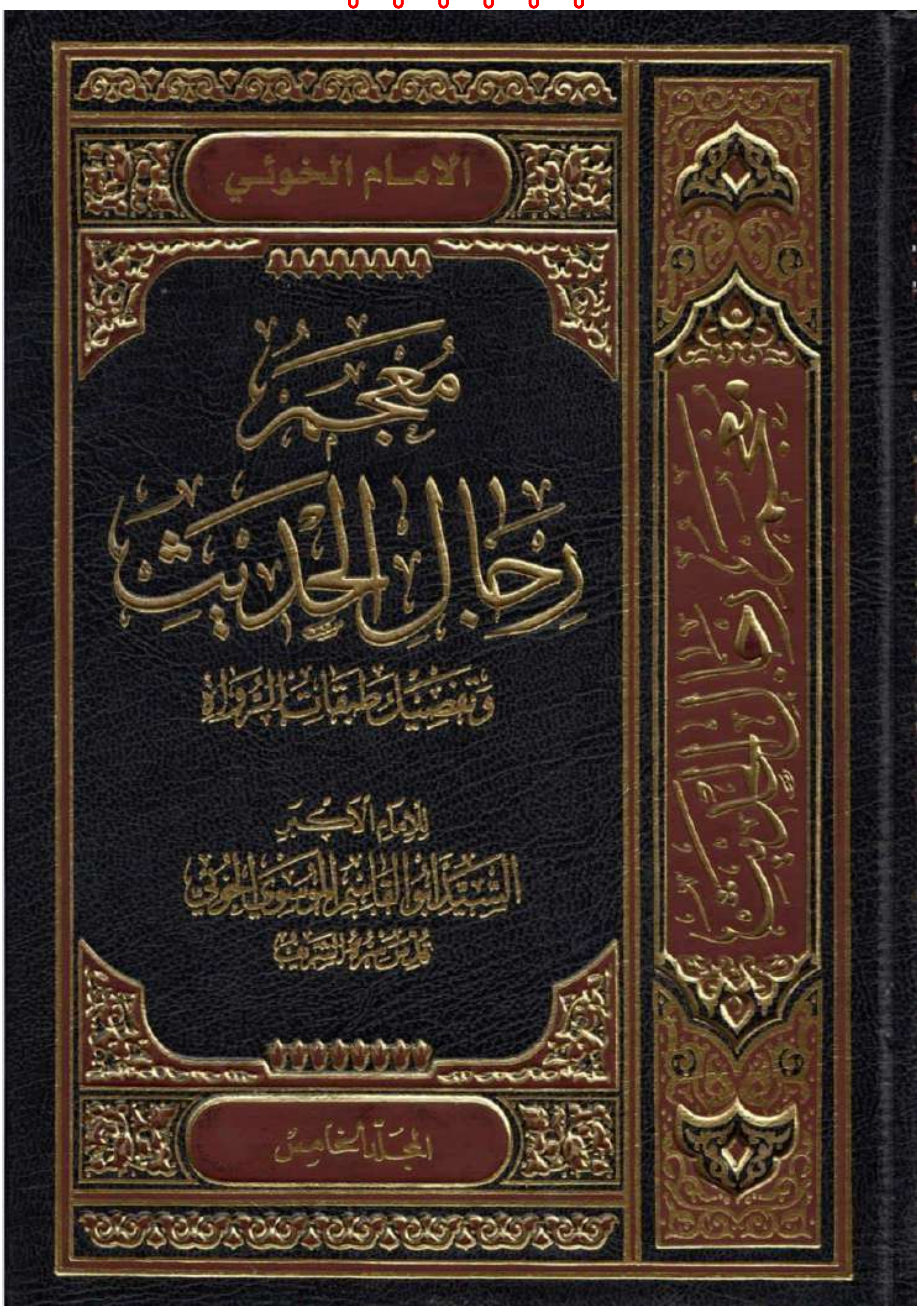

الكتاب».

٢٨٩١ـ الحسن بن ظريف:

قال النجاشي: «الحسن بن ظريف بن ناصح: كوفي يكنّى أبا محمد، ثقة، سكن بغداد وأبوه، قيل: له نوادر والرواة عنه كثير، أخبرنا إجازة، محمد بن محمد، عن الحسن بن حمزة، قال: حدّثنا ابن بطّة، عن محمد بن علي».

وقال في ترجمة أبيه ظريف بن ناصح: روى عن أبيه كتبه.

وقال الشيخ (١٦٧): «الحسن بن ظريف بن ناصح له كتاب، أخبرنا به عدّة من أصحابنا، عن أبي المفضّل، عن ابن بطّة، عن أحمد بن أبي عبدالله، عن الحسن بن ظريف».

روى عن النضر بن سويد، وروى عنه سعد بن عبدالله، وعبدالله بن جعفر الحميري، ذكره الصدوق في المشيخة في طريقه إلى هشام بن سالم.

وروى عن حـمّاد بن عيسى، وروى عنه عبدالله بن جعفر الحميري، ذكره الصدوق في طريقه إلى زرارة، وإلى حريز بن عبدالله، وإلى حـمّاد بن عيسى.

وعدّه الشيخ في رجاله من أصحاب الهادي عليه السلام (١١).

وفي بعض نسخ الرجال: الحسين مصغّراً، لكن الصحيح هو الحسن وإلاّ كان على الشيخ ذكره أيضاً.

ونقل المفيد في باب ذكر طرف من أخبار أبي محمد عليه السلام من الارشاد مكاتبة للحسين بن ظريف مع أبي محمد عليه السلام، فإنّ صحّت النسخة ولم يكن فيها تحريف فهو مجهول، والله العالم.

ولكن الـظاهـر وقوع التحريف فيه، فإنّ هذه الرواية، رواها محمد بن يعقوب في الكافي: الجزء ١، كتاب الحجّة٤، باب مولد أبي محمد الحسن بن علي عليهما السلام ١٢٤، الحديث ١٣، وفيه الحسن بن ظريف، روى عنه إسحاق.

﴿۱۳۹﴾

جناب الحسن بن خالد رحمۃ اللہ علیہ

جناب حسن بن خالد بن محمد بن علی برقی ابوعلی، محمد بن خالد کے بھائی ہیں، یہ ثقہ ہیں۔ان کی کتاب "نوادر" ہے۔

﴿۱۴۰﴾

جناب الحسن بن ظریف رحمۃ اللہ علیہ

جناب حسن بن ظریف بن ناصح کوفی کی کنیت ابومحمد ہے، ثقہ راوی ہیں یہ بغداد کے باشندہ تھے، ان کے والد بھی وہاں

رجال نجاشیؒ 184

کے رہنے والے تھے، ان کی کتاب "نوادر" ہے۔
ان سے بہت سے لوگوں نے روایت کی ہے، ہمیں محمد بن محمد نے اس کتاب کی اجازت کی خبر دی۔انہوں نے حسن بن حمزہ سے سنا، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابن بطہ نے انہوں نے محمد بن علی سے سنا۔

﴿۱۴۱﴾

حضرت حسن بن ابی عثمان رحمۃ اللہ علیہ

ان کا لقب سجادہ ابومحمد تھا کوفہ کے رہنے والے تھے، ہمارے اصحاب نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔ یہ مذکور ہے کہ ان کے والد علی بن عثمان نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے حدیث سنی تھی۔
ان کی کتاب "نوادر" ہے، ہمیں اس کی اجازت کی خبر حسین بن عبیداللہ نے دی۔انہوں نے سنا احمد بن جعفر بن سفیان سے، انہوں نے احمد بن ادریس سے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسین بن عبید اللہ بن سہل نے اپنی استقامت کے بارے میں انہوں نے سنا حسن بن علی بن ابی عثمان سجادہ سے۔

اب میں * قرب الاسناد * کے مصنف شیعہ کے قدیم ترین محدث * عبد اللہ بن جعفر الحمیری * کی توثیق اور اس کا سماع * الحسن بن ظریف * سے بھی دکھاتا ہوں۔

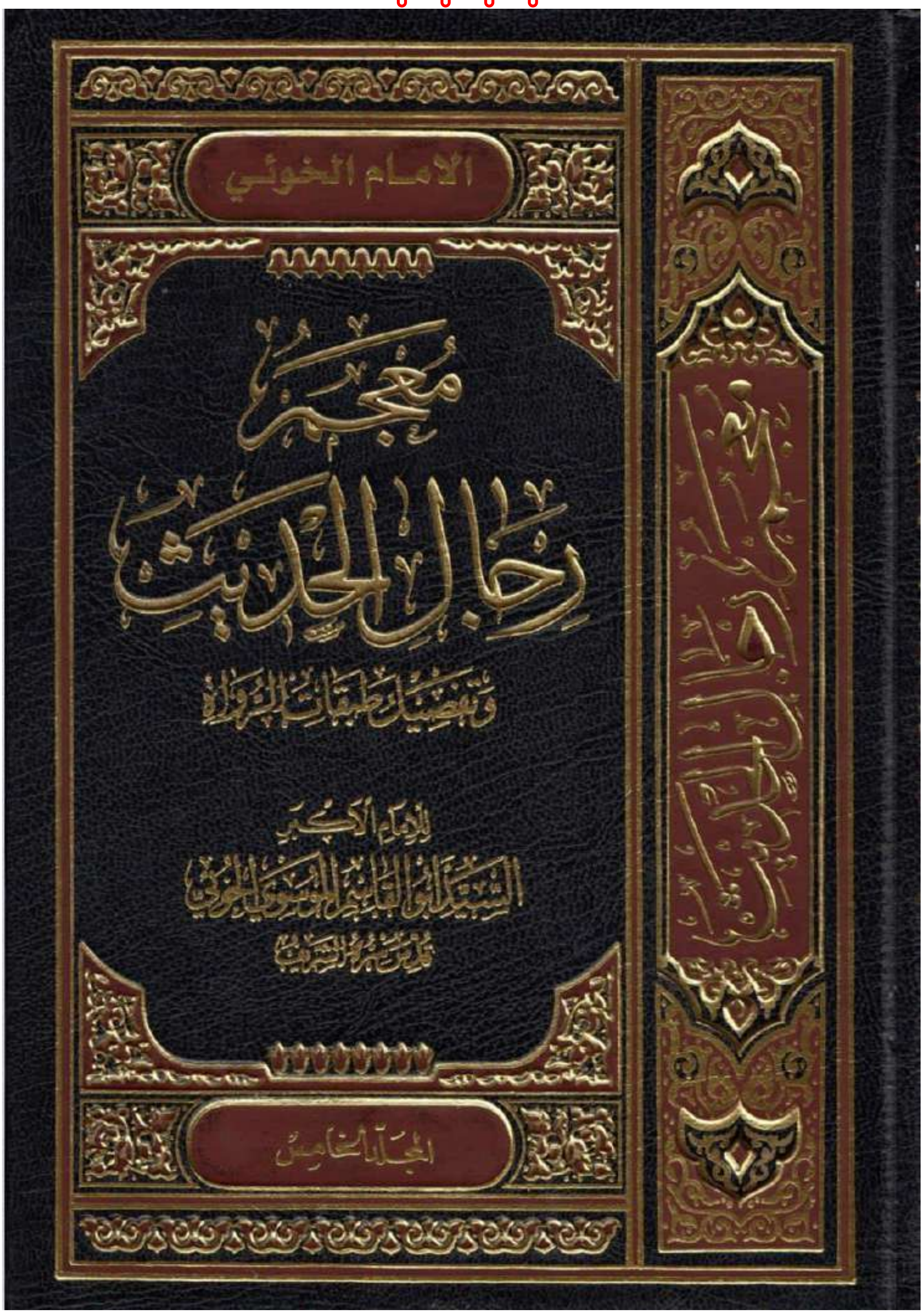

أقول: الظاهر أنّ عبدالله بن جعفر هذا هو عبدالله بن جعفر بن أبي طالب عليه السلام.

٦٧٦٣ـ عبد الله بن جعفر بن إبراهيم:

روى عن أبي عبدالله عليه السلام، وروى عنه الحسن بن علي. الكافي: الجزء ٢، كتاب الايمان والكفر ١، باب من كسا مؤمناً ٨٧، الحديث ٢، وباب في إلطاف المؤمن وإكرامه ٨٨، الحديث ٥.

٦٧٦٤ـ عبد الله بن جعفر بن إبراهيم الجعفري:

روى عن عبدالله بن المفضّل مولى عبدالله بن جعفر بن أبي طالب، وروى عنه عبدالله بن الحكم الأرمني. الكافي: الجزء ١، كتاب الحجّة ٤، باب ما يفصل به بين دعوى المحقّ والمبطل في أمر الامامة ٨١، الحديث ١٨.

كذا في نسخ الكافي، وما في هذه الطبعة من عبدالله بن جعفر بن إبراهيم الجمفري خطأ مطبعي.

٦٧٦٥ـ عبد الله بن جعفر بن أبي طالب:

تقدّم في عبدالله بن جعفر.

٦٧٦٦ـ عبد الله بن جعفر بن الحسن:

قال النجاشي: «عبدالله بن جعفر بن الحسن بن مالك بن جامع الحميري أبو العبّاس القمّي، شيخ القمّيين ووجههم، قدم الكوفة سنة نيف وتسعين ومائتين، وسمع أهلها منه فأكثروا، وصنّف كتباً كثيرة يعرف منها: كتاب الامامة، كتاب الدلائل، كتاب العظمة والتوحيد، كتاب الغيبة والحيرة، كتاب فضل

العرب، كتاب التوحيد والبداء والارادة والاستطاعة والمعرفة، كتاب قرب الاسناد إلى الرضا عليه السلام، كتاب قرب الاسناد إلى أبي جعفر بن الرضا عليه السلام، كتاب ما بين هشام بن الحكم وهشام بن سالم، والقياس (العبّاس)، والأرواح، والجنّة والنار، والحديثين المختلفين، مسائل الرجال ومكاتباتهم أبا الحسن الثالث عليه السلام، مسائل لأبي محمد الحسن بن علي عليه السلام، على يد محمد بن عثمان العمري، كتاب قرب الاسناد إلى صاحب الأمر عليه السلام، مسائل أبي محمد وتوقيعات، كتاب الطبّ، أخبرنا عدّة من أصحابنا، عن أحمد ابن محمد بن يحيى العطّار، عنه بجميع كتبه».

وذكر في ترجمة العمركي بن علي البوفكي: أنه روى عنه شيوخ أصحابنا منهم: عبدالله بن جعفر الحميري.

وقال الشيخ (٤٤١): «عبدالله بن جعفر الحميري القمّي يكنّى أبا العبّاس، ثقة، له كتب، منها: كتاب الدلائل، كتاب الطبّ، وكتاب الامامة، وكتاب التوحيد والاستطاعة والافاعيل والبداء، وكتاب قرب الاسناد، وكتاب المسائل والتوقيعات، وكتاب الغيبة، ومسائله عن محمد بن عثمان العمري، وغير ذلك من رواياته ومصّنفاته وفهرست كتبه، وزاد ابن بطّة، كتاب الفترة والحيرة، وكتاب فضل العرب، أخبرنا بجميع كتبه ورواياته الشيخ المفيد رحمه الله، عن أبي جعفر بن بابويه، عن أبيه ومحمد بن الحسن، عنه، وأخبرنا بها ابن أبي جيد، عن ابن الوليد، عنه».

وعدّه الشيخ في رجاله (تارة) في أصحاب الرضا عليه السلام (١٣)، قائلاً: «أبو العبّاس الحميري».

و (أخرى) في أصحاب الهادي عليه السلام (٢٣)، قائلاً: «عبدالله بن جعفر الحميري».

ولكن في بعض النسخ علي بن عبدالله بن جعفر الحميري، كما في المطبوع

منه أيضاً كذلك.

و (ثالثة) في أصحاب العسكري عليه السلام (٢)، قائلاً: «عبدالله بن جعفر الحميري: قمّي، ثقة».

وعدّه البرقي أيضاً (تارة) في أصحاب الهادي عليه السلام و (أخرى) في أصحاب العسكري عليه السلام، قائلاً في الموضع الثاني: «عبدالله بن جعفر الحميري الذي سمعت منه بالفتح».

وقال الكشّي (٤٩٧) أبو العبّاس الحميري:

«قال نصر بن الصباح: أبو العبّاس الحميري، اسمه عبدالله بن جعفر كان أستاذ أبي الحسن».

روى (عبدالله بن جعفر الحميري) عن أحمد بن محمد بن عيسى، وروى عنه ابنه محمد. كامل الزيارات: الباب ٢، في ثواب زيارة رسول الله صلّى الله عليه وآله، الحديث ٥.

بقي هنا شيء: وهو أنّ الشيخ ذكر أبا العبّاس الحميري من أصحاب الرضا عليه السلام، كما أنّ الكشّي ذكره في عداد أصحاب الرضا عليه السلام، وقد صرّح الكشّي بأنّ اسمه: عبدالله بن جعفر، وهذا بعيد جداً، فإنّ عبدالله ابن جعفر قدم الكوفة سنة نيف وتسعين ومائتين وسمع أهلها منه فأكثروا، ومع ذلك كيف يمكن أن يكون من أصحاب الرضا عليه السلام المتوفّى سنة ثلاث ومائتين.

ومما يؤكّد ذلك: أنّ المشايخ قد أكثروا الرواية عن عبدالله بن جعفر، فلو كان مدركاً للرضا والجواد عليهما السلام لكانت له رواية عنهما عليهما السلام لا محالة، مع أنّ رواياته كلّها عنهما مع الواسطة وسمّاها بقرب الاسناد.

وكيف كان فطريق الصدوق إليه: أبوه، ومحمد بن الحسن، ومحمد بن موسى ابن المتوكّل ـ رضي الله عنهم ـ عن عبدالله بن جعفر بن جامع الحميري.

والطريق كطريق الشيخ إليه صحيح.

طبقته في الحديث

وقع بعنوان عبدالله بن جعفر في إسناد عدّة من الروايات تبلغ خمسة وسبعين مورداً.

فقد روى، عن أبي محمد، والرجل، عليهما السلام، وعن إبراهيم بن مهزيار، وأحمد بن حمزة، وأيوب بن نوح، والحسن بن ظريف، والحسن بن علي بن كيسان، والحسين بن عبيد الله، والحسين بن علي بن كيسان الصنعاني، والحسين بن مالك، وعبدالعزيز بن زكريا اللؤلؤي، وعلي بن ريّان، وعلي بن سليمان بن رشيد، ومحمد بن أحمد بن مطهر، ومحمد بن جزك، ومحمد بن خالد، ومحمد بن سرو، ومحمد بن عبدالحميد، ومحمد بن عيسى، وموسى بن عمر البصري، ويعقوب بن يزيد، والسياري.

وروى عنه أحمد بن محمد، وسعد، وسعد بن عبدالله، وعلي بن الحسين، ومحمد ابنه، ومحمد بن أحمد بن يحيى، ومحمد بن سعيد الآذربيجاني، ومحمد بن عبدالله، ومحمد بن علي بن محبوب، ومحمد بن يحيى، ومحمد بن يحيى العطّار.

إختلاف الكتب

روى محمد بن يعقوب، عن محمد بن يحيى وعلي بن عبدالله جميعاً، عن إبراهيم، عن عبدالله بن جعفر، عن أبي محمد عليه السلام. الكافي: الجزء ٧، كتاب المواريث ٢، باب ابن أخ وجدّ ٢٥، الحديث ١٠.

كذا في هذه الطبعة، ولكن في الطبعة القديمة والمرآة: محمد بن يحيى وعلي ابن عبدالله، جميعاً عن عبدالله بن جعفر، بلا واسطة، وهو الصحيح الموافق للتهذيب: الجزء ٩، باب ميراث من علا من الآباء وهبط من الأولاد، الحديث

﴿۵۷۳﴾

محدث جناب عبداللہ بن جعفر رحمۃ اللہ علیہ

جناب عبداللہ بن جعفر حسین بن مالک بن جامع حمیری ابوالعباس قمی اہل قم کے صفِ اول کے بزرگوں میں تھے۔
یہ ۲۹۵ میں قم آئے، وہاں کے بہت زیادہ لوگوں نے ان سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

انہوں نے بہت سی کتابیں تالیف کی تھیں۔ اُن کی مشہور کتابیں یہ ہیں:
کتاب الامامت، کتاب الدلائل، کتاب العظمت والتوحید، کتاب الغیبت والحیرۃ،
کتاب فضل العرب، کتاب التوحید والبداء والارادہ والاستطاعت والمعرفت،
کتاب قرب الاسناد الی الرضا علیہ السلام، کتاب قرب الاسناد الی ابی جعفر بن الرضا علیہ السلام،

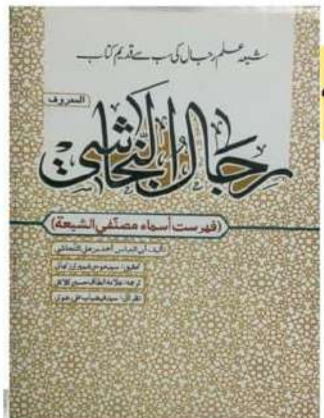

رجال نجاشی 362

کتاب مابین ہشام بن حکم، وہشام بن سالم والقیاس، والارواح والجنتہ والنار،
والحدیثین المختلفین، مسائل الرجال ومکاتباتہم ابا الحسن الثالث علیہ السلام، مسائل لابی محمد الحسن علیہ السلام،
علی ید محمد بن عثمان العمری، کتاب قرب الاسناد الی صاحب الامر علیہ السلام،
مسائل ابی محمد وتوقیعات کتاب الطب،
ہمیں ہمارے متعدد اصحاب نے خبر دی احمد بن محمد بن یحییٰ عطار کے حوالے سے کہ انہوں نے عبداللہ بن جعفر سے اُن کی تمام کتابوں کے بارے میں سنا۔

﴿۵۷۴﴾

جناب عبداللہ بن ہارون رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابو محمد ہے، زبیری معروف تھے۔
ان کی کتاب کا نام "کتاب فی الامامت" ہے، یہ وہ رسالہ ہے جو انہوں نے مامون کی طرف بھیجا تھا۔

تمام سنی و شیعہ ممبر ز غور و فکر کریں کہ شیعہ مناظر نے دعوی میں میرا نام لکھ کر مجھ پر بہتان تراشی کی اور حدیث لانورث کے حوالے سے مجھے لاعلم ہونے کا طعنہ دیا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ موصوف خود اپنی ہی معتبر کتب سے لاعلم ہیں اور اپنا خود ساختہ مؤقف کسی ایک اہل سنت عالم سے دکھانے سے عاجز بھی ہے۔ جبکہ میں اپنی تائید اسی کے بھیجے گئے اسکینز اور شیعہ صحیح روایات سے بھی ثابت کرتا آرہا ہوں۔ (بے شک خدا کی لاٹھی بے آواز ہوتی ہے)

وَما كانَ لِنَفسٍ أَن تُؤمِنَ إِلّا بِإِذنِ اللَّهِ ۚ وَيَجعَلُ الرِّجسَ عَلَى الَّذينَ لا يَعقِلونَ{10:100}؛

حالانکہ کسی شخص کو قدرت نہیں ہے کہ اللہ کے حکم کے بغیر ایمان لائے۔ اور جو لوگ بے عقل ہیں ان پر وہ (کفر و ذلت کی) نجاست ڈالتا ہے۔

☑ خدا کی مشیت و توفیق اور حکم تکوینی کے بدون کوئی ایمان نہیں لا سکتا۔ اور یہ حکم و توفیق ان ہی کے حق میں ہوتی ہے جو خدا کے نشانات میں غور کریں۔ اور عقل و فہم سے کام لیں۔ جو لوگ سوچنے سمجھنے کی تکلیف گوارا نہیں کرتے انہیں خدا تعالیٰ کفر و شرک کی گندگی میں پڑا رہنے دیتا ہے۔

یہ آپ کی ایک اور خیانت ہے۔

میں نے کبھی یہ نہیں کہا کہ حدیث لانورث سے مطلقاً نبی کے ورثاء اور وراثت کی نفی ہوتی ہے، بصورت دیگر پانچ عبارات کا تیسرا آپشن کیوں درست کہتا؟

آپ کو پتہ نہیں کون سی زبان سمجھ آتی ہے۔ اگر میرا کوئی جواب سمجھنے سے قاصر ہیں تو وضاحت پوچھ لیں، جس طرح مجھے آپ کی دو عبارات نئی اور مختلف لگیں تو گفتگو آگے بڑھانے کے بجائے رک گیا اور وضاحتیں طلب کرنا شروع کر دیا تھا۔ جب آپ کی نشاندہی کے بعد وہ عبارات سمجھ آ گئیں تو معذرت کر کے پھر وہی سے گفتگو کا تسلسل جاری ہوا، آپ بھی وضاحت پوچھ سکتے ہیں لیکن برائے مہربانی میری طرف غلط باتیں تو منسوب نہ کریں۔

مالی وراثت کے متعلق سب آپ کی بہانے بازیاں ہیں کیونکہ *قرآن میں انبیائے کرام کی مالی وراثت کا کہیں بھی ذکر نہیں ہے۔*

رہی بات حضرت ابو بکر صدیق کے مؤقف کی تو وہ دراصل *سردار الانبیاء ﷺ کا مؤقف* ہے۔ جس پر اجماع امت بھی ہے کہ انبیائے کرام کی مالی وراثت نہیں ہوتی، نبی کا ورثہ صدقہ ہو گا۔

اگر آپ حدیث لانورث کا واقعی درست مفہوم بتا رہے ہیں تو *اپنی تائید میں اہل سنت علماء کے اقوال کیوں نہیں پیش کر رہے۔*

☜ مجھے کہیں میں آپ کو دکھاتا ہوں کہ ان احادیث سے ہمارے علماء نے مطلقا نبی کریم ﷺ کے ورثاء اور وراثت کی نفی بیان کی ہے یا صرف مالی وراثت کا نہ ہونا بیان کیا ہے۔

آپ مدعی ہو کر بھی دلائل سے عاری ہیں جبکہ میں تیاری کر کے بیٹھا ہوں کہ آپ موقعہ دیں تو اپنا دعوی اور دلائل رکھ کر نبی کریم ﷺ کے مالی ورثہ نہ ہونے کے متعلق اصل حقائق عوام تک پہنچاؤں۔

* گفتگو کا آج آخری دن ہے۔ کل سے وقت نکالنا میرے لئے ممکن نہیں ہو گا۔ *

سید کرار حیدر زیدی شیعہ: جی سامعین ملاحظہ فرمائیں ممتاز قریشی صاحب نے اپنی اس ٹرن میں ایک بار پھر اپنے ہی پچھلے میسجز کا پی پیسٹ کیے جن کا شافی رد میں کر چکا ہوں۔ اس ٹرن میں موصوف نے نہ ہی میرے دعویٰ کے رد میں کوئی دلیل دی اور نہ ہی میری دلیل پر کوئی علمی کلام کیا۔ بلکہ مجھ پر بے جا بہتان تراشیاں کیں، اپنی تضاد بیانیاں خود عوام کے سامنے رکھیں۔

کل میں نے عوام کی آسانی کے لیے ان کی تمام بہتان تراشیوں کو نظر انداز کر کے نکتہ بہ نکتہ گفتگو کے لیے صرف علمی نکتہ ایک ایک کر کے اٹھانے کی کوشش کی تھی، لیکن موصوف کی فطرت میں نکتہ بہ نکتہ گفتگو کرنا ہے ہی نہیں، اس لیے اپنی علم دشمنی پر موصوف صرف لفاظی کا پردہ ڈالنے کی گھناؤنی سازش میں مصروف رہتے ہیں۔ یہ وہی موصوف ہیں جن سے دعویٰ سے متعلق دلیل کا کہا تھا تو بہانے بنا رہے تھے کہ میں کیوں دلیل دوں۔ اور اب دعویٰ کو چھوڑ کر غیر ضروری اسکینز رکھ کر لفاظی شروع کر دی۔ اس لیے اب مجھ پر لازم ہو گیا ہے کہ میں ان کی ہر علم دشمنی کو بے نقاب کر کے ان کے طرز پر ہی ان کا رد کروں۔

افسوس اس بات کا ہے کہ موصوف نے نہ ہی جناب ابو بکر کا موقف اس ٹرن میں پیش کیا اور نہ ہی جناب صدیقہ کبریٰ فاطمہ ع کے مطالبہ پر کوئی علمی رائے دی۔ بلکہ تمام شرائط ہی توڑ دیں۔ یقیناً اب تو سب پر واضح ہو چکا ہے کہ موصوف کے پاس میرے دعویٰ پر کوئی علمی وضاحت نہیں ہے۔

سامعین دیکھیں کہ میرے جس میسج کو ٹیگ کر کے یہ الزام لگارہے ہیں کہ میں حدیث کے پہلے حصے پر بات کر رہا ہوں دوسرے پر نہیں تو یہ ایسا ہی جھوٹ ہے جیسا کہ دن کو رات کہنا۔یوں کہ میں نے مکمل حدیث لکھ رکھی ہے اور 5 نکات کے نکتہ اول میں بھی حدیث کے دونوں حصے مذکور ہیں۔

اب یہاں دیکھیے کہ خود حدیث میں مذکور نفی کو جھٹلارہے ہیں اور اسے مفہوم کا جامہ پہنارہے ہیں۔

👈 آپ نے پانچ عبارات میں جو
پہلا آپشن لکھا ہے وہ بظاہر حدیث لانورث کا ہی مفہوم لگتا ہے، لیکن درحقیقت ایسا نہیں ہے کیونکہ ہم مطلقاً نبی کے ورثاء اور وراثت کا انکار ہی نہیں کرتے جبکہ پہلے آپشن سے ہر قسم کے وارث کی نفی بیان کی گئی ہے۔
🔷 صحیح بخاری و مسلم کے تراجم میں فرمان نبوی سے واضح ہوتا کہ صرف ملکیت کے وارث نہیں ہوں گے کیونکہ آگے چھوڑی گئی ملکیت کو صدقہ کیا جا رہا ہے۔ ان تراجم سے بھی آپ اپنی منطق ثابت نہیں کرسکتے۔
پھر بھی آپ بضد ہیں تو پہلے آپشن کا مفہوم کسی اہل سنت عالم سے ثابت کریں۔
12:47

+48 48 888 02 07 ~جعفر صادق
You
دلیل تو کل ہی دے چکا تھا، روایت لانورث ماترکنا صدقہ کا داؤد راز کا ترجمہ بھیج کر .....آج آپ نے خود بھی صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے علماء اہل سنت کے ...
آپ کی پانچ عبارات میں تیسرا آپشن اس لئے درست ہے کہ اس میں **نبی کے ورثا کا اثبات ہے اور ساتھ ہی نبی کی چھوڑی گئی ملکیت کو صدقہ کرنے کا ذکر ہے** جو عین وہی مفہوم ہے جو حدیث لانورث کا ہے۔
رہی بات یہ کہ آپ نے تیسرے آپشن میں کسی دوسری حدیث کا مفہوم لکھا ہے تو اس حدیث کا اسکین اور ترجمہ بھی پیش کریں تاکہ اس پر بھی غور و فکر کیا جائے۔
12:48

تو عرض یہ ہے محترم کہ ہم بھی اس نفی کو ہی جھٹلاتے ہیں اور خود دیگر احادیث وروایات وشواہد سے بھی اسی نفی کا رد ہوتا ہے، تیسرے آپشن میں درحقیقت اس رد کا اثبات آپ سے مقصود تھا۔ آپ نے تیسرے آپشن کو قبول کر کے ہماری تائید ہی کی ہے کل مفصل سمجھا چکا ہوں

رہ گئی مفہوم کی بات تو حدیث کے اصل الفاظ کی جگہ اس کا متضاد لفظ شامل کرنے سے مفہوم نہیں بنتا بلکہ خود حدیث کا رد ہو جاتا ہے

مثال دے کر بھی اور اس پر آپ کی رائے لے کر بھی سمجھا چکا ہوں کہ اللہ تعالیٰ احد نہیں ہے وہ نہ کسی کا باپ ہے نہ بیٹا اس کا مفہوم کسی صورت یہ نہیں بن سکتا کہ اللہ تعالیٰ احد ہے وہ کسی کا باپ ہے نہ بیٹا۔ یہ دونوں متضاد باتیں ہی رہیں گی۔

اب دیکھتے ہیں قرب الاسناد میں جو آپ نے اسکین دیا، اس میں میرے دعویٰ، دلائل سے متعلق کیا کچھ ہے یا اس سے کیسے ثابت ہوا کہ آپ کو علم ہے جناب ابو بکر نے کیا کہہ کر جناب فاطمہ ع کا مطالبہ رد کیا تھا۔

سب سے پہلے اس کی حاشیہ پر نظر ڈالیں نقلہ المجلسی فی بحار یعنی علامہ مجلسی نے اسے بحار میں نقل کیا ہے۔

کیا یہ بات عبداللہ بن جعفر الحمیری لکھ سکتے ہیں؟؟ یقیناً نہیں۔ یہ آپ نے بتانا ہے کہ حاشیہ کس نے اور کیوں لکھا۔

٣٠٤ ـ جعفر، عن أبيه: أن رسول الله صلّى الله عليه وآله لم يورّث ديناراً ولا درهماً، ولا عبداً ولا وليدة، ولا شاة ولا بعيراً، ولقد قبض رسول الله صلّى الله عليه وآله وإن درعه مرهونة عند يهودي من يهود المدينة بعشرين صاعاً من شعير،

٩٢ .... قرب الاسناد

استسلفها نفقة لأهله[١].

٣٠٥ ـ جعفر، عن أبيه قال:

«قرأت في كتاب لعلي عليه السلام أن رسول الله صلّى الله عليه وآله قال: «أنه سيكذب عليّ كاذب كما كذب على من كان قبلي، فما جاءكم عني من حديث وافق كتاب الله فهو حديثي، وما خالف كتاب الله فليس من حديثي»[٢].

٣٠٦ ـ جعفر، عن أبيه قال:

«قال رسول الله صلّى الله عليه وآله: اتقوا الله، اتقوا الله في الضعيفين: اليتيم، والمرأة، فإن خياركم خياركم لأهله»[٣].

٣٠٧ ـ جعفر، عن أبيه، عن علي عليه ا

«قال رسول الله صلّى الله عليه وآله: إذا

فلا يردها، فإنما يرد الكرامة الحمار»[٥].

٣٠٨ ـ جعفر، عن أبيه: أن الحسن والحـ

معاوية ويقولان فيه، ويقبلان جوائزه[٦].

٣٠٩ ـ جعفر، عن أبيه، عن علي عليه ا

«قال رسول الله صلّى الله عليه وآله: من

(١) نقله المجلسي في البحار ١٦:٢١٩/٨.

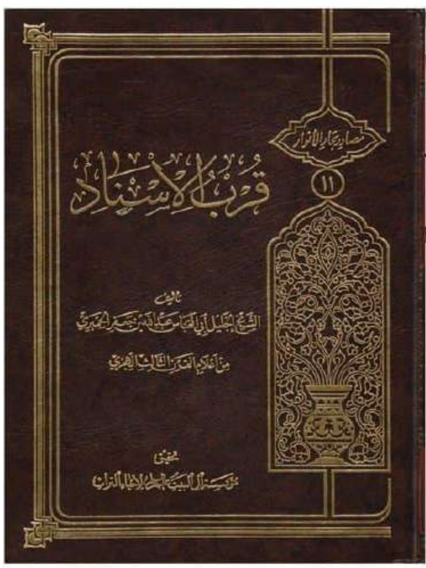

اب آئیں سند پر یہاں سند شروع ہی جعفر عن ابیہ سے ہو رہی ہے، تو آپ کو کیسے پتہ لگا یہ روایت ابن ظریف سے لی ہے الحمیری نے؟؟

پہلے یہ ثابت کریں اس کے بعد رائی کا پہاڑ بنائیں۔

اب آ جائیں اس کے متن میں۔ کیا اس روایت کے متن میں کہیں جناب فاطمہ ع کا مطالبہ فدک درج ہے؟ یقیناً نہیں

کہیں اس روایت میں لانورث ماترکنا صدقہ کی بات ہے؟ یقیناً نہیں

کہیں اس روایت میں جناب ابو بکر موجود ہیں؟؟ یقیناً نہیں

کیا اس روایت سے آپ کی علمیت کا اثبات ہے کہ آپ کو جناب ابو بکر کے وہ الفاظ معلوم ہیں جس سے انہوں نے مطالبہ سیدہ فاطمہ ع رد کیا؟؟ یقیناً نہیں۔

تو جناب یہ روایت آپ نے ٹائم پاس کرنے اور لفاظی کرنے کے لیے ہی بھیجی ہے۔ ویسے آپ کو یقیناوراثت کے قرآنی فریضے کے مسائل بھی یقیناً معلوم نہیں ہیں، یہ موضوع ہی الگ ہے اس لیے صرف آپ کی کم علمی واضح کرنے کے لیے اشارے کر رہاہوں کہ وراثت کے فریضے میں منقولہ اور غیر منقولہ جائداد کے مسائل الگ الگ ہیں۔ درہم دینار، غلام، جانور منقولہ اور زمین، مکان کھیتی غیر منقولہ جائدادیں ہیں۔

آپ کی بھیجی گئی روایت میں نہ ہی وارث کی نفی ہے اور نہ ہی وراثت انبیاء کی نفی ہے بلکہ صرف درہم، دینار، غلام، لونڈی، بکری یا اونٹ نہ ہونے کی بات ہے۔ یعنی مطلب واضح ہے کہ اگر یہ چیزیں ہوتیں تو نبی کریم کے ورثاء میں تقسیم قرآنی احکامات کی روشنی میں کی جاتی۔ مزید اس روایت میں نبی کریم کی ایک زرہ کا ذکر ہے جو یہودی کو دے کر نبی کریم نے اس کے عیوض اناج لیا تھا، اس سے بھی وارث یا وراثت کی نفی نہیں ہو رہی۔

اب دیکھیں آپ نے تقریباً 15 اسکین بھیجے اور اس پر لفاظی کی۔۔۔۔ سوائے وقت ضائع کرنے کے اس کا فائدہ کچھ ہوا؟ یقیناً نہیں۔ کیوں کہ قرب الاسناد کی اس روایت میں ابن ظریف تو موجود ہی نہیں ہے۔

آپ نے یہاں بھی اپنے علم کے حق میں محض ممبرز کو صفائیاں پیش کر رہے ہیں لفاظیوں کا سہارا لے کر۔

لانورث ماترکناصدقہ خود سنیوں کے ہاں متفقہ نہیں ہے۔ آپ سے پرسوں کہا تھا آپ متفقہ ثابت کرنے کے لیے لانورث ماترکناصدقہ کی روایت صحیح سند سے شیعہ کتب سے بھیجیں جو آپ اب تک نہ کر سکے۔

ایسا آپ اسی صورت کرتے نہ جب آپ کو علم ہوتا کہ جناب ابو بکر نے کیا کہہ کر جناب فاطمہ ع کا مطالبہ رد کیا تھا۔

قارئین موصوف کے اس میسج کو بغور دیکھیں، میں اسکرین شاٹ بھی دیتاہوں۔ (اگرچہ شیعہ مناظر نے اس میسج کا اسکرین شاٹ نہیں دیا، لیکن قارئین کے لئے شامل کیا جارہاہے)

501 غزوات کے بیان میں

لفظ فلم یقسم لھم کے آگے یہ الفاظ اور ہیں قال ابو عبداللہ الضال السدر یعنی امام بخاری نے کہا ضال جنگلی بیری کو کہتے ہیں۔ یہ تفسیر اسی نسخہ کی بناء پر ہے' جن میں بجائے راس ضان کے راس ضال ہے۔

٤٢٣٩- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي جَدِّي أَنَّ أَبَانَ بْنَ سَعِيدٍ أَقْبَلَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: يَا رَسُولَ اللهِ هَذَا قَاتِلُ ابْنِ قَوْقَلٍ وَقَالَ أَبَانُ لأَبِي هُرَيْرَةَ : وَاعَجَبًا لَكَ وَبْرٌ تَدَأْدَأَ مِنْ قَدُومِ ضَأْنٍ يَنْعَى عَلَيَّ امْرَأً أَكْرَمَهُ اللهُ بِيَدِي وَمَنَعَهُ أَنْ يُهِينَنِي بِيَدِهِ.

[راجع: ٢٨٢٧]

(۴۲۳۹) ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا' کہا ہم سے عمرو بن یحییٰ بن سعید نے بیان کیا' کہا کہ مجھے میرے دادا نے خبر دی اور انہیں ابان بن سعید رضی اللہ عنہ نے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سلام کیا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بولے کہ یا رسول اللہ! یہ تو ابن قوقل کا قاتل ہے اور ابان رضی اللہ عنہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا حیرت ہے اس وبر پر جو قدوم الضان سے ابھی اترا ہے اور مجھ پر عیب لگاتا ہے ایک ایسے شخص پر کہ جس کے ہاتھ سے اللہ تعالیٰ نے انہیں (ابن قوقل رضی اللہ عنہ کو) عزت دی اور ایسا نہ ہونے دیا کہ ان کے ہاتھ سے مجھے ذلیل کرتا۔

تشریح: حضرت ابان بن سعید رضی اللہ عنہ کے کہنے کا مطلب یہ تھا کہ میں نے ابن قوقل رضی اللہ عنہ کو اگر شہید کیا تو وہ میرے کفر کا زمانہ تھا اور شہادت سے اللہ کی بارگاہ میں عزت حاصل ہوتی ہے جو میرے ہاتھوں انہیں حاصل ہوئی۔ دوسری طرف اللہ تعالیٰ کا یہ بھی فضل ہوا کہ کفر کی حالت میں ان کے ہاتھ سے مجھے قتل نہیں کروایا جو میری اخروی ذلت کا سبب بنتا اور اب میں مسلمان ہوں اور اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہوں۔ لہٰذا اب ایسی باتوں کا ذکر نہ کرنا بہتر ہے۔ آنحضرت ﷺ حضرت ابان رضی اللہ عنہ کے اس بیان کو سن کر خاموش ہو گئے۔

٤٢٤٠، ٤٢٤١- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلاَمُ بِنْتَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا أَفَاءَ اللهُ عَلَيْهِ بِالْمَدِينَةِ وَفَدَكٍ وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لاَ نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ))، إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْمَالِ وَإِنِّي وَاللهِ لاَ أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَةِ

(۴۲۴۰-۴۲۴۱) ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا' کہا ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا' ان سے عقیل نے' ان سے ابن شہاب نے' ان سے عروہ نے' ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم ﷺ کی صاحبزادی فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس کسی کو بھیجا اور اپنی میراث کا مطالبہ کیا آنحضور ﷺ کے اس مال سے جو آپ کو اللہ تعالیٰ نے مدینہ اور فدک میں عنایت فرمایا تھا اور خیبر کا جو پانچواں حصہ رہ گیا تھا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ جواب دیا کہ آنحضرت ﷺ نے خود ہی ارشاد فرمایا تھا کہ ہم پیغمبروں کا کوئی وارث نہیں ہوتا' ہم جو کچھ چھوڑ جائیں وہ سب صدقہ ہوتا ہے' البتہ آل محمد ﷺ اسی مال سے کھاتی رہے گی اور میں خدا کی قسم جو صدقہ حضور اکرم ﷺ چھوڑ گئے ہیں اس میں کسی قسم کا تغیر نہیں کروں گا' جس حال میں وہ آنحضور ﷺ کے عہد میں تھا اب بھی اسی طرح رہے گا اور اس میں (اس کی تقسیم وغیرہ) میں'

ملاحظہ فرمائیں یہ روایت خود اہل سنت علماء نے ترجمہ کیا ہے۔ * ہم پیغمبروں کا کوئی وارث نہیں ہوتا، ہم جو کچھ چھوڑ جائیں وہ سب صدقہ ہوتا ہے *

ملاحظہ فرمائیں سامعین کہ موصوف جسے شیعہ مناظر کی خیانت کہہ رہے ہیں وہ دراصل روایت کے الفاظ اور معروف سنی مترجم وشارح کا کیا گیا ترجمہ ہے۔

اب کوئی سمجھ دار سنی ہی ممتاز قریشی صاحب کو سمجھائے کہ انبیاء جو کچھ چھوڑ جائیں ☜ وہ سب ☞ صدقہ ہوتا ہے کا مطلب انبیاء کی مطلق وراثت صدقہ ہوتی ہے۔

موصوف کی ہٹ دھرمی ملاحظہ فرمائیں کہ جس بات کا خود کو علم ہی نہیں ہے اسے فرمان نبوی ﷺ بنانے کے ساتھ اجماع امت کا قیاس بھی کر رہے ہیں۔ ویسے تو اختلاف سے اجماع امت کا دعویٰ خود ہی مسترد ہو جاتا ہے لیکن پھر بھی ہم مجبور ہیں کہ اب اہل سنت مفسرین سے دکھائیں کہ انبیاء کی مالی وراثت ہوتی ہے۔

شیعہ عالم نے مالی وراثت نبوی ﷺ کو ثابت کرنے کے لئے بجائے ایک دلیل دینے کے دلائل کا انبار کاپی پیسٹ کرکے ظاہر کر دیا کہ وہ کسی ایک دلیل پر مکمل اعتماد ہی نہیں رکھتے!

نوٹ: ان تمام تیس کے قریب کتب کی عبارات پر گفتگو نہیں کی گئی، کیونکہ حدیث لانورث اصل موضوع بحث تھا۔ اس لئے وہ پوری کاپی پیسٹ تحریر حذف کی گئی ہے۔ شیعہ مناظر کو الگ سے مالی وراثت نبوی ﷺ پر انہی دلائل کی روشنی میں الگ الگ تفصیلی گفتگو کرنے کی دعوت دی گئی ہے۔

سید کرار حیدر زیدی شیعہ: جی سامعین ملاحظہ فرمائیں جس طرح ممتاز قریشی صاحب کو جناب ابو بکر کا موقف معلوم نہ ہو سکا، اسی طرح انہیں یہ بھی علم نہیں تھا کہ اہل سنت کے علماء میں انبیاء کرام کی مالی وراثت کے قائلین بھی موجود ہیں جو قرآن کریم سے انبیاء کرام کی مالی وراثت کو تسلیم کرتے ہوئے، وراثت کے قرآنی فریضے کا اطلاق انبیاء کرام پر بھی کرتے رہے ہیں۔ اہل سنت کے متقدمین سے متاخرین تک ہر طبقے کے مفسر نے اس بات کو اپنی تفاسیر میں نقل کر رکھا ہے لیکن ممتاز قریشی صاحب نے انہیں پڑھے بغیر ہی دعویٰ کر دیا کہ * انبیاء کرام کی مالی وراثت کا کہیں بھی ذکر نہیں ہے *

صرف یہی ہی نہیں اپنی لاعلمی کی بنیاد پر اپنی لاعلمی کو * اجماع امت * بھی قرار دے دیا۔ الامان الحفیظ

محترم پھر سوچیں میرے دعویٰ میں حدیث لانورث کی بات ہی نہیں تھی۔ جناب ابو بکر کے موقف کی بات تھی۔ آپ نے اپنی لاعلمی چھپانے کے لیے کیا کیا جتن کیے اور لفاظیوں میں لگے رہے۔ لیکن نہ ہی جناب ابو بکر کا درست موقف بیان کر سکے اور نہ اب تک جناب صدیقہ کبریٰ فاطمہ ع کا درست مطالبہ بیان کر پائے۔

جب قرآن مجید سے انبیاء کی مالی وراثت ثابت ہے، آپ کے اپنے مفسرین نے اسے تسلیم کر رکھا ہے تو اب نبی کریم سے منسوب خلاف قرآن اس روایت کی کیا حیثیت رہ گئی؟؟ اہل علم حضرات کے لیے یہ سوچنا اور غور و فکر کرنا ضروری ہے۔

ابو عزرائیل شیعہ: مناظرہ ختم یا چل رہا ہے؟

جعفر صادق: موصوف ختم لکھیں تو میں آخری ٹرن شروع کروں گا۔ آج آخری دن ہے۔

ابو عزرائیل شیعہ: (شیعہ مناظر سید کرار حیدر کو مخاطب کرتے ہوئے) ختم کریں تا کہ گروپ اوپن کیا جاوے۔ اپنی ٹرن مکمل کریں یا گروپ کو اوپن کر دیں؟

جعفر صادق: میں تو شام سے انتظار کر رہا ہوں۔ انہون نے پورا دن لگا دیا ہے۔ مجھے جوابات بھیجنے میں زیادہ دیر بھی نہیں لگے گی۔

ابو عزرائیل شیعہ: آدھا گھنٹہ انتظار کرتے ہیں پھر گروپ اوپن کرتے ہیں۔

جعفر صادق: میرے ٹرن کے بعد جو چاہیں کرتے رہیں۔ کیا میں جوابات شروع کر دوں؟

ابو عزرائیل شیعہ: جب انھوں نے ٹرن مکمل ہی نہیں کی تو آپ کیسے شروع کریں گے؟ آدھا گھنٹہ انتظار کرتے ہیں اگر آ گئے تو ٹھیک ورنہ گروپ اوپن کر دیتے ہیں۔

جعفر صادق: گروپ کیوں اوپن کریں گے؟ آدھے گھنٹے بعد 9:15 سے میں آخری ٹرن شروع کروں گا۔ اس کے بعد گروپ آپ لوگوں کا جو آپ کو بہتر لگے۔

ابو عزرائیل شیعہ: کیا آپ نے شرائط میں طئے کیا تھا کہ آخری ٹرن آپ کی ہو گی؟ یا آپ نے ان سے کسی مسج میں کہا تھا کہ آخری ٹرن آپ کی ہو گی؟

جعفر صادق: نہیں۔ صرف میرا آخری ٹرن ہو گا۔ اس کے بعد مناظرے کا آخری ٹرن ان کا ہو گا۔

ابو عزرائیل شیعہ: جب شرائط میں طئے نہیں ہے اور ناہی ان سے آپ کی یہ بات طئے ہوئی ہے کہ آخری ٹرن آپ کی ھو گی تو پھر آپ بضد کیوں ہیں؟ آپ کو شرائط میں طئے کرنا چاہیے تھا۔ آدھے گھنٹے بعد اگر ہمارے مناظر آنلاین ہوئے تو ٹھیک وگرنہ گروپ باز کیا جائے گا۔

جعفر صادق: ہر گز نہیں۔ گفتگو ترتیب سے مکمل ہونی چاہئے۔ ہم نے شروع میں ہی دو دن گفتگو کے لئے مخصوص کئے گئے تھے۔ آج آخری دن ہے۔ آج صبح بھی واضح بتا چکا ہوں۔

ابو عزرائیل شیعہ: ابھی دن نہیں ہے بلکہ رات ہی ہے۔

جعفر صادق: بارہ بجے تاریخ تبدیل ہوتی ہے۔

جعفر صادق: میں نے کب کہا کہ میرے آخری ٹرن کے بعد وہ آخری ٹرن نہیں بھیج سکتا۔ یہ ان کی صوابدید پر ہے۔ میں اپنی بات کر رہا ہوں کہ میرا اب آخری ٹرن ہے۔

ابو عزرائیل شیعہ: صبر رکھیے 09:05 پر آدھا گھنٹہ پورا ہو جائے گا۔

جعفر صادق: ٹھیک ہے۔ اس کے بعد میرا آخری ٹرن شروع ہو گا۔ جوابات تیار ہیں۔ بس رکھتے جانا ہے۔

ابو عزرائیل شیعہ: قطعا نہیں۔ اگر ہمارے مناظر آئے تو ٹہیک ورنہ آپ کو ایڈمن شپ سے ہٹا کر گروپ بند کیا جائے گا۔

سید کرار حیدر زیدی شیعہ: محترم آخری ٹرن مدعی کی ہوتی ہے۔ میں مصروف تھا اس لیے اب اپنی ٹرن جاری رکھ رہا ہوں۔

جعفر صادق: @سید کرار حیدر شیعہ: بالکل۔ میں نے منع تھوڑی کیا ہے۔

سید کرار حیدر زیدی شیعہ: جی میں مکمل کر رہا ہوں

ابو عزرائیل شیعہ: مکمل کر دیجیے 👍 اور اصول مناظرہ کے مطابق آخری بات بھی مدعی ہی کرتا ہے، سائل نہیں۔

ابو عزرائیل شیعہ: آپ نے شرائط میں یہ طئے کیا تھا؟ کہ مناظرہ آدھی رات تاریخ تبدیل ہونے تک کیا جائے گا 🤔

شیعہ گروپس میں شیعہ ایڈمن جلیل شر (ابوعذرائیل) کی ظالمانہ روش

شیعہ مناظر سید کرار حیدر نے اپنے ٹرن کے جوابات 2 بجے سے رات 9:24 تک تقریباً ساڑھے سات گھنٹے میں دئے دوسری طرف عدل و انصاف کے دھجیاں اڑاتے ہوئے شیعہ مناظر کی غیر حاضری کی سزا بھی اہل سنت مناظر کو دی جا رہی ہے !

يا ايها الذين امنوا كونوا قوامين لله شهداء بالقسط و لا يجرمنكم شنان قوم على الا تعدلوا اعدلوا هو اقرب للتقوى واتقوا الله ان الله خبير بما تعملون

مائدہ - ۸

ایمان والو خدا کے لئے قیام کرنے والے اور انصاف کے ساتھ گواہی دینے والے بنو اور خبردار کسی قوم کی عداوت تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کردے کہ انصاف کو ترک کردو، انصاف کرو کہ یہی تقوی سے قریب تر ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو کہ اللہ تمہارے اعمال سے خوب باخبر ہے

سید کرار حیدر زیدی شیعہ: جی سامعین ملاحظہ فرمائیں کہ ممتاز قریشی صاحب نے اس بات کو میری خیانت قرار دیا ہے کہ فرمان نبی ﷺ سے مطلقاً ہر قسم کی وراثت کا ہونا مسترد ہے۔یعنی ممتاز قریشی صاحب کے مطابق انبیاء کی مالی وراثت بھی ہوتی ہے، مالی وراثت کا مطلقاً انکار نہیں کیا جاسکتا۔

یہاں بات واضح ہے کہ ممتاز قریشی صاحب کے مطابق انبیاء کے وارث بھی ہوتے ہیں اور انہیں مالی وراثت بھی ملتی ہے۔

اگر مالی وراثت کا مطلقاً انکار ہوتا تو ورثاء مالی وراثت سے محروم ہوتے۔
لیکن مطلقاً تو مالی وراثت غیر انبیاء میں بھی تقسیم نہیں ہوتی۔

مثلاً اگر کوئی شخص فوت ہو اور اس کی وراثت میں درہم دینار، بکری اونٹ نہ ہو تو لازم نفی ہو گی اس کے ورثاء میں درہم دینار، بکری اونٹ کی۔کیوں کہ جو چیز وراثت میں چھوڑی ہی نہیں وہ ورثاء کو ملے کیسے؟
لہذا انبیاء کی مالی وراثت کے مطلقاً انکار کی نفی کر کے ممتاز قریشی صاحب نے لانورث ماترکنا صدقہ کا خود ہی انکار بھی کر دیا ہے جیسا کہ اوپر بھی وہ نکتہ اول کا انکار کر چکے تھے، اب اس کی توثیق بھی ہو چکی ہے۔
جی جناب میرا دعویٰ جسے آپ نے پہلے روز سے رد کرنے کی جسارت نہیں کی بلکہ ٹال مٹول اور موضوع سے ہٹ کر لفاظیوں میں لگے رہے اس کا مقصد یہی تو تھا کہ آپ جناب فاطمہ ع کے مطالبہ کی وجوہات چھپائیں۔آپ جناب ابو بکر کے موقف کی پردہ پوشی کریں اور ان کے لیے قرآن مجید کو چھوڑ کر بس لانورث ماترکنا صدقہ یعنی انبیاء کا کوئی وارث نہیں ہوتا، وہ جو کچھ چھوڑیں وہ سب صدقہ ہوتا ہے کا الٹا مفہوم بنائیں کہ انبیاء کے وارث ہوتے ہیں وہ جو مال بھی چھوڑتے ہیں اس میں سے کچھ صدقہ ہوتا ہے۔

آج آخری دن ہے؟؟ مجھے علم نہیں تھا اس کا۔ خیر سے اگر آپ پہلے دن ہی بتا دیتے کہ جناب ابو بکر نے کن الفاظ سے جناب فاطمہ ع کا مطالبہ رد کیا تھا تو بات اسی روز ختم ہو جاتی۔ لیکن آپ ایسا اسی صورت کرتے جب یہ بات آپ کے علم میں ہوتی۔ آپ کے علم میں نہ ہونے کی وجہ بھی واضح ہو گئی ہے کہ آپ کو تو یہ بھی معلوم نہیں ہے کہ جناب فاطمہ ع نے ملکیت کا مطالبہ کیوں کیا تھا؟

جعفر صادق: یہ فیصلہ ممبرز پر چھوڑ تا ہوں کہ کاپی پیسٹ کس کی طرف سے ہو تا رہا۔ آپ کا دعوی اور پانچ عبارات کی دلیل پر تفصیلی گفتگو بھی ہو چکی ہے۔ کس نے کس پر بے جا بہتان تراشی کی وہ بھی سب دیکھ سکتے ہیں۔

جب ایک ساتھ پانچ عبارات لکھی جائیں گی تو پہلے آپشن سے عام شخص یہ مفہوم نکالے گا کہ * حدیث لانورث سے انبیاء کے مطلقاً وارث نہیں ہوں گے * یعنی مالی اور علمی دونوں قسم کی وراثت اور ورثاء کی نفی تسلیم کرنی ہو گی کیونکہ دیگر آپشنز میں وارث ہونا اور نہ ہونا بھی الگ الگ مذکور ہے۔

👈 حدیث لانورث میں اجماع امت کے مطابق صرف مالی وراثت کی نفی بیان کی گئی

ہے کیونکہ اس حدیث کا دوسرا حصہ اسی پر دلالت کرتا ہے۔ **جب ایک ساتھ پانچ مختلف مفہوم لکھے جائیں گے تو* پہلا آپشن درست قرار دینا حدیث لانورث کے درست مفہوم کو الٹ دینا ہے،* اس سے کئی قرآنی آیات اور سُنی وشیعہ کی صحیح روایات میں تعارض آجائے گا۔**

آپ کو صرف لفظ درکار ہوتے ہیں تاکہ شیعہ عقائد کی تائید ہو جائے، اہل سنت ہر روایت کو کئی انداز سے پرکھتے ہیں۔

ہمارے ہاں * مفہوم کی اہمیت ہوتی ہے۔ سند، متن، قرائن، دوسری صحیح روایات سے تطبیق، تاریخ کے مضبوط ترین حقائق وغیرہ ذہن میں رکھ کر نتیجہ نکالا جاتا ہے، * اہل تشیع کی طرح کسی ایک روایت اور اس کے چند الفاظ سے نتیجہ نکال کر کوئی بھی عقیدہ بنا لینا ہمارے ہاں جائز ہی نہیں ہے۔

◈ اہل تشیع مطلقاً نفی کو جھٹلاتے ہوئے علمی وراثت کے ساتھ انبیاء کی مالی وراثت کے بھی قائل ہیں۔

◈ اہل سنت مالی وراثت نبوی کے قائل نہیں ہیں۔ سُنی وشیعہ کے مابین وراثت نبوی کے متعلق * مالی وراثت نبوی * پر ہی اختلاف ہے۔ علمی وراثت پر تو دونوں فریق متفق ہیں۔

◈ آپ کی دی گئی مثال درست نہیں ہے کیونکہ دونوں جملوں کے دونوں حصہ اپنی اپنی جگہ مکمل ثابت شدہ حقائق ہیں۔ میں آسان کر کے سمجھا دیتا ہوں۔

پہلا جملا:

* 1- اللہ تعالی احد نہیں ہے۔ (معاذاللہ) ☜ اس سے قل ھو اللہ احد کے واضح نفی ہو جاتی ہے، اس لئے ناقابل قبول ہے۔ *

* 2- اللہ کسی کا باپ یا بیٹا نہیں ہے۔ ☜ اس کی تائید قرآن میں موجود ہے لَمۡ یَلِدۡ ۙ وَ لَمۡ یُوۡلَدۡ ۔ *

نتیجہ: دونوں جملے الگ الگ دلائل رکھتے ہیں اور پہلا جملا خلاف قرآن ہے اس لئے مسترد کیا جائے گا۔ دوسرا درست عین قرآن کے مطابق ہے۔

دوسرا جملہ:

* 1- اللہ تعالی احد ہے۔ ☜ اس کی تائید قل ھو اللہ احد۔ *

* 2- اللہ کسی کا باپ یا بیٹا نہیں ہے۔ ☜ اس کی تائید لَمۡ یَلِدۡ ۙ وَ لَمۡ یُوۡلَدۡ ۔ *

اب اسی منطق کے مطابق حدیث لانورث پر غور و فکر کریں۔

* 1- لانورث (ہمارہ کوئی وارث نہ ہو گا۔) ☜ قرآن وکئی سُنی وشیعہ صحیح احادیث کے مطابق علمی وراثت اور انبیاء کے وارثین کا ذکر موجود ہے، اس لئے ہر قسم کی وراثت کی نفی مراد نہیں لی جائے گی۔*

* 2- ما ترکنا فھو صدقة (اور جو کچھ ہم نے چھوڑاہے وہ صدقہ ہے۔) ☜ اس حصے سے مال ملکیت کا صدقہ ہونا یہ ظاہر کرتا ہے کہ پہلے حصے سے مراد یہ ہے کہ نبی ﷺ کی چھوڑی ہوئی ملکیت کے ورثاء نہیں ہوں گے۔*

آپ نے ایک اور خیانت ہے۔ میں ٹیگ کئے گئے تینوں میسیجز اور ترتیب دکھادیتاہوں۔

غور فرمائیں! میرے میسج نمبر 3 میں شیعہ مناظر کا میسج نمبر 2 ٹیگ کرکے جواب دیا گیا ہے۔اس دو نمبری میسج میں پانچ عبارات کے پہلے آپشن کے متعلق مجھے کہا گیا ہے کہ میں عربی سے ناواقف ہوں اس لئے انکار کر رہا ہوں اور پہلا نکتہ یعنی پہلا آپشن ہی حدیث لانورث کا درست مفہوم ہے۔یاد رہے کہ میں نے تیسرا آپشن درست کہا ہے۔ اس لئے تیسرے نمبر میسج میں شیعہ مناظر کو علمائے اہل سنت سے تائید دکھانے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

کوئی تضاد بیانی نہیں کی۔

شیعہ ایڈمن کی طرف سے اہل سنت مناظر کو جوابات بھیجنے کے دوران ایڈمن سے ہٹانا طئے شدہ شرائط کی کھلم کھلا خلاف ورزی

ابو عزرائیل شیعہ: *ہمارے مؤمنین کی ہمیں سمجھ نہیں آتی ہے کہ ایسے جہلاء کو عزت کیوں دیتے ہیں کہ جن کو کتاب کا حاشیہ تک پڑھنا نہیں آتا ہے۔* اس ممتاز قریشی ملعون کی جہالت دیکھیں

*

(ابو عذرائیل جلیل شر نے ایک وڈیو بنائی جس میں غیر اخلاقی القاب سے سنی مناظر کو مخاطب کیا گیا اور پرسنل میں کی گئی گفتگو کے مخصوص میسیجز دکھا کر بد دیانتی کی گئی، اس کے بعد اللہ عزوجل کا شکر ادا کرتا ہوں کہ جس حاشیہ کو پڑھنے کے متعلق موصوف اچھل رہے تھے وہی حاشیہ خود ہی غلط پڑھ کر سب کو سناتے رہے!

اناللہ وناالیہ راجعون۔)

اس ویڈیو میں معزز سامعین و قارئین آپ خود چیک کرلیں کہ ممتاز قریشی کتنا بڑا احمق اور جاھل مطلق انسان ہے جسے نا حاشیہ پڑھنا آتا ہے اور نا ترجمہ کرنا آتا ہے، لیکن پھر ہمارے کچھ برادران نے اس احمق ملعون کو سر پر بٹھا رکھا ہے۔

یہاں پر خود اس ملعون کی جہالت چیک کرلیں

-

یہاں پر اس روایت کے مطابق سند یوں ہو گی۔

عن ابن ظریف عن حسین بن علوان۔ *اس جاھل مطلق انسان سے یہ تو کوئی پوچھے کہ یہ حسین بن علوان کیا شیعہ تھا؟

اور اس ملعون جاھل نے جس روایت کی تصحیح ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے اس روایت میں حسین بن علوان نامی شخص شیعہ رافضی نہیں بلکہ عامی المذھب (اھلسنت) تھا۔ * دوسری بات اس روایت درھم دینار نہ چھوڑنے ڑنے کی بات ہے *

* یعنی مثال کے طور پر کوئی شخص اگر فوت ہو جائے تو اس کی کئی مربع زمین ہو پر کیش رقم نا ہو * تو ایسے شخص کے لیے کہا جائے گا کہ فلاں شخص نے ورثے میں اتنی زمین چھوڑی ہے پر کیش رقم نہیں چھوڑی ورثے میں * ان شاءاللہ قارئین سمجھ جائیں گے۔ برادر آگے ایسے جہلاء سے پرہیز کیجیے جنہیں حاشیہ تک پڑھنا بھی نہ آئے۔

(جعفر صادق: نہایت ہی بھونڈی مثال۔ اگر ایک شخص اچھی خاصی زمین اپنے پیچھے چھوڑ کر جائے تو کیا ہم تصور کر سکتے ہیں کہ وہ کسی عام استعمال کی چیز کو گروی رکھ کر گھر کے اخراجات پورے کرتا تھا؟

حاشیہ تو @ جلیل شر! آپ کو بھی درست پڑھنا نہ آیا! کیا خیال ہے؟ گروپ لاک کر کے جو جو مجھے کہتے رہے وہ سب القاب آپ پر کیوں نہ لگائے جائیں!)

اس کے بعد چراغوں میں روشنی نہ رہی!!

شیعہ گروپ میں حسب روش شیعہ ایڈمن نے لاکڈ گروپ میں اہل سنت مناظر کو خوب برا بھلا کہنے کے بعد گروپ سے نکال باہر کر دیا!!

اس کے بعد خود شیعہ مناظر نے ہی ایڈ کر کے ایڈمن بنایا تا کہ گفتگو کا سلسلہ دوبارہ شروع کیا جا سکے!

ایک بار پھر پرسنل میں شیعہ ایڈمن جلیل شر سے تو تو میں میں !
جلیل شر میں اتنی اخلاقی جرآت بھی نہیں تھی کہ گروپ میں سنی مناظر کو نکالنے کا اعلان کرتے !

ابو عزرائیل شیعہ
online
SUNDAY
ہمارے آئمہ علیھم السلام نے معاویہ کو اس امت کا فرعون کہا ہے
9:53 PM
دوسروں کو کہہ رہے ہیں کہ ممتاز قریشی جیسے جہلاء سے کیوں گفتگو کرتے ہیں اور آپ مجھے اسکینز بھی بھیج رہے ہیں۔
9:55 PM
You
دوسروں کو کہہ رہے ہیں کہ ممتاز قریشی جیسے جہلاء سے کیوں گفتگو کرتے ہیں اور آپ مجھے اسکینز بھی بھیج رہے ہیں۔
یہ تو تجھے حقیقت دکھائی ہے کہ ہمارے ہاں معاویہ کا مقام یہ ہے جو تیرے سامنے ہے
9:56 PM
ابو عزرائیل شیعہ
یہ تو تجھے حقیقت دکھائی ہے کہ ہمارے ہاں معاویہ کا مقام یہ ہے جو تیرے سامنے ہے
آپ جو دکھائیں بس وہی حقیقت ہے
9:57 PM
You
کم از کم گروپ میں اعلان کرنے کی ہمت کریں کہ ممتاز کو میں نے ایڈمن سے ہٹادیا ہے۔
یہ اعلان ابھی تک کیوں نہیں کیا؟
آپ تو حق پر ہو نہ..
مجھے ایڈمن سے ہٹاکر بھی درست کام کیا ہے۔
9:59 PM
کیا ضمیر ایسا اعلان کرنے سے روک رہا ہے؟
9:59 PM
9:59 PM

ابو عزرائیل شیعہ
online
SUNDAY
9:46 PM
You
کم از کم گروپ میں اعلان کرنے کی ہمت کریں کہ ممتاز کو میں نے ایڈمن سے ہٹادیا ہے۔
9:49 PM
انسان میں اتنا ظرف ہونا چاہئے کہ جو کرے اسے دوسروں تک پہنچائے۔
9:50 PM
سب ممبرز کو بتائیں کہ مجھے ہٹا دیا گیا ہے۔
9:50 PM
9:51 PM
You
سیدنا علی اور حسنین کریمین نے مان لیا حضور۔
9:52 PM
You
سیدنا علی اور حسنین کریمین نے مان لیا حضور۔

ابو عزرائیل شیعہ
online
SUNDAY
کیوں اتنا خوف؟
10:00 PM
مجھے یا آپ کو..
اعلان تو کردیں کہ آپ نے ایک نیکی کا کام کردیا ہے۔
10:01 PM
کب تک حقیقت چھپائیں گے۔
سب کو بتائیں کہ آپ نے ایک کارنامہ سرانجام دے دیا ہے۔😊
10:02 PM
You
کم از کم گروپ میں اعلان کرنے کی ہمت کریں کہ ممتاز کو میں نے ایڈمن سے ہٹادیا ہے۔
👆
10:02 PM
عوام کو سچ بتائیں کہ مجھے ایڈمن سے ہٹادیا گیا ہے۔
اعلان کردیں حضور
10:03 PM
یہ ہے شیعہ کی منصف مزاجی 😊
10:04 PM
مجھے برا بھلا کہہ کر حق ثابت کر رہے ہیں۔
10:07 PM
مجھے ایڈمن سے ہٹانے کا اعلان آج کریں گے یا کل؟😊
10:07 PM
جاھل مطلق فالتو کے اتنے مسجز کیوں کر رہے ہو؟
10:09 PM
اعلان کردیں تاکہ سب ممبرز سمجھ جائیں کہ میرے جوابات کیوں نہیں آ رہے۔
10:09 PM
برا بھلا کہنے کے سوا اور آپ نے سیکھا کیا ہے۔
10:10 PM

ابو عزرائیل شیعہ
online
مجھے برا بھلا کہہ کر حق ثابت کر رہے ہیں۔
10:07 PM
مجھے ایڈمن سے ہٹانے کا اعلان آج کریں گے یا کل؟😊
10:07 PM
جاھل مطلق فالتو کے اتنے مسجز کیوں کر رہے ہو؟
10:09 PM
اعلان کردیں تاکہ سب ممبرز سمجھ جائیں کہ میرے جوابات کیوں نہیں آ رہے۔
10:09 PM
برا بھلا کہنے کے سوا اور آپ نے سیکھا کیا ہے۔
10:10 PM
میں کوئی غلط بات تو نہیں کہہ رہا۔
10:10 PM
You
کم از کم گروپ میں اعلان کرنے کی ہمت کریں کہ ممتاز کو میں نے ایڈمن سے ہٹادیا ہے۔
👆
10:10 PM
دل کی بھڑاس نکالتے رہیں۔
میں صرف اس اعلان کا منتظر ہوں۔ پھر گروپ چھوڑ دوں گا۔
10:11 PM
خوش رہیں۔
اب دین کی تبلیغ کرتے رہیں۔
میں پی ڈی ایف پر کام شروع کرتا ہوں۔
اللہ حافظ
10:15 PM
You
خوش رہیں۔
اب دین کی تبلیغ کرتے رہیں۔
میں پی ڈی ایف پر کام شروع کرتا ہوں۔
کرو کرو اور آمریکی ڈالرز کا انتظار کرو معاویہ کے مرید 🤣
10:16 PM

ایک گھنٹہ جگ ہنسائی اور طوفان بد تمیزی کے بعد
اہل سنت مناظر کو گروپ میں دوبارہ ایڈ کر کے ایڈمن بنایا گیا!

جعفر صادق: سانپ نکل گیا اور اب لکیر پیٹنا شروع ہو چکا ہے۔ محترم۔۔ قرب الاسناد کی روایت پر یہ اشکال آپ کو پہلے اٹھانے تھے۔ الحمدللہ۔۔ ہم دونوں میں سے کون علم رکھتا ہے اور کون لاعلم ہے، وہ سب کے سامنے عیاں ہو چکا ہے۔

دعوی کر کے حدیث لانورث سے مجھے لاعلم قرار دینے والا خود اتنا عالم فاضل نکلا کہ شہرہ آفاق شیعہ معتبر کتب قرب الاسناد اور بحار الانوار کے مصنفین اور وقت اشاعت سے بھی انجان نکلا۔ اسے کہتے ہیں اللہ کی شان۔

ممبرز دیکھ لیں۔ شیعہ علماء کا یہ حال ہو چکا ہے کہ ان کی اپنی کتب کے ادوار، روایات کا اسلوب اور متن بھی ہمیں ہی سمجھانا پڑتا ہے۔

دوسری طرف وہ خود کو اتنا عالم فاضل بھی سمجھتے ہیں کہ دوسروں کے نام لکھ کر لاعلم ہونے کے دعوے کرتے رہتے ہیں۔

☜ نہ آپ کو اپنی کتب کا پتہ ہے اور نہ ان کی سند کو سمجھنے کی قابلیت ہے، کل سے پانچ عبارات لکھ لکھ کر ترتیب الٹ پلٹ کر کے بھی آپ کو کچھ حاصل نہیں ہو سکا تو * آج اپنے دعوی میں بیان کئے گئے واقعہ سے ہٹ کر ایک ساتھ تیس کے قریب مختلف کتب و تفاسیر سے کاپی پیسٹ کر کے عبارات رکھنا بھی شروع کر دی ہیں۔ یہ آپ کی بوکھلاہٹ اور شکست کی واضح دلیل ہے۔ *

کئی کتب کا اسلوب ہوتا ہے کہ ایک ہی سند سے کئی روایات مروی ہونے کی وجہ سے پہلی روایت میں مکمل سند کا اہتمام کیا جاتا ہے اور باقی روایات اس کے ذیل میں بیان کی جاتی ہیں۔

ظهر الزنا»[١].

٢٨١ ـ وعنه، عن مسعدة بن زياد، عن جعفر، عن أبيه: أن النبي صلّى الله عليه وآله قال:

«إذا أتى الشيطان أحدكم وهو في صلاته فقال: إنك مراء. فليطل صلاته ما بدا له، ما لم يفته وقت فريضة. وإذا كان على شيء من أمر الآخرة فليتمكث ما بدا له، وإذا كان على شيء من أمر الدنيا فليبرح. وإذا دعيتم إلى العرسات فابطئوا فإنها تذكّر الدنيا. وإذا دعيتم إلى الجنائز فاسرعوا، فإنها تذكّر الآخره»[٢].

٢٨٢ ـ الحسن بن ظريف، عن الحسين بن علوان، عن جعفر، عن أبيه: أن علياً عليه السلام ورحمة الله وبركاته سئل عن البزاق يصيب الثوب، فقال: «لا بأس به»[٣].

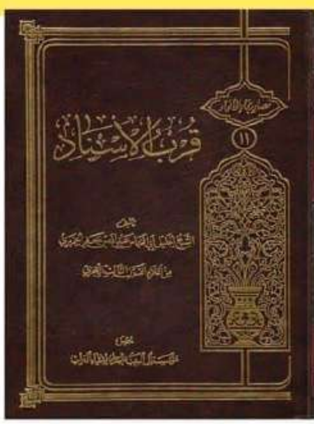

٢٨٣ ـ جعفر، عن أبيه: أن علياً كان لا ي

الذي يشترىٰ من النصارى والمجوس واليهودي قبل

تكون في أيديهم فتنجس منها، وليست: بثيابهم التي

٢٨٤ ـ وعنه، عن جعفر، عن أبيه أن علي

النصارى واليهود في بيعهم وكنائسهم، والمجوس في

«شددوا عليهم احتياطاً للمسلمين»[٥].

٢٨٥ ـ جعفر، عن أبيه، عن علي عليه الس

---

(١) رواه الكليني في الكافي ٦:٢/٤٧٨ عن أمير المؤمنين (عليه السلام)، وفيه المتركة، ونقله المجلسي في البحار ١٨:٥/١٤٥.

(٢) رواه ابن الاشعث في الجعفريات: ٣٣ باختلاف يسير، ونقله المجلسي في البحار ٧٢:٢٠/٢٩٥.

(٣) نقله المجلسي في البحار ٨٣:١/٢٥٧ .

(٤) نقله المجلسي في البحار ٨٠: ٦/٤٦.

(٥) نقله المجلسي في البحار ١٠٤:١٩/٢٨٧ .

* قرب الاسناد میں بھی یہی کیا گیا ہے۔ میں نے جو روایت بھیجی ہے اس کا نمبر 304 ہے، اس کی سند روایت نمبر 282 میں بیان کی گئی ہے اور باقی روایات 326 تک اسی سند کے ساتھ بیان کی گئی ہیں۔ *

شیعہ مناظر کی لاعلمی

قرب الاسناد کا حاشیہ کس نے اور کیوں لکھا؟ الحمیری نے روایت ابن ظریف سے کیسے لی؟

جعفر صادق: آپ کو یہ بھی نہیں پتہ کہ بعد میں جب کتب کے نئے ایڈیشن شائع ہوتے ہیں تو ان کے حاشیہ بعد کے محققین لکھتے ہیں اور حاشیہ میں کتابت کی غلطیاں، راویوں کی تفصیل، درستگی، دوسری کتب کی روایات سے تعلق یا دوسری کتب کے حوالے وغیرہ شامل کئے جاتے ہیں۔

کتاب قرب الإسناد کو مؤسسہ آل البیت علیہم السلام لإحیاء التراث قم نے 1413ق میں تحقیق کی اور 300 کی تعداد میں طبع کیا۔ کتاب کے 543 صفحات ہیں کہ جس کے 395 صفحات پر احادیث کتاب ہیں بقیہ صفحات میں آیات، احادیث قدسی، احادیث، آثار، اَعلام، ایام و وقائع،... تا، لباس وزینت، حیوانات اور منابع کی فہرستیں مذکور ہیں۔
اس سے پہلے یہ کتاب تین جلدوں میں توسط کتاب فروشی نینوا تہران منتشر ہوئی۔

قرب الاسناد

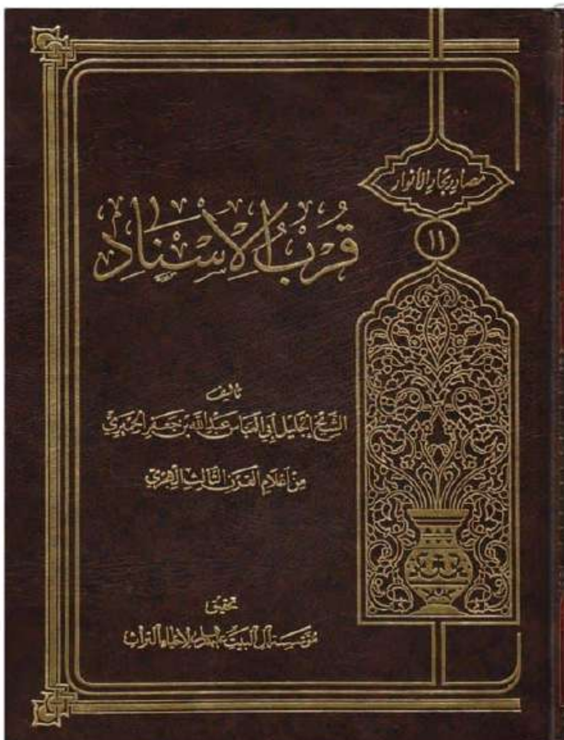

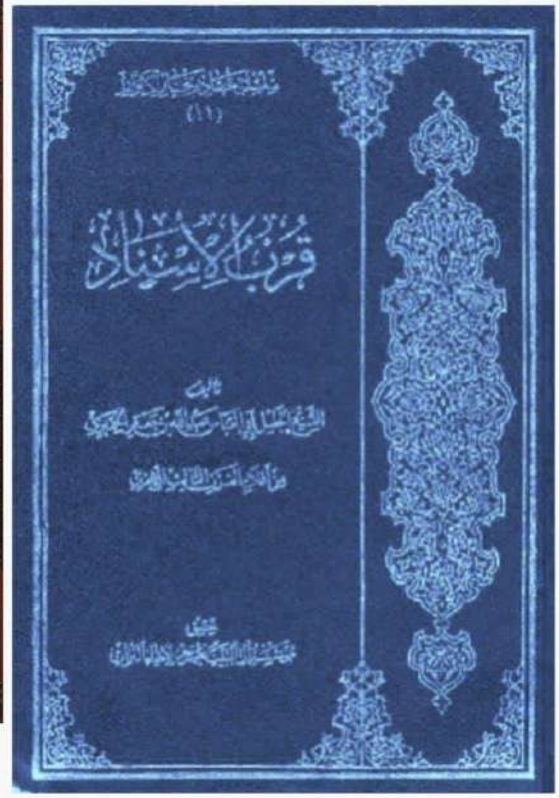

کتاب قرب الإسناد کو مؤسسہ آل البیت علیہم السلام لإحیاء التراث قم نے 1413 ق میں تحقیق کی اور 3000 کی تعداد میں طبع کیا۔ کتاب کے 543 صفحات ہیں کہ جس کے 395 صفحات پر احادیث کتاب ہیں بقیہ صفحات میں آیات، احادیث قدسی، احادیث، آثار، أعلام، ایام و وقائع، ...تا، لباس و زینت، حیوانات اور منابع کی فہرستیں مذکور ہیں۔
اس سے پہلے یہ کتاب تین جلدوں میں توسط کتاب فروشی نینوا تہران منتشر ہوئی۔

مؤلف: عبد اللہ بن جعفر حمیری

زبان: عربی

موضوع: احادیث شیعہ

اشاعت: مؤسسہ آل البیت (ع) لإحیاء التراث، قم

☆قرب الاسناد کی روایت کا متن اور پیش کرنے کا مقصد☆

شیعہ مذھب کی مشہور کتاب قرب الاسناد میں موجود ہے اور علامہ الحمیری القمی نے بیان کی ہے۔

جعفر، عن أبيه: أن رسول الله صلى الله عليه وآله لم يورث دينارا ولا درهما، ولا عبدا ولا وليدة، ولا شاة ولا بعيرا، ولقد قبض رسول الله صلى الله عليه وآله وإن درعه مرهونة عند يهودي من يهود المدينة بعشرين صاعا من شعير، استسلفها نفقة لأهله .

ترجمہ: حضرت ابو جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ * بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو درھم و دینار یا غلام یا باندی یا بکری یا اونٹ کا وارث نہیں بنایا، * بلاشبہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی روح اس حال میں قبض ہوئی جب کہ * آپ کی زرہ مدینہ کے ایک یہودی کے پاس صاع جو کے عیوض رہن تھی، * آپ نے اس سے اپنے گھر والوں کے لئے بطور نفقہ یہ جو لئے تھے۔

(قرب الاسناد الحمیری القمی ص91,92 بحوالہ المجلسي في البحار219:16)

◈ * یہ روایت میں نے کیوں پیش کی۔ *

اوپر اس روایت سے پہلے میں لکھ چکا ہوں کہ اس روایت سے مجھے اپنے مؤقف کی تائید ثابت کرنی ہے کہ *** نبی کریم ﷺ کی ملکیت کے وارث نہیں ہوتے۔ ***

اس روایت پر سب منصف مزاج ممبر زا چھی طرح غور و فکر کریں۔ شیعہ کی مشہور اور قدیم ترین کتاب * قرب الاسناد * کی اس صحیح روایت کے مطابق

1- نبی کریم ﷺ نے کسی کو بھی درھم، دینار، غلام، باندی، بکری اور اونٹ کا وارث نہیں بنایا۔

2- بوقت رحلت نبی کریم ﷺ کی زرہ ایک یہودی کے پاس گروی رکھی تھی۔

☜ یہ دونوں حقیقتیں اس شیعہ روایت سے ثابت کر کے میں نے * حدیث لانورث * کو سچا فرمان رسول ﷺ ثابت کر دیا ہے۔ الحمدللہ

اب یہی معنی و مفہوم اہل سنت صحیح روایت سے بھی دکھاتا ہوں۔

👇👇👇👇

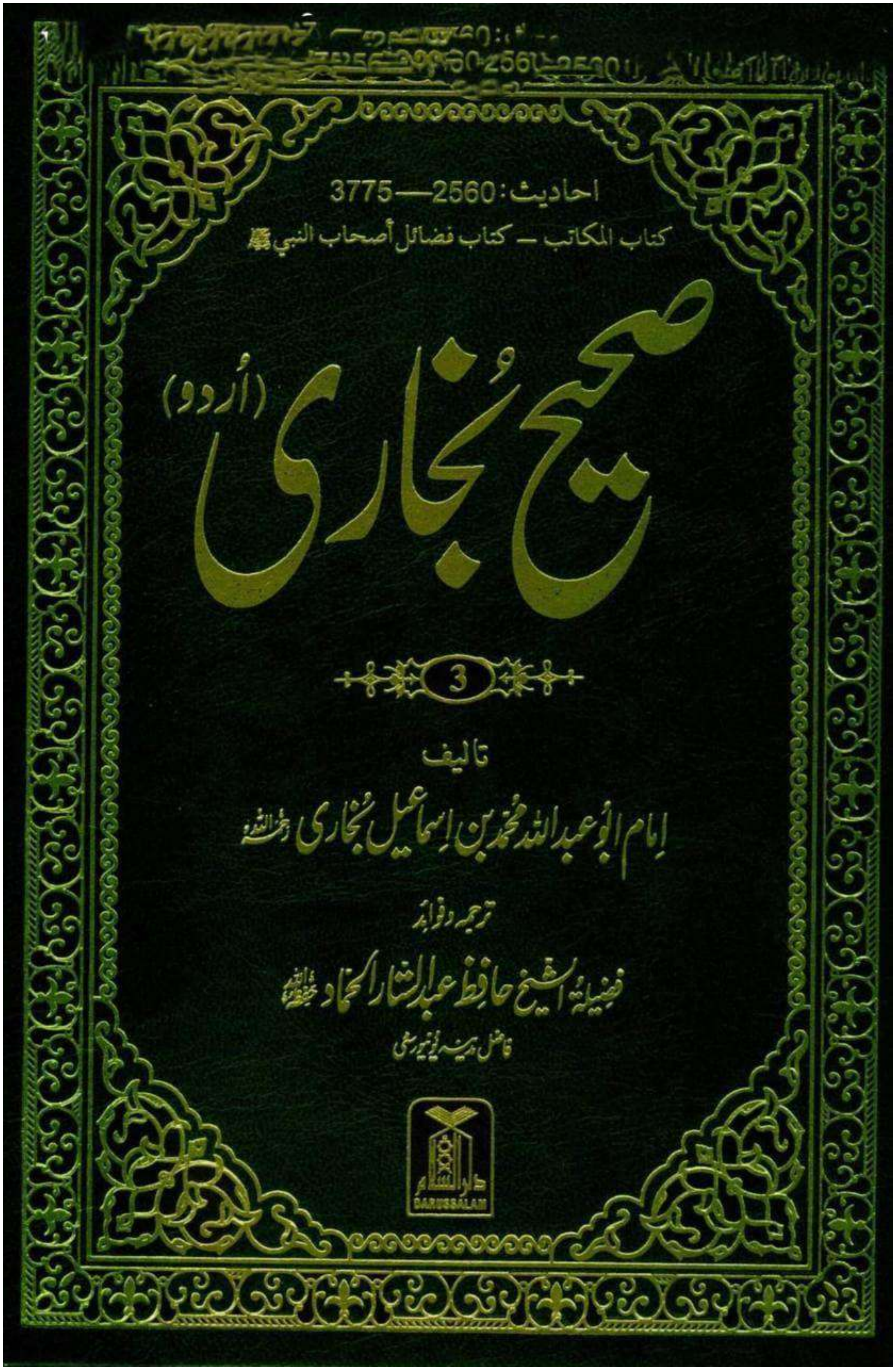

احادیث: 2560—3775
كتاب المكاتب — كتاب فضائل أصحاب النبي
صحیح بخاری
(اُردو)
3
تالیف
امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری
ترجمہ و فوائد
فضیلۃ الشیخ حافظ عبدالستار الحماد
فاضل مدینہ یونیورسٹی
دارالسلام
DARUSSALAM

٤٤٦١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: مَا تَرَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ دِينَارًا، وَّلَا دِرْهَمًا، وَلَا عَبْدًا وَّلَا أَمَةً، إِلَّا بَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ الَّتِي كَانَ يَرْكَبُهَا وَسِلَاحَهُ، وَأَرْضًا جَعَلَهَا لِابْنِ السَّبِيلِ صَدَقَةً. [راجع: ٢٧٣٩]

[4461] حضرت عمرو بن حارث ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے نہ دینار نہ درہم اور نہ کوئی لونڈی اور غلام چھوڑا، صرف ایک سفید خچر تھا جس پر آپ سواری فرمایا کرتے تھے۔ اس کے علاوہ ہتھیار اور زمین چھوڑی تھی جسے آپ نے مسافروں کے لیے صدقہ کر دیا تھا۔

٤٤٦٢ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ ﷺ جَعَلَ يَتَغَشَّاهُ، فَقَالَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ: وَا كَرْبَ أَبَاهُ! فَقَالَ: «لَيْسَ عَلَى أَبِيكِ كَرْبٌ بَعْدَ هٰذَا الْيَوْمِ». فَلَمَّا مَاتَ قَالَتْ: يَا أَبَتَاهُ، أَجَابَ رَبًّا دَعَاهُ، يَا أَبَتَاهُ، مَنْ جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ مَأْوَاهُ، يَا أَبَتَاهُ، إِلَى جِبْرِيلَ نَنْعَاهُ! فَلَمَّا دُفِنَ قَالَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ: يَا أَنَسُ! أَطَابَتْ أَنْفُسُكُمْ أَنْ تَحْثُوا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ التُّرَابَ؟.

[4462] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب نبی ﷺ سخت بیمار ہوئے اور آپ پر غشی طاری ہوئی تو سیدہ فاطمہ ؓ نے کہا: ہائے میرے والد کو سخت تکلیف ہے! آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے فاطمہ! آج کے بعد تمھارے والد کو کوئی تکلیف نہیں ہو گی۔'' پھر جب آپ ﷺ وفات پا گئے تو سیدہ فاطمہ نے فرمایا: اے میرے اباجان! جس نے اپنے رب کی دعوت کو قبول کر لیا۔ اے میرے ابو جان! جنت الفردوس آپ کا ٹھکانا ہے۔ اے والد گرامی! ہم حضرت جبرئیل ؑ کو آپ کے انتقال کی خبر دیتے ہیں۔ پھر جب آپ کو دفن کر دیا گیا تو سیدہ فاطمہ ؓ نے حضرت انس ؓ سے فرمایا: اے انس! تمھارے دل رسول اللہ ﷺ پر مٹی ڈالنے کے لیے کیونکر آمادہ ہوئے تھے؟

(٨٥) بَابُ آخِرِ مَا تَكَلَّمَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ

باب: 85- آخری کلمہ جو نبی ﷺ کی زبان مبارک سے نکلا

٤٤٦٣ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ: قَالَ يُونُسُ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ فِي رِجَالٍ مِّنْ أَهْلِ الْعِلْمِ: أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ وَهُوَ صَحِيحٌ: «إِنَّهُ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ حَتّٰى يَرٰى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ»، فَلَمَّا نَزَلَ بِهِ وَرَأْسُهُ عَلٰى

[4463] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ تندرستی کی حالت میں فرمایا کرتے تھے: ''کوئی نبی فوت نہیں ہوتا حتی کہ وہ اپنی جگہ جنت میں دیکھ لیتا ہے۔ پھر اسے اختیار دیا جاتا ہے۔'' چنانچہ جب آپ ﷺ کی وفات قریب ہوئی اور آپ کا سر مبارک میری ران پر تھا تو آپ پر غشی طاری ہوگئی۔ پھر افاقہ ہوا تو آپ نے

طرح برقرار ہے جیسے پہلے تھا لیکن اس کے ساتھ ایک حدیث کے الفاظ کو مدنظر رکھنا ہوگا جس کے الفاظ ہیں: ''وہ وصیت کرنا چاہتا ہو۔''[1] ہمارے رجحان کے مطابق اس شخص کے لیے وصیت کرنا واجب ہے جس پر دوسروں کے حقوق ہوں، مثلاً: امانت اور قرض وغیرہ اور ان حقوق سے وصیت کے علاوہ خلاصی حاصل کرنا بھی ممکن نہ ہو، نیز اس کے پاس مال بھی ہو۔ جس میں یہ شرائط نہ پائی جائیں اس کے لیے وصیت کرنا واجب نہیں بلکہ مستحب ہے۔

٢٧٣٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَا حَقُّ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ يَبِيتُ لَيْلَتَيْنِ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ».

[2738] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: ''کسی مسلمان کو یہ لائق نہیں کہ وہ اپنی کسی چیز میں وصیت کرنا چاہتا ہو مگر دو راتیں بھی اس حالت میں گزارے کہ اس کے پاس وصیت تحریری شکل میں موجود نہ ہو۔''

تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرٍو، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

محمد بن مسلم نے عمرو کے ذریعے سے ابن عمر ؓ کے نبی ﷺ سے روایت کرنے میں مالک کی متابعت کی ہے۔

٢٧٣٩ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُعْفِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ خَتَنِ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَخِي جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَ: مَا تَرَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عِنْدَ مَوْتِهِ دِرْهَمًا وَّلَا دِينَارًا، وَلَا عَبْدًا وَّلَا أَمَةً وَّلَا شَيْئًا إِلَّا بَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ وَسِلَاحَهُ وَأَرْضًا جَعَلَهَا صَدَقَةً. [انظر: ٢٨٧٣، ٢٩١٢، ٣٠٩٨، ٤٤٦١]

[2739] حضرت عمرو بن حارث ؓ سے روایت ہے جو رسول اللہ ﷺ کے سسرالی رشتہ دار اور حضرت جویریہ بنت حارث ؓ کے بھائی ہیں، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے وفات کے وقت نہ کوئی درہم و دینار، نہ کوئی غلام لونڈی اور نہ کوئی اور چیز ہی چھوڑی۔ صرف ایک سفید خچر، ہتھیار اور کچھ زمین چھوڑی جسے آپ نے صدقہ کر دیا تھا۔

فائدہ: وقف کا اثر بھی وصیت کی طرح مرنے کے بعد جاری رہتا ہے، اس لیے وقف کو وصیت کے تحت ذکر کیا ہے، نیز رسول اللہ ﷺ کا کوئی ترکہ ایسا نہیں تھا جو قابل وصیت ہو، چنانچہ حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے وفات کے وقت نہ کوئی درہم و دینار، نہ کوئی اونٹ بکری چھوڑی اور نہ آپ نے کسی قسم کی (مالی) وصیت ہی فرمائی۔[2] رسول اللہ ﷺ کا وفات کے وقت کوئی مال نہ تھا اور نہ وصیت ہی ہوئی، البتہ کتاب اللہ کی اتباع کے متعلق ضرور وصیت فرمائی جیسا کہ آئندہ حدیث میں اس کا ذکر ہوگا۔

٢٧٤٠ - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا مَالِكٌ

[2740] حضرت طلحہ بن مصرف سے روایت ہے، انھوں

1 صحيح البخاري، الوصايا، حديث :2738. 2 صحيح مسلم، الوصية، حديث :4229(1635).

شیعہ اعتراض: قرب الاسناد کی اس روایت میں ابن ظریف تو موجود ہی نہیں ہے۔

* اگر واقعی ایسا ہوتا تو علامہ باقر مجلسی کو آٹھ سو سال بعد الہام ہو گیا کہ قرب الاسناد کی اس روایت کی یہ سند ہے؟

آپ لفظوں کے چکر سے باہر نکل کر قرب الاسناد کی روایت کے مفہوم پر غور کریں۔ حق واضح ہو جائے گا۔ ان شاء اللہ

* یہ حدیث کے ترجمے کے لفظ ہیں۔ لیکن آپ کو وہ مفہوم اہل سنت علماء سے ثابت کرنا تھا جو ان الفاظ سے بتاتے آرہے ہیں۔ *

501 غزوات کے بیان میں

لفظ فلم یقسم لھم کے آگے یہ الفاظ اور ہیں قال ابو عبداللہ الضال السدر یعنی امام بخاری نے کہا ضال جنگلی بیری کو کہتے ہیں۔ یہ تفسیر اسی نسخہ کی بناء پر ہے' جن میں بجائے راس ضان کے راس ضال ہے۔

٤٢٣٩- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي جَدِّي أَنَّ أَبَانَ بْنَ سَعِيدٍ أَقْبَلَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: يَا رَسُولَ اللهِ هَذَا قَاتِلُ ابْنِ قَوْقَلٍ وَقَالَ أَبَانُ لأَبِي هُرَيْرَةَ: وَاعَجَبًا لَكَ وَبْرٌ تَدَأْدَأَ مِنْ قَدُومِ ضَأْنٍ يَنْعَى عَلَيَّ امْرَأً أَكْرَمَهُ اللهُ بِيَدِي وَمَنَعَهُ أَنْ يُهِينَنِي بِيَدِهِ.

[راجع: ٢٨٢٧]

(۴۲۳۹) ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا' کہا ہم سے عمرو بن یحییٰ بن سعید نے بیان کیا' کہا کہ مجھے میرے دادا نے خبر دی اور انہیں ابان بن سعید رضی اللہ عنہ نے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سلام کیا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بولے کہ یا رسول اللہ! یہ تو ابن قوقل کا قاتل ہے اور ابان رضی اللہ عنہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا حیرت ہے اس وبر پر جو قدوم الضان سے ابھی اترا ہے اور مجھ پر عیب لگاتا ہے ایک ایسے شخص پر کہ جس کے ہاتھ سے اللہ تعالیٰ نے انہیں (ابن قوقل رضی اللہ عنہ کو) عزت دی اور ایسا نہ ہونے دیا کہ ان کے ہاتھ سے مجھے ذلیل کرتا۔

تشریح: حضرت ابان بن سعید رضی اللہ عنہ کے کہنے کا مطلب یہ تھا کہ میں نے ابن قوقل رضی اللہ عنہ کو اگر شہید کیا تو وہ میرے کفر کا زمانہ تھا اور شہادت سے اللہ کی بارگاہ میں عزت حاصل ہوتی ہے جو میرے ہاتھوں انہیں حاصل ہوئی۔ دوسری طرف اللہ تعالیٰ کا یہ بھی فضل ہوا کہ کفر کی حالت میں ان کے ہاتھ سے مجھے قتل نہیں کروایا جو میری اخروی ذلت کا سبب بنتا اور اب میں مسلمان ہوں اور اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہوں۔ لہٰذا اب ایسی باتوں کا ذکر نہ کرنا بہتر ہے۔ آنحضرت ﷺ حضرت ابان رضی اللہ عنہ کے اس بیان کو سن کر خاموش ہو گئے۔

٤٢٤٠، ٤٢٤١- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلاَمُ بِنْتَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا أَفَاءَ اللهُ عَلَيْهِ بِالْمَدِينَةِ وَفَدَكٍ وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لاَ نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ))، إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْمَالِ وَإِنِّي وَاللهِ لاَ أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَةِ

(۴۲۴۰-۴۲۴۱) ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا' کہا ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا' ان سے عقیل نے' ان سے ابن شہاب نے' ان سے عروہ نے' ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم ﷺ کی صاحبزادی فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس کسی کو بھیجا اور اپنی میراث کا مطالبہ کیا آنحضور ﷺ کے اس مال سے جو آپ کو اللہ تعالیٰ نے مدینہ اور فدک میں عنایت فرمایا تھا اور خیبر کا جو پانچواں حصہ رہ گیا تھا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے یہ جواب دیا کہ آنحضرت ﷺ نے خود ہی ارشاد فرمایا تھا کہ ہم پیغمبروں کا کوئی وارث نہیں ہوتا' ہم جو کچھ چھوڑ جائیں وہ سب صدقہ ہوتا ہے' البتہ آل محمد ﷺ اسی مال سے کھاتی رہے گی اور میں خدا کی قسم جو صدقہ حضور اکرم ﷺ چھوڑ گئے ہیں اس میں کسی قسم کا تغیر نہیں کروں گا' جس حال میں وہ آنحضور ﷺ کے عہد میں تھا اب بھی اسی طرح رہے گا اور اس میں (اس کی تقسیم وغیرہ) میں'

خیانت کون کرتا رہا؟

آپ نے ایک اور غلط بات لکھی ہے۔ جو میسیج ٹیگ کیا ہے وہ دراصل آپ نے ہی لکھا ہے۔ میری تحریر کا اسکرین شاٹ دکھا سکتے ہیں تو دکھائیں۔

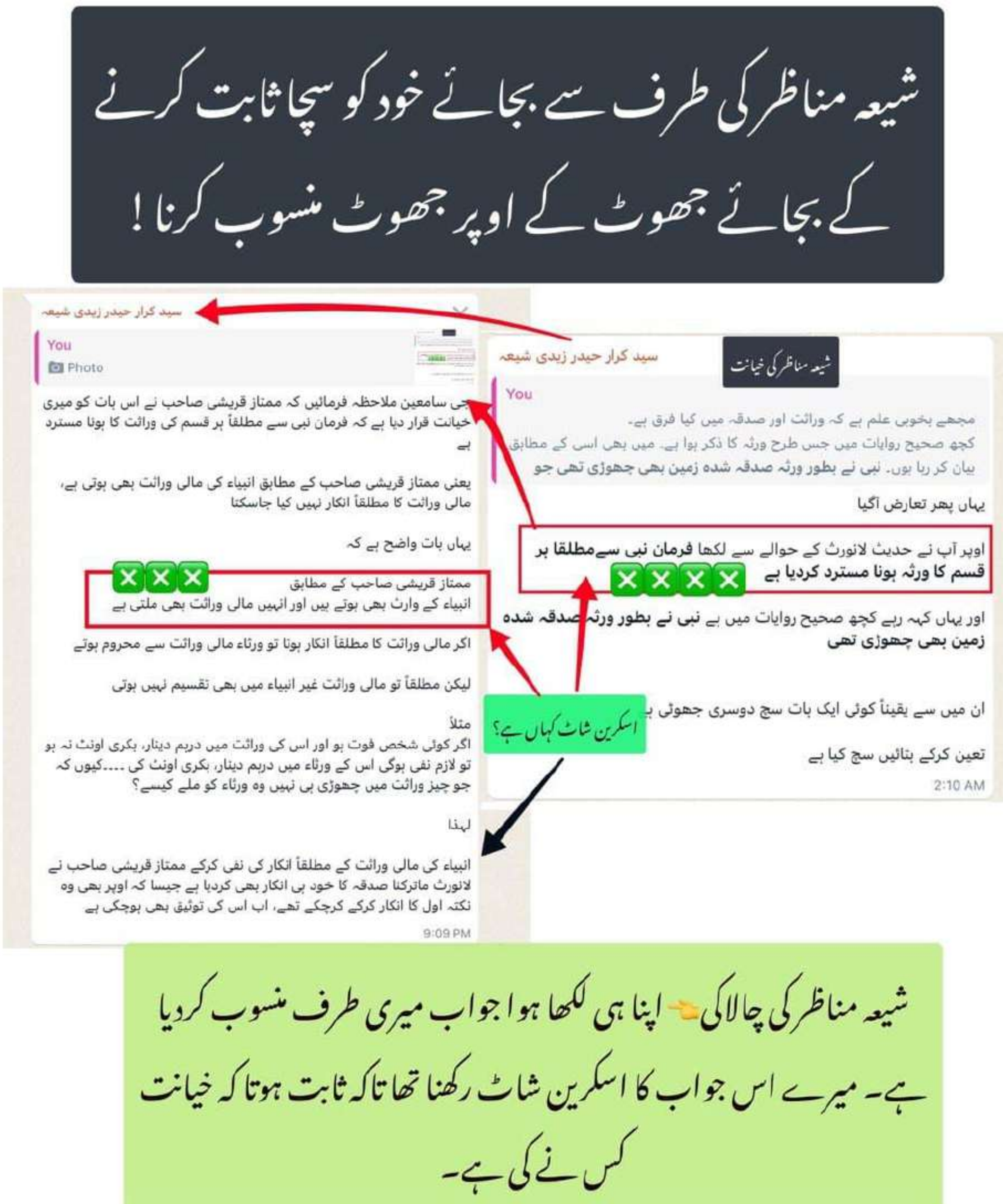
شیعہ مناظر کی طرف سے بجائے خود کو سچا ثابت کرنے کے بجائے جھوٹ کے اوپر جھوٹ منسوب کرنا!
سید کرار حیدر زیدی شیعہ
You
Photo
جی سامعین ملاحظہ فرمائیں کہ ممتاز قریشی صاحب نے اس بات کو میری خیانت قرار دیا ہے کہ فرمان نبی سے مطلقاً ہر قسم کی وراثت کا ہونا مسترد ہے
یعنی ممتاز قریشی صاحب کے مطابق انبیاء کی مالی وراثت بھی ہوتی ہے، مالی وراثت کا مطلقاً انکار نہیں کیا جاسکتا
یہاں بات واضح ہے کہ
ممتاز قریشی صاحب کے مطابق
انبیاء کے وارث بھی ہوتے ہیں اور انہیں مالی وراثت بھی ملتی ہے
اگر مالی وراثت کا مطلقاً انکار ہوتا تو ورثاء مالی وراثت سے محروم ہوتے
لیکن مطلقاً تو مالی وراثت غیر انبیاء میں بھی تقسیم نہیں ہوتی
مثلاً
اگر کوئی شخص فوت ہو اور اس کی وراثت میں درہم دینار، بکری اونٹ نہ ہو تو لازم نفی ہوگی اس کے ورثاء میں درہم دینار، بکری اونٹ کی ....کیوں کہ جو چیز وراثت میں چھوڑی ہی نہیں وہ ورثاء کو ملے کیسے؟
لہذا
انبیاء کی مالی وراثت کے مطلقاً انکار کی نفی کرکے ممتاز قریشی صاحب نے لانورث ماترکنا صدقہ کا خود ہی انکار بھی کردیا ہے جیسا کہ اوپر بھی وہ نکتہ اول کا انکار کرکے کرچکے تھے، اب اس کی توثیق بھی ہوچکی ہے
9:09 PM
سید کرار حیدر زیدی شیعہ
شیعہ مناظر کی خیانت
You
مجھے بخوبی علم ہے کہ وراثت اور صدقہ میں کیا فرق ہے۔
کچھ صحیح روایات میں جس طرح ورثہ کا ذکر ہوا ہے۔ میں بھی اسی کے مطابق بیان کر رہا ہوں۔ نبی نے بطور ورثہ صدقہ شدہ زمین بھی چھوڑی تھی جو
یہاں پھر تعارض آگیا
اوپر آپ نے حدیث لانورث کے حوالے سے لکھا فرمان نبی سے مطلقا ہر قسم کا ورثہ ہونا مسترد کردیا ہے
اور یہاں کہہ رہے کچھ صحیح روایات میں ہے نبی نے بطور ورثہ صدقہ شدہ زمین بھی چھوڑی تھی
ان میں سے یقیناً کوئی ایک بات سچ دوسری جھوٹی ہے
تعین کرکے بتائیں سچ کیا ہے
2:10 AM
اسکرین شاٹ کہاں ہے؟
شیعہ مناظر کی چالاکی اپنا ہی لکھا ہوا جواب میری طرف منسوب کردیا ہے۔ میرے اس جواب کا اسکرین شاٹ رکھنا تھا تاکہ ثابت ہوتا کہ خیانت کس نے کی ہے۔

اجماع امت کہ مالی وراثت نبی ﷺ نہیں ہوتی۔

جعفر صادق: یہ ایک جھلک اجماع امت کی پیش کر رہا ہوں۔ بعد میں ہم الگ سے مالی وراثت پر بھی تفصیلی گفتگو کریں گے۔ ان شاء اللہ

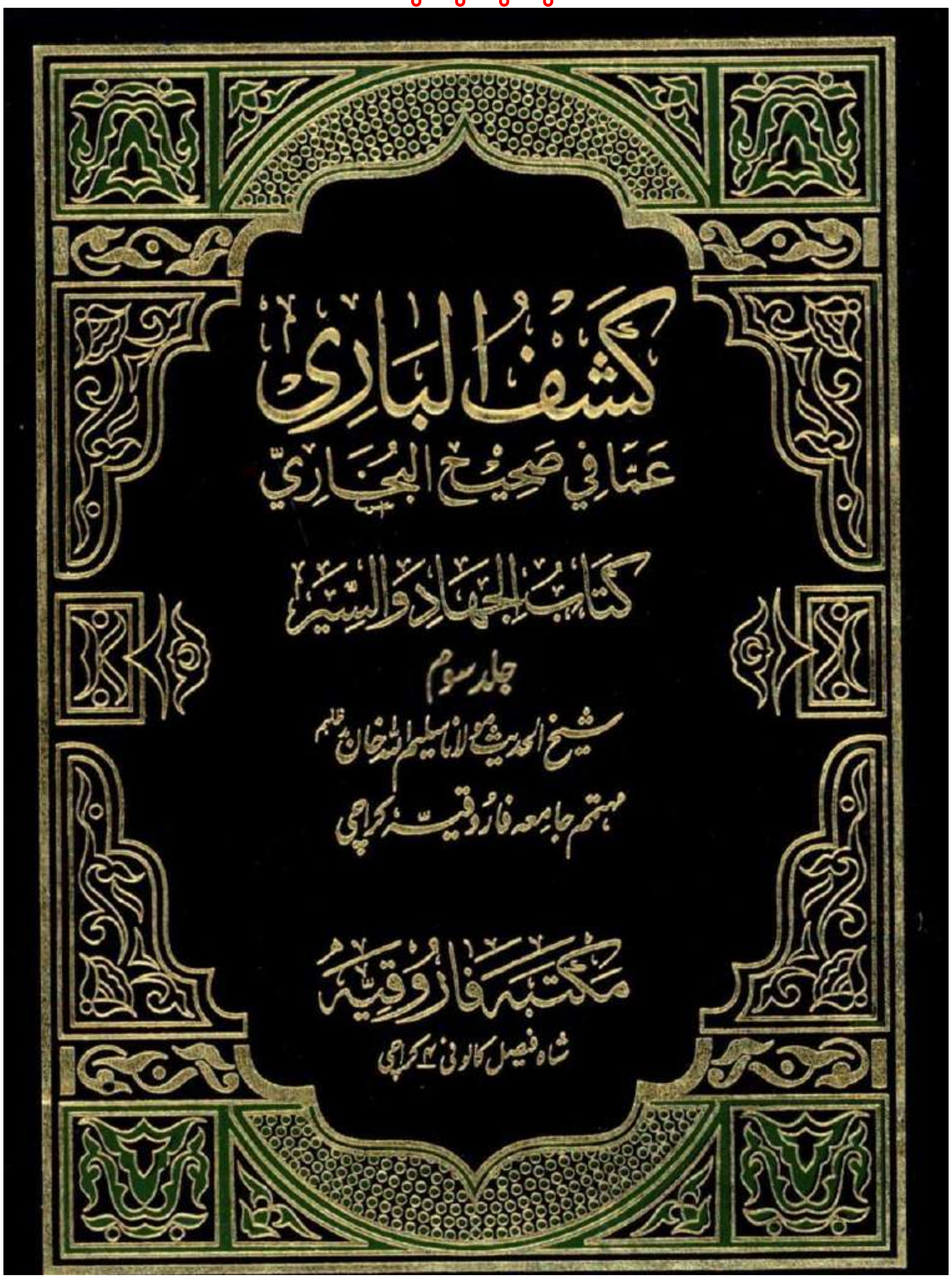

dubooks.wordpress.com

علاوہ ازیں ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ نے ابن شہاب عن مالک بن اوس عن عمر رضی اللہ عنہ کے طریق سے ایک حدیث نقل کی ہے، اس کے الفاظ اور زیادہ واضح ہیں، فرماتے ہیں، "إنا معشر الأنبياء، ما تركنا صدقة"(۱).

تاہم حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب یہ ہے کہ یہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہے، اس میں دوسرے انبیاء ان کے ساتھ شامل نہیں، ان کا استدلال قرآنی آیات ﴿يرثني ويرث من آل يعقوب﴾(۲) اور ﴿وورث سليمان داود﴾(۳) سے ہے۔

لیکن جمہور علمائے امت نے ان آیات کو میراث علم، نبوت، حکمت (یحیی علیہ السلام کے لیے) اور پرندوں کی بولی (سلیمان علیہ السلام کے لیے) پر محمول کیا ہے، لہٰذا راجح یہی ہے کہ انبیائے کرام کے مال میں میراث جاری نہیں ہوتی، وہ صدقہ ہوتا ہے(۴)۔

انبیاء وارث ہو سکتے ہیں؟

اوپر کی تفصیل اس بابت تھی کہ انبیاء کا کوئی وارث ہوسکتا ہے یا نہیں، ان کے مال میں وراثت جاری ہوگی یا نہیں۔اب سوال یہ ہے کہ کیا انبیاء وارث بھی نہیں ہوسکتے کہ اپنے مورثین کے مال سے میراث پائیں؟

اس مسئلے میں ہمارے حضرات حنفیہ-کثر اللہ سوادہم- کے اقوال دو طرح کے ہیں:

علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے رسائل میں فرمایا ہے کہ نبوت مانع ارث ہے، تاہم یہ وارثیت یا موروثیت دونوں سے مانع ہے یا صرف موروثیت سے؟ تو شافعیہ رحمہم اللہ کا میلان دوسری طرف ہے کہ نبوت صرف موروثیت سے مانع ہے، نہ کہ وارثیت سے......لیکن ہمارے ائمہ کے اقوال اس مسئلے میں مختلف ہیں:

چنانچہ ابن نجیم رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ انبیائے کرام وارث اور مورث دونوں نہیں ہوسکتے، فرماتے ہیں، "كل إنسان يرث ويورث، إلا الأنبياء عليهم السلام لا يرثون ولا

= رقم (۶۳۰۹)، وفتح الباري: ۱۲/۸، كتاب الفرائض.

(۱) التمهيد لابن عبدالبر: ۸/۱۷۵، حديث ثامن لابن شهاب عن عروة.

(۲) مريم/۶.

(۳) النمل/۱۶.

(۴) عمدة القاري: ۱۵/۲۴-۲۵، وإرشاد الساري: ۵/۱۹۴، والتمهيد لابن عبدالبر: ۸/۱۷۴-۱۷۵.

اس کے بعد آپ نے مالی وراثت نبوی پر کئی عبارات کاپی پیسٹ کر کے اپنے دعوی سے ہٹ چکے ہیں۔ان تمام دلائل پر الگ الگ گفتگو کریں گے۔ان شاء اللہ

* حدیث لانورث اور حضرت ابو بکر صدیق کا فیصلہ * ہماری پوری گفتگو کا موضوع ہے۔

آپ کبھی سیدہ فاطمہ کے مطالبہ فدک کی طرف جارہے ہیں تو کبھی قرآن میں مذکور انبیائے کرام کی وراثت کے طرف۔۔

* قرب الاسناد کی روایت کا مفہوم حدیث لانورث کے مفہوم کی تائید کرتا ہے۔* آپ اتنے حواس باختہ ہو چکے ہیں کہ اپنے دعوی کو بھول گئے ہیں۔میں اسے لئے باقائدہ نظم وضبط اور شرائط کی قید لگاتا ہوں تاکہ فریق مخالف کو من مانی کا موقعہ ہی نہ ملے۔یہ پڑھیں آپ کا دعوی اور میرا جواب دعوی

یہ آپ نے آگے بھی خلاف حقیقت بات لکھی ہے۔ حضرت ابو بکر صدیق نے فرمان رسول ﷺ سنایا تھا۔ آپ اس روایت کو ضعیف ثابت نہیں کر سکے۔ درست مفہوم بھی اہل سنت کا بتادیا ہے۔

مالی وراثت نبوی ﷺ: یہ ایک اہم موضوع ہے۔ میری خواہش تھی کہ ہم اس پر گفتگو کرتے لیکن آپ نے براہ راست میرے حوالے سے دعوی کر دیا تھا۔

آپ کا دعوی براہ راست سیدہ کے مطالبہ فدک کے بعد *حضرت ابو بکر صدیق کے فیصلے یعنی حدیث لانورث* پر تھا اور آپ کی مشہور زمانہ *پانچ عبارات* بھی اسی کے ارد گرد گھوم رہی ہیں۔

اپنے دعوی اور دلائل سے ہٹ کر آپ نے آج اپنے ٹرن میں مالی وراثت نبوی ﷺ کی روایات کا انبار رکھ کر بھی یہی ثابت کیا ہے کہ آپ نے مجھ پر بے جا بہتان تراشی کی اور حدیث لانورث سے ایسا مؤقف ثابت کرنے کی مذموم کوشش کی جو کبھی کسی اہل سنت عالم نے بیان ہی نہیں کیا۔

* آپ اس سچے فرمان رسول ﷺ کے منکر ہیں جو متفق علیہ بین الفریقین سُنی و شیعہ صحیح روایات سے ثابت ہے۔ *

آپ فیصلہ صدیقی کو فیصلہ رسول ﷺ ماننے کے منکر ہیں۔

آپ بغض صحابہ میں ڈوب کر حدیث لانورث کی آدھی عبارت سے غلط مفہوم عوام تک پہنچانے کی کوششیں کرتے رہے۔

آپ دوسروں کو لاعلمی کا طعنہ دیتے وقت اپنے گریبان میں جھانکنے سے بھی غافل رہے۔

☜ آپ بحیثیت شیعہ مناظر اپنی ہی معتبر کتب کے ادوار، اسلوب اور ان روایات کے متن کو سمجھنے سے قاصر ہیں۔

شیعہ مناظر کے ایک اور جھوٹے الزام کا اسکرین شاٹ

گفتگو شروع ہونے کے وقت میں کہہ چکا تھا کہ ہم دو دن گفتگو کریں گے۔ یہ اور بات ہے کہ اس گروپ میں مجھے دو دن بھی برداشت نہیں کیا گیا اور زبردستی جواب بھیجنے سے روکا گیا۔ پہلے ایڈمن سے ہٹایا گیا پھر دل کھول کر برا بھلا کہا گیا۔ اس کے بعد دل کی بھڑاس نکل گئی تو گروپ سے ہی رموو بھی کر دیا گیا۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ممبرز اپنے شیعہ ایڈمنز سے پوچھیں کہ آخر میرا قصور کیا تھا؟ میں کبھی کسی کی توہین نہیں کرتا۔
شیعہ مناظر پورا دن میسیج کرتا رہا۔ جب میری باری آئی تو کچھ ہی دیر میں نکال باہر کر دیا گیا۔ کیا یہ سلوک مناسب تھا؟

آپ نے *مالی وراثت نبوی* پر جو دلائل پیش کئے ہیں، اس پر مجھ سے الگ وقت اور دن طئے کریں۔ آپ چاہیں تو ایک بار پھر مدعی ہو سکتے ہیں۔ ان تمام دلائل پر ترتیب سے الگ الگ بات کروں گا۔ ان شاء اللہ۔
لیکن اب گفتگو کسی اہل سنت گروپ میں ہو گی۔

میں نے آپ کے دعوی اور پانچ عبارات پر اپنے علم و عقل کے مطابق دوٹوک رائے بتا دی ہے۔
سنی و شیعہ کی چند معتبر روایات بھی اپنی تائید میں پیش کر دی ہیں۔ زمانہ قدیم میں مال ملکیت کا جو ساز و سامان دستیاب تھا ان میں درھم، دینار، غلام، باندی، بکری اور اونٹ اہم حصہ تھا، جن کا ذکر کرتے ہوئے واضح بیان کیا گیا ہے کہ ایسے مال ملکیت کا وارث نبی نہیں بناتے۔ یہ روایت پوری شیعیت پر بھاری حجت ہے۔ بوقت رحلت جس نبی کی زرہ بھی یہودی کے پاس گروی رکھی تھی اس کی ملکیت اور ورثاء کا جھگڑا صدیوں سے شیعہ کی طرف سے سادہ عوام میں اچھالا جاتا ہے۔ کیا یہی دین کی خدمت اور تبلیغ ہے۔

بحارالانوار میں شیعہ محققین نے راوی کے نام کی تصحیح حاشیہ میں کی ہے یعنی ابن ظریف ہی اس کا راوی ہے اور اس روایت کے تمام راویوں کی شیعہ اسماء الرجال میں توثیق الگ سے موجود ہے۔

شیعہ ایڈمن جلیل شر (ابو عذرائیل) کی حسین بن علوان پر جرح کی اصل حقیقت

حسین بن علوان بھی شیعہ کے ہاں ثقہ راوی ہے۔ عوام تک پورا سچ پہنچایا کریں۔ مجھے برا بھلا کہنے سے آپ کا حق پر ہونا ہر گز ثابت نہیں ہو جائے گا۔ میں اس راوی کی توثیق بھیج رہا ہوں۔

٣٥٠٨ـ الحسين بن علوان:

الكلبي: مولاهم كوفي، عاميّ وأخوه الحسن يكنىّ أبا محمد، ثقة، رويا عن أبي عبدالله عليه السلام، ذكره النجاشي.

وتقدّم في الحسن بن علوان تتمة كلام النجاشي، وبيان أنّ التوثيق راجع إلى الحسين لا إلى الحسن.

وقال ابن عقدة: إنّ الحسن كان أوثق من أخيه وأحمد عند أصحابنا. ذكره في الخلاصة في القسم الثاني (٦) من الباب (٢) من فصل الميم.

أقول: في كلام ابن عقدة دلالة على وثاقة الحسين وكونه محموداً.

وقال الكشّي (٢٤٨) و(٢٥٢): «محمدبن إسحاق، ومحمد بن المنكدر، وعمرو بن خالد الواسطي، وعبدالملك بن جريج، والحسين بن علوان الكلبي، هؤلاء من رجال العامّة، إلاّ أنّ لهم ميلاً ومحبّة شديدة، وقد قيل: إنّ الكلبي كان مستوراً ولم يكن مخالفاً».

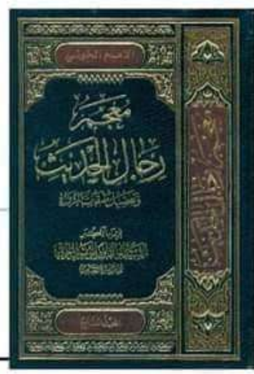

الجزء السابع ٣٥

وقال الشيخ (٢٠٨): «الحسين بن علوان؛له كتاب أخبرنا به ابن أبي جيّد، عن محمد بن الحسن، عن سعد بن عبدالله، ومحمد بن الحسن الصفّار، عن أبي الجوزاء المنبّه بن عبدالله، عن الحسين بن علوان».

وعدّه في رجاله من أصحاب الصادق عليه السلام (١٠١) قائلاً: الكلبي مولاهم كوفي. وعدّه البرقي أيضاً في أصحاب الصادق عليه السلام.

روى عن علي بن الحسين العبدي، وروى عنه الحسين بن سعيد. تفسير القمّي، سورة الواقعة، في تفسير قوله تعالى: (وأصحاب المشئمة ماأصحاب المشئمة).

وطريق الشيخ إليه صحيح وإن كان فيه ابن أبي جيّد.

٢٠٤ ـ الحسين بن ابي العلاء .	صحيح
٢٠٥ ـ الحسين بن المختار القلانسي .	صحيح
٢٠٦ ـ الحسين بن زيد .	ضعيف، لان طريق الشيخ الى حميد مجهول
٢٠٧ ـ الحسين بن علوان .	صحيح
٢٠٨ ـ الحسين بن سيف .	ضعيف بابي المفضل و ابن بطة
٢٠٩ ـ الحسين بن الحسن الفارسي .	ضعيف بابي المفضل و ابن بطة
٢١٠ ـ الحسين بن المبارك .	ضعيف بابي المفضل و ابن بطة
٢١١ ـ الحسين بن مخلد .	ضعيف بابي المفضل و ابن بطة
٢١٢ ـ الحسين بن محمد بن سل	
٢١٣ ـ الحسين بن عثمان .	
٢١٤ ـ الحسين بن احمد .	
٢١٥ ـ الحسين بن ابي حمزة .	
٢١٦ ـ الحسين الاحمسي .	
٢١٧ ـ الحسين بن نعيم الصحا	
٢١٨ ـ الحسين بن شاذويه الص	
٢١٩ ـ الحسين بن عبدالله بن	
٢٢٠ ـ الحسين بن زياد .	
٢٢١ ـ الحسين بن حمدا الخصيب .	
٢٢٢ ـ الحسين بن ايوب .	

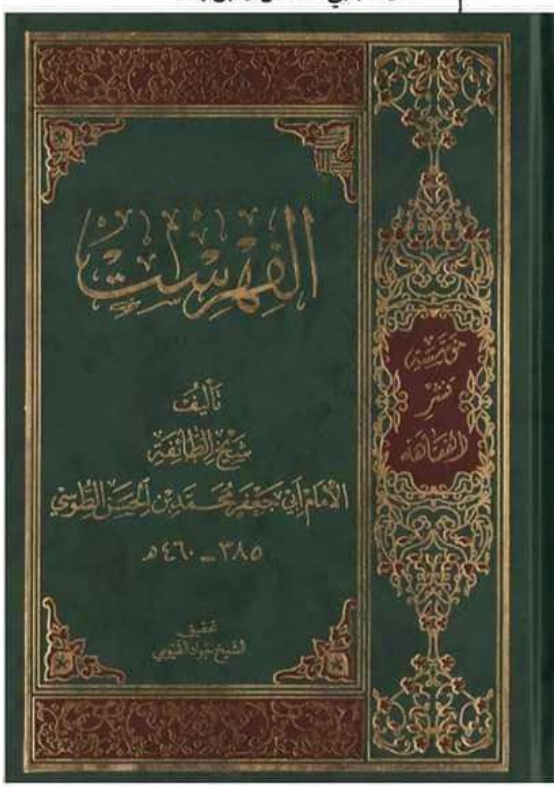

٢٢٣ ـ الحسين بن هذيل .	ضعيف، لانه رواه عن حميد و لم يذكر طريقه اليه، و طرقه اليه ضعيفة
٢٢٤ ـ الحسين بن مهران .	ضعيف، لانه رواه عن حميد و لم يذكر

٥٦٣- الحسين بن عثمان الأحمسي ، ثقة :

[ثقة إمامي ، المعجم ٢٢١،١٧١/٥ - ٢٦،٢٥/٦]

٥٦٤- الحسين بن عثمان بن زياد الرواسي ، ثقة :

[ثقة إمامي ، المعجم ١١٨،٢٨،٢٧،٢٥/٦ - ١٢٠/٢٣]

٥٦٥- الحسين بن عثمان بن شريك العامري ، ثقة . والحاصل ان ابن عثمان مشترك بين ثقات :

[تقدم في سابقه الرواسي . وأما الحسين بن عثمان فمشترك بين ثقات ، المعجم

٥٦٦- الحسين بن علوان ، ق على الأظهر ، وقيل ض :

[ثقة عامي ، المعجم ٣١/٦ ومصدر التوثيق في ٣٨٢/٤]

٥٦٧- الحسين بن علي بن بابويه ، ثق

[ثقة إمامي ، المعجم ٤٤،٤٢/٦]

٥٦٨- الحسين بن علي بن الحسن ،

[مجهول الحال ، المعجم ٤١/٦]

٥٦٩- الحسين بن علي بن زكريا العد

[ثقة إمامي ، المعجم ٣٤/٥ - ٦

٥٧٠- الحسين بن علي بن سفيان البز

[ثقة إمامي ، المعجم ٢٦٥/٥ -

- ٦٤/٢٣]

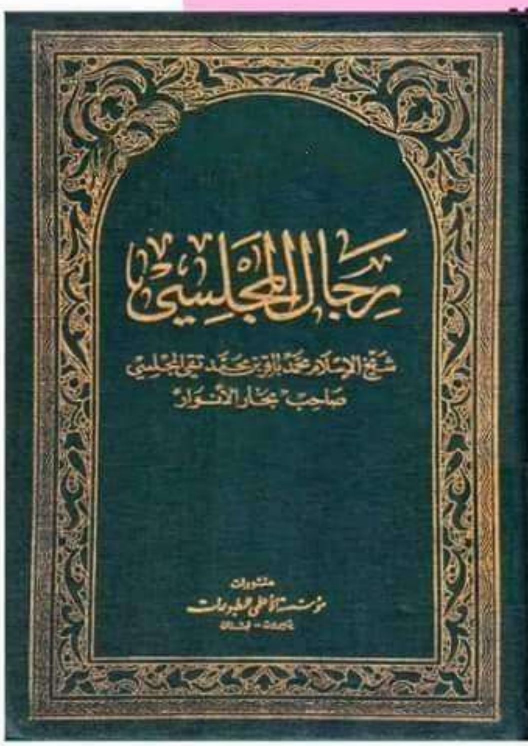

١٩٦

﴿۱۱۶﴾

جناب الحسین بن علوان الکلبی رحمۃ اللہ علیہ

آپ بنی کلب کے حلیف تھے، کوفہ میں سکونت تھی، عامی ہیں ان کے بھائی حسن بھی عامی ہیں۔

جناب حسین کی کنیت ابو محمد ہے، ثقہ راوی ہیں، ان دونوں بھائیوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث سنی تھی۔ جناب حسن بن علوان کی کتاب نہیں ہے، لیکن جناب حسن ہمارے ساتھ اخص ہیں اور وہ اولی ہیں۔

جناب حسین نے اعمش اور ہشام سے روایت کی اور ہشام نے عروہ سے حدیث سنی تھی۔

جناب حسین کی ایک کتاب ہے جس کی روایات اختلافی ہیں، اس کتاب کی نقل کی اجازت کی خبر ہمیں محمد بن علی قزوینی نے دی انہوں نے ہم پر یہ کتاب ۴۰۰ھ میں پیش کی تھی، انہوں نے کہا: خبر دی احمد بن محمد بن یحییٰ نے، اور انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عبداللہ بن جعفر الحمیر ی نے، انہوں نے ہارون بن مسلم سے اور انہوں نے حسین بن علوان سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا، انہوں نے سنا احمد بن محمد حافظ سے۔

﴿۱۱۷﴾

حضرت حسین بن ابی العلاء رحمۃ اللہ علیہ

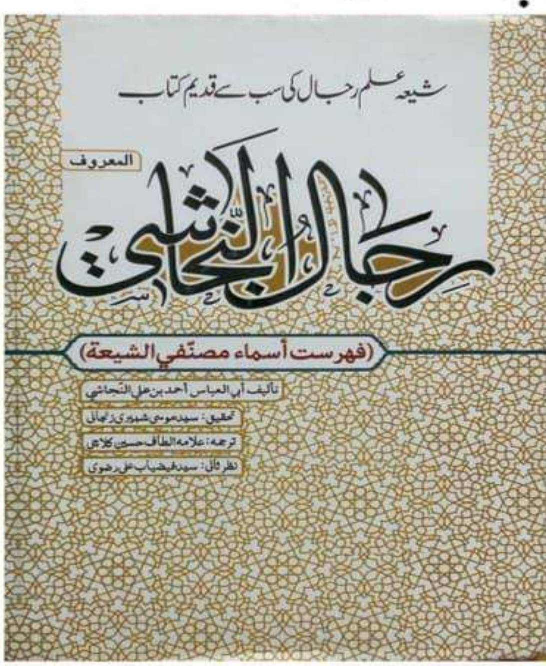

جناب حسین بن ابی علاء الخفاف ابو علی الاعور بنی اسد کے
ذکر کیا ہے۔ احمد بن حسینؒ نے کہا ہے "وہ بنی عامر کے حلیف
امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث سنی، جناب حسین ان میں
ان کی کتابوں میں سے ایک کتاب کے بارے میں اور
دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن سالم بن عبدالرحمٰن
نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن ابی بشر نے، انہوں نے حسین

ابو عزرائیل شیعہ: حاشیہ میں روایت کی تصحیح کی گئی ہے؟ ?! عقل سے بیمار انسان جاھل مطلق ذرا وائس میں پوری عبارت پڑھو اور اس کا ترجمہ تو کرو؟ چلو چلو شاباس پوری عبارت پڑھو اور ترجمہ کرو چلو شاباس

جعفر صادق: حاشیہ میں راوی کے نام کی تصحیح کی گئی ہے۔ اسے ضعیف تھوڑی کہا گیا کہ آپ اسے مسترد کر دیں۔
* اگر میں عربی نہ پڑھ سکا تو اس سے یہ ثابت ہو جائے گا کہ شیعہ حق پر ہیں۔ *

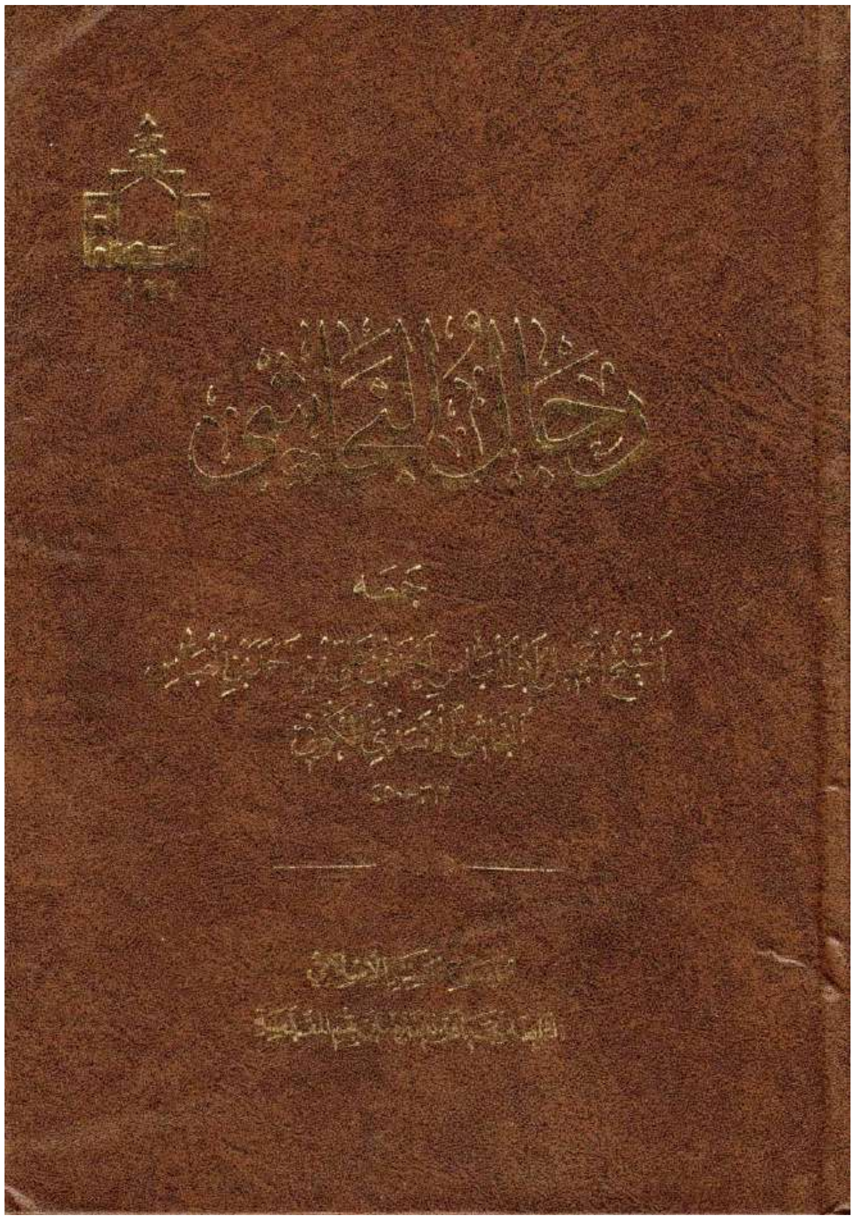

[١١٥]

الحسين بن زيد

بن عليّ بن الحسين [عليهما السلام] أبوعبدالله يلقّب ذا الدمعة. كان أبوعبدالله عليه السلام تبنّاه و ربّاه و زوّجه ببنت (بنت) الأرقط، روىٰ عن أبي عبدالله و أبي الحسن عليهما السلام.

و كتابه تختلف (يختلف) الرواية له قال أبوالحسين محمّد بن عليّ بن تمّام الدهقان: حدّثنا محمّد بن القاسم بن زكريّا المحاربيّ قال: حدّثنا عبّاد بن يعقوب عن الحسين بن زيد.

[١١٦]

الحسين بن علوان الكلبيّ

مولاهم كوفيّ عاميّ، و أخوه الحسن يكنّىٰ أبامحمّد ثقة، رويا عن أبي عبدالله عليه السلام، و ليس للحسن كتاب، والحسن أخصّ بنا و أولىٰ روىٰ الحسين عن الأعمش و هِشام بن عروة.

و للحسين كتاب تختلف (يختلف) رواياته أخبرنا اجازة محمّد بن عليّ القزوينيّ قدم علينا سنة أربعمائة قال: أخبرنا أحمد بن محمّد بن يحيىٰ قال: حدّثنا عبدالله بن جعفر الحِمْيَريّ عن هارون بن مسلم عنه به.

[١١٧]

الحسين بن أبي العلاء

الخَفّاف أبوعليّ الأعور مولىٰ بني أسد، ذكر ذلك ابن عُقْدة، و عثمان بن حاتِم بن مُنْتاب، و قال أحمد بن الحسين رحمه الله: «هو مولى بني عامر» و أخواه عليّ و عبدالحميد، روى الجميع عن أبي عبدالله عليه السلام، و كان الحسين أوجههم.

اللہ عزوجل ہم سب کو دین اسلام سنجیدگی سے اور درست سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

وَ مَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿١٧﴾

اور ہمارے ذمہ تو صرف واضح طور پر پہنچا دینا ہے۔

(سورہ یس: آیت 17)

جعفر صادق: اب شیعہ مناظر اپنا ٹرن پورا کر سکتا ہے۔ پوری ایمانداری سے ان کے جوابات بھی پی ڈی ایف میں شامل کروں گا۔ میں کم ظرف نہیں ہوں۔

ابو عزرائیل شیعہ: قارئین دیکھ لیں اس ممتاز قریشی ملعون کی جہالت۔ یہاں پر لکھا ہے کہ

الکلبی: مولاھم کوفی عامی، نسباً یہ کلبی تھا کوفی سے ان کس تعلق تھا عامی (سنی تھا) تھا *

و أخوه الحسن یکنی أبا محمد ثقة*

* اور اس کا بھائی حسن جس کی کنیت ابو محمد تھی جو کہ ثقہ ہے *

٣٥٠٨ـ الحسين بن علوان:

الكلبي: مولاهم كوفي، عاميّ وأخوه الحسن يكنىّ أبا محمد، ثقة، رويا عن أبي عبدالله عليه السلام، ذكره النجاشي.

وتقدّم في الحسن بن علوان تتمة كلام النجاشي، وبيان أنّ التوثيق راجع إلى الحسين لا إلى الحسن.

وقال ابن عقدة: إنّ الحسن كان أوثق من أخيه وأحمد عند أصحابنا. ذكره في الخلاصة في القسم الثاني (٦) من الباب (٢) من فصل الميم.

أقول: في كلام ابن عقدة دلالة على وثاقة الحسين وكونه محموداً.

وقال الكشّي (٢٤٨) و(٢٥٢): «محمدبن إسحاق، ومحمد بن المنكدر، وعمرو بن خالد الواسطي، وعبدالملك بن جريج، والحسين بن علوان الكلبي، هؤلاء من رجال العامّة، إلاّ أنّ لهم ميلاً ومحبّة شديدة، وقد قيل: إنّ الكلبي كان مستوراً ولم يكن مخالفاً».

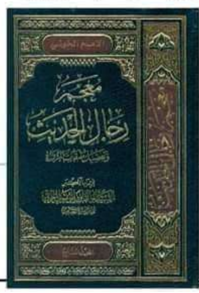

الجزء السابع ———— ٣٥

وقال الشيخ (٢٠٨): «الحسين بن علوان:له كتاب أخبرنا به ابن أبي جيّد، عن محمد بن الحسن، عن سعد بن عبدالله، ومحمد بن الحسن الصفّار، عن أبي الجوزاء المنبّه بن عبدالله، عن الحسين بن علوان».

وعدّه في رجاله من أصحاب الصادق عليه السلام (١٠١) قائلاً: الكلبي مولاهم كوفي. وعدّه البرقي أيضاً في أصحاب الصادق عليه السلام.

روى عن علي بن الحسين العبدي، وروى عنه الحسين بن سعيد. تفسير القمّي، سورة الواقعة، في تفسير قوله تعالى: (وأصحاب المشئمة ماأصحاب المشئمة).

وطريق الشيخ إليه صحيح وإن كان فيه ابن أبي جيّد.

اب یہ ثقاہت حسن کی طرف جا رہی ہے نہ حسین کی طرف۔

چلو پڑھو حاشیہ!

حسین بن علوان کے متعلق ہمارے شدید سے شدید اختلاف ہے۔ تجھے ہمارے علماء کا پتا تک نہیں تم ہمیں ہمارے علماء کا نہ بتاؤ۔

(شیعہ ایڈمن جلیل شر کی بد اخلاقی کی وجہ سے گروپ میں اسے مزید جواب دینے سے پرہیز کیا گیا۔ یہاں ان کے اعتراض کا علمی رد پیش کیا جاتا ہے۔)

جعفر صادق: کس کس کی توثیق کا انکار کریں گے۔ میرے پاس کئی اور اسکینز بھی ہیں۔ @ ابو عزرائیل: بیچ میں دخل نہ دیں۔ ہم تحریری گفتگو کر رہے ہیں۔ اور گفتگو آپ سے نہیں ہو رہی۔ شیعہ مناظر جواب شروع کر سکتے ہیں۔

ابو عزرائیل شیعہ: تو میرے میسیج کیوں ٹیگ کیا تم نے؟

جعفر صادق: مجھے برا بھلا کہنا جائز، میرا جواب دینا ناجائز ۔ واہ

جعفر صادق: حسین بن علوان پر جرح رکھیں۔ لیکن ابھی خاموش رہیں۔

ابو عزرائیل شیعہ:

تعریف حدیث #موثق:

الموثّق: ما رواه من نصّ على توثيقه مع فساد عقيدته، ويسمّى القوي.

نام کتاب: اصول الحديث وأحكامه في علم الدّراية **نویسندہ :** الشيخ جعفر السبحاني **جلد:** 1 **ص:** 48

اگر روایت میں عامی راوی پایا جائے بھلے ہی وہ ثقہ بھی ہو پر اس کے فسد کی وجہ سے اس کی روایت قابل اعتماد نہیں ہو گی۔

جعفر صادق: @ابو عذارائیل: میں تو آپ کے نزدیک جاہل ہوں۔

شیعہ مناظر جواب کل تک دے سکتا ہے۔ اللہ حافظ

ابو عزرائیل شیعہ: مزید بر آنکہ حسین بن علوان کا شمار اصحاب الاجماع ہو تا ہی نہیں ہے—

حاشیہ میں روایت کو صحیح کہا گیا ہے

وفي السند حسين بن علوان عامّي شديد المحبّة على أهل البيت ، وقيل : إنّه كان مستوراً فلم يثبت توثيقه.

مدارک تحرير الوسيلة،ص309 ط موسسة العروج

ولكنّها مضافا إلى عدم صحّة سندها ، لأن حسين بن علوان من الزيديّة ، أنّها لم تكن مذكورة إلّا فى كتاب قرب الإسناد ، وهو وإن كان مؤلّفه من الإماميّة إلّا أنّ بناءه فى ذلک الكتاب ذكر الأخبار الضعيفة أيضا.....

نهاية التقرير فى مباحث الصلاة،ص42 ط مركز فقه الأئمّة الأطهار عليهم السّلام

والسند لاشتماله على الحسين بن علوان الذى قبل فى حقه انه لا استهام له من التشيع الا الزيدية ضعيف جدا.

تقرير بحث المحقق الداماد للآملى،ج3،ص365

إلا أن الحسين بن علوان لم يوثق ، ولم يكن أصحاب الاجماع والأجلاء يروون عنه.....

الخلل فى الصلاة،ص108 ط موسسة العروج

أولا : أنه ضعيف السند لأن فى طريقه الحسين بن علوان وهو عامى لم يوثق.

فقه الصادق،ج5،ص302 ط موسسة دار الكتاب

یہ رہا حسین بن علوان کا مکمل حال ہمارے علماء نے تصحیح کر کے اس کو عامی وضعیف کہا ہے۔

کیا حسین بن علوان اہل تشیع کے ہاں ضعیف راوی ہے؟
شیعہ ایڈمن جلیل شر کی لاعلمی!

اہل تشیع کے عالم فاضل جلیل شر نے اس راوی پر دو اعتراضات کئے ہیں۔

1۔ الحسین بن علوان خود ثقہ نہیں تھا بلکہ اس کا بھائی حسن ثقہ تھا، اَبو محمد کنیت بھی حسن کی تھی۔

2۔ الحسین بن علوان عامی تھا، سنی تھا۔

آیئے اس عالم فاضل کے بڑوں سے پوچھتے ہیں کہ کیا واقعی یہ راوی ثقہ نہیں ہے اور اَبو محمد آخر کس کی کنیت ہے؟

اہل تشیع کی تین اہم ترین اسماء الرجال کی کتب ہیں۔

1۔رجال الکشی۔

2-رجال نجاشی۔

3۔رجال شیخ طوسی۔

رجال نجاشی شیعہ اسماء الرجال کی اہم ترین کتاب ہے۔اس کا جدید اردو ایڈیشن ملاحظہ فرمائیں۔

رجال نجاشی — 174

(۱۱۶)

جناب الحسین بن علوان الکلبی رحمۃ اللہ علیہ

آپ بنی کلب کے حلیف تھے،کوفہ میں سکونت تھی،عامی ہیں ان کے بھائی حسن بھی عامی ہیں۔

جناب حسین کی کنیت ابو محمد ہے،ثقہ راوی ہیں،ان دونوں بھائیوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث سنی تھی۔جناب حسن بن علوان کی کتاب نہیں ہے،لیکن جناب حسن ہمارے ساتھ اخص ہیں اور وہ اولی ہیں۔

جناب حسین نے اعمش اور ہشام سے روایت کی اور ہشام نے عروہ سے حدیث سنی تھی۔

جناب حسین کی ایک کتاب ہے جس کی روایات اختلافی ہیں،اس کتاب کی نقل کی اجازت کی خبر ہمیں محمد بن علی قزوینی نے دی انہوں نے ہم پر یہ کتاب ۴۰۰ھ میں پیش کی تھی،انہوں نے کہا:خبر دی احمد بن محمد بن یحییٰ نے،اور انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عبداللہ بن جعفر الحمیری نے،انہوں نے ہارون بن مسلم سے اور انہوں نے حسین بن علوان سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا،انہوں نے سنا احمد بن محمد حافظ سے۔

واضح الفاظ میں الحسین بن علوان کی کنیت ابو محمد بیان کی گئی ہے اور اسے ثقہ بھی قرار دیا گیا ہے۔

(۱۱۷)

حضرت حسین بن ابی العلاء رحمۃ اللہ علیہ

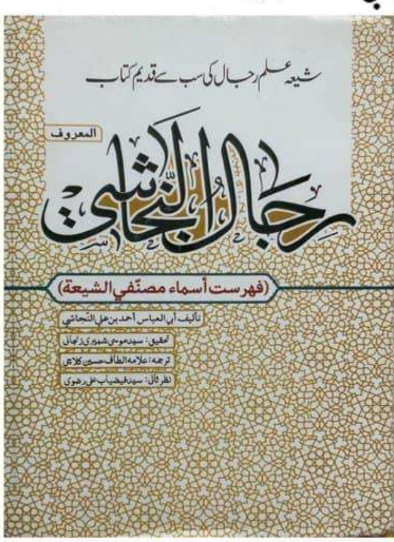

جناب حسین بن ابی علاء الخفاف ابوعلی الاعور بنی اسد کے

ذکر کیا ہے۔احمد بن حسینؒ نے کہا ہے" وہ بنی عامر کے حلیف

امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث سنی، جناب حسین ان میں

ان کی کتابوں میں سے ایک کتاب کے بارے میں اور

دی،انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن سالم بن عبدالرحمٰن

نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن ابی بشر نے،انہوں نے حسین

اس کتاب کا مصنف، مترجم اور محققین سب شیعہ علماء ہیں لیکن شاید ان سب سے بڑھ کر عالم فاضل شیعہ جلیل شر ہے جو اہل تشیع کے لئے قابل حجت ماہر عربی دان ہے!!

رجال شیخ طوسی (الفہرست) میں راوی حسین بن علوان کی توثیق

الفهرست للشيخ الطوسي — ٣٠٢

٢٠٤ ـ الحسين بن ابي العلاء .	صحيح
٢٠٥ ـ الحسين بن المختار القلانسي .	صحيح
٢٠٦ ـ الحسين بن زيد .	ضعيف، لان طريق الشيخ الى حميد مجهول
٢٠٧ ـ الحسين بن علوان .	صحيح
٢٠٨ ـ الحسين بن سيف .	ضعيف بابي المفضل و ابن بطة
٢٠٩ ـ الحسين بن الحسن الفارسي .	ضعيف بابي المفضل و ابن بطة
٢١٠ ـ الحسين بن المبارك .	ضعيف بابي المفضل و ابن بطة
٢١١ ـ الحسين بن مخلد .	ضعيف بابي المفضل و ابن بطة
٢١٢ ـ الحسين بن محمد بن سل	
٢١٣ ـ الحسين بن عثمان .	
٢١٤ ـ الحسين بن احمد .	
٢١٥ ـ الحسين بن ابي حمزة .	
٢١٦ ـ الحسين الاحمسي .	
٢١٧ ـ الحسين بن نعيم الصحا	
٢١٨ ـ الحسين بن شاذويه الص	
٢١٩ ـ الحسين بن عبدالله بن س	
٢٢٠ ـ الحسين بن زياد .	
٢٢١ ـ الحسين بن حمدا الخصيب .	
٢٢٢ ـ الحسين بن ايوب .	

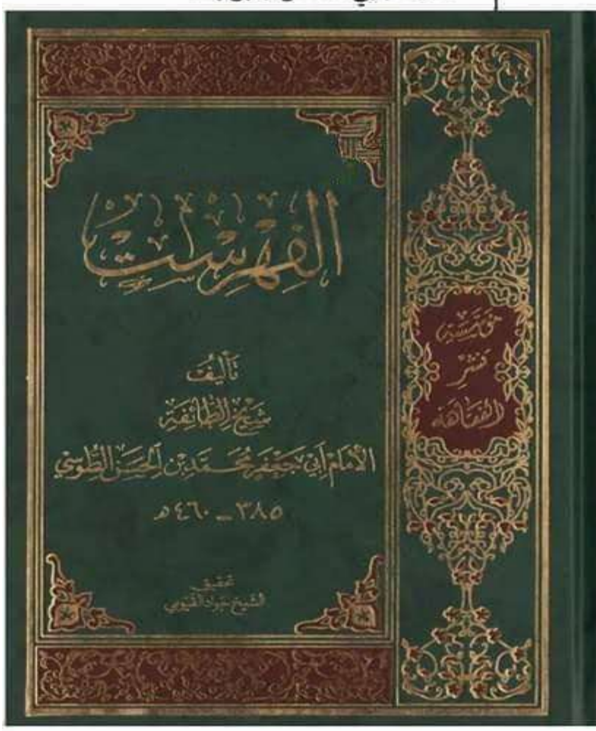

بحث حول طرق الشيخ في الفهرست — ٣٠٣

٢٢٣ ـ الحسين بن هذيل .	ضعيف ، لانه رواه عن حميد و لم يذكر طريقه اليه، و طرقه اليه ضعيفة
٢٢٤ ـ الحسين بن مهران .	ضعيف ، لانه رواه عن حميد و لم يذكر طريقه اليه، و طرقه اليه ضعيفة

معجم رجال الحدیث علامہ سید خوئی میں راوی حسین بن علوان کی توثیق

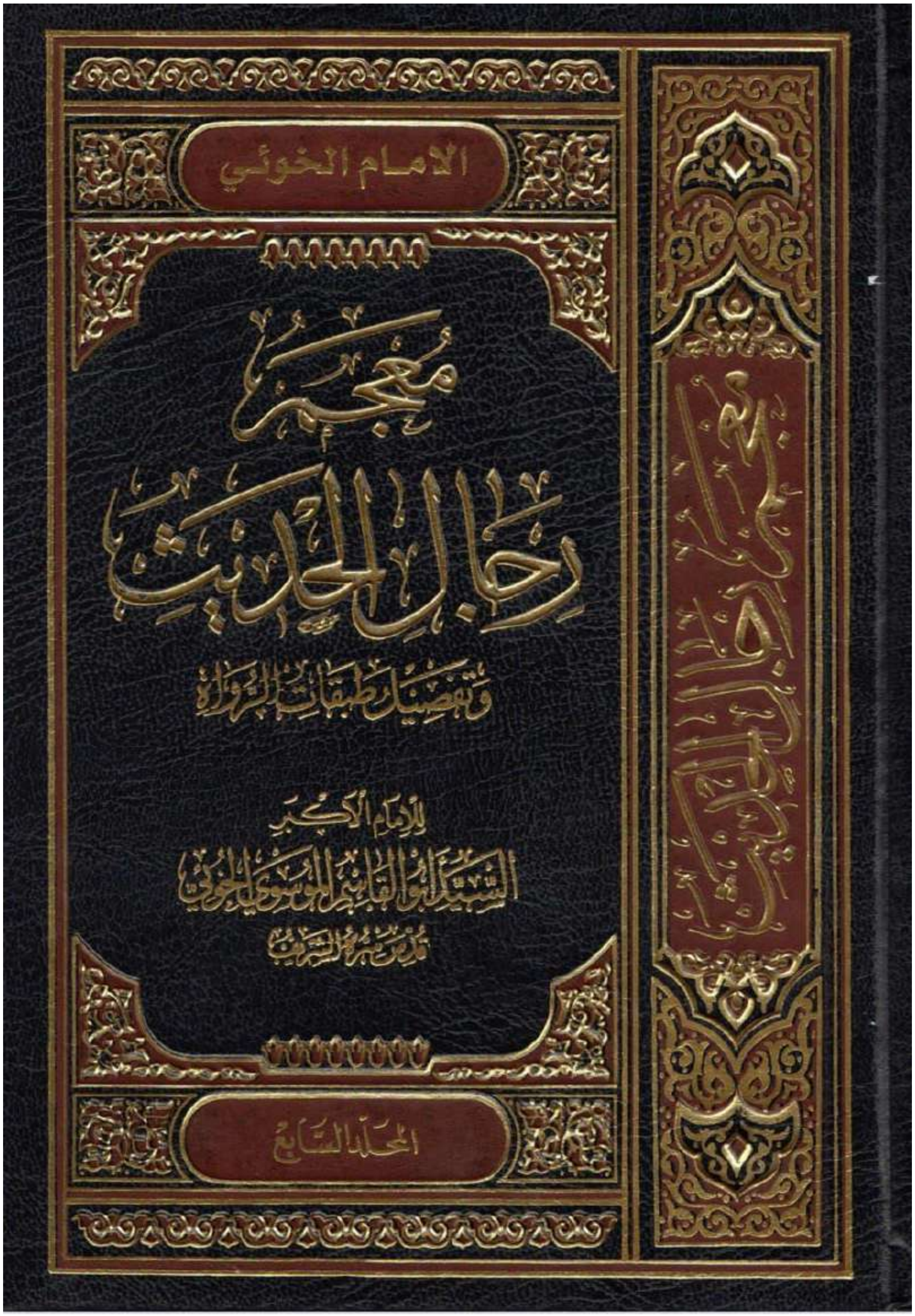

يقال إنّ عدم ذكره لعدم اشتهاره وقلّة رواياته، والله العالم.

٣٥٠٦ـ الحسين بن عطيّة الحنّاط:

السلمي الكوفي، من أصحاب الصادق عليه السلام، رجال الشيخ (٧١).

٣٥٠٧ـ الحسين بن عطيّة الدغشي:

المحاربي الكوفي: من أصحاب الصادق عليه السلام، رجال الشيخ (٧٩).

أقول: قد تقدّم في الحسن بن عطيّة الحنّاط استظهار اتحاده مع الحسن بن عطيّة الدغشي، على ماصرّح به النجاشي، وعليه فالظاهر اتّحاد الحسين بن عطيّة الحنّاط، مع الحسين بن عطيّة الدغشي والله العالم.

٣٥٠٨ـ الحسين بن علوان:

الكلبي: مولاهم كوفي، عاميّ وأخوه الحسن يكنّى أبا محمد، ثقة، رويا عن أبي عبدالله عليه السلام، ذكره النجاشي.

وتقدّم في الحسن بن علوان تتمة كلام النجاشي، وبيان أنّ التوثيق راجع إلى الحسين لا إلى الحسن.

وقال ابن عقدة: إنّ الحسن كان أوثق من أخيه وأحمد عند أصحابنا، ذكره في الخلاصة في القسم الثاني (٦) من الباب (٢) من فصل الميم.

أقول: في كلام ابن عقدة دلالة على وثاقة الحسين وكونه محموداً.

وقال الكشّي (٢٤٨) و(٢٥٢): «محمدبن إسحاق، ومحمد بن المنكدر، وعمرو بن خالد الواسطي، وعبدالملك بن جريج، والحسين بن علوان الكلبي، هؤلاء من رجال العامّة، إلاّ أنّ لهم ميلاً ومحبّة شديدة، وقد قيل: إنّ الكلبي كان مستوراً ولم يكن مخالفاً».

رجال مجلسی (علامہ باقر مجلسی) میں حسین بن علوان کی توثیق

٥٦٣- الحسين بن عثمان الأحمسي ، ثقة :

[ثقة إمامي ، المعجم ٢٢١،١٧١/٥ - ٢٦،٢٥/٦]

٥٦٤- الحسين بن عثمان بن زياد الرواسي ، ثقة :

[ثقة إمامي ، المعجم ١١٨،٢٨،٢٧،٢٥/٦ - ١٢٠/٢٣]

٥٦٥- الحسين بن عثمان بن شريك العامري ، ثقة . والحاصل ان ابن عثمان مشترك بين ثقات :

[تقدم في سابقه الرواسي . وأما الحسين بن عثمان فمشترك بين ثقات ، المعجم

٥٦٦- الحسين بن علوان ، ق على الأظهر ، وقيل ض :

[ثقة عامي ، المعجم ٣١/٦ ومصدر التوثيق في ٣٨٢/٤]

٥٦٧- الحسين بن علي بن بابويه ، ثق

[ثقة إمامي ، المعجم ٤٤،٤٢/٦

٥٦٨- الحسين بن علي بن الحسن ،

[مجهول الحال ، المعجم ٤١/٦

٥٦٩- الحسين بن علي بن زكريا العد

[ثقة إمامي ، المعجم ٣٤/٥ -

٥٧٠- الحسين بن علي بن سفيان البز

[ثقة إمامي ، المعجم ٢٦٥/٥ -

- ٦٤/٢٣]

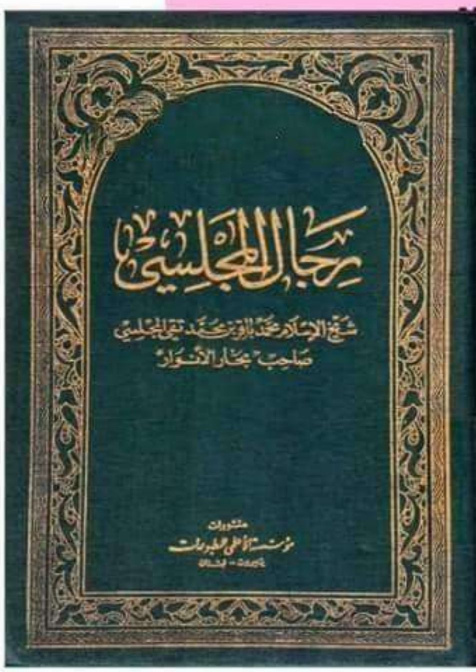

١٩٦

نقد الرجال رجالی (شیعہ محقق سید مصطفیٰ الحسینی) میں حسین بن علوان کی توثیق

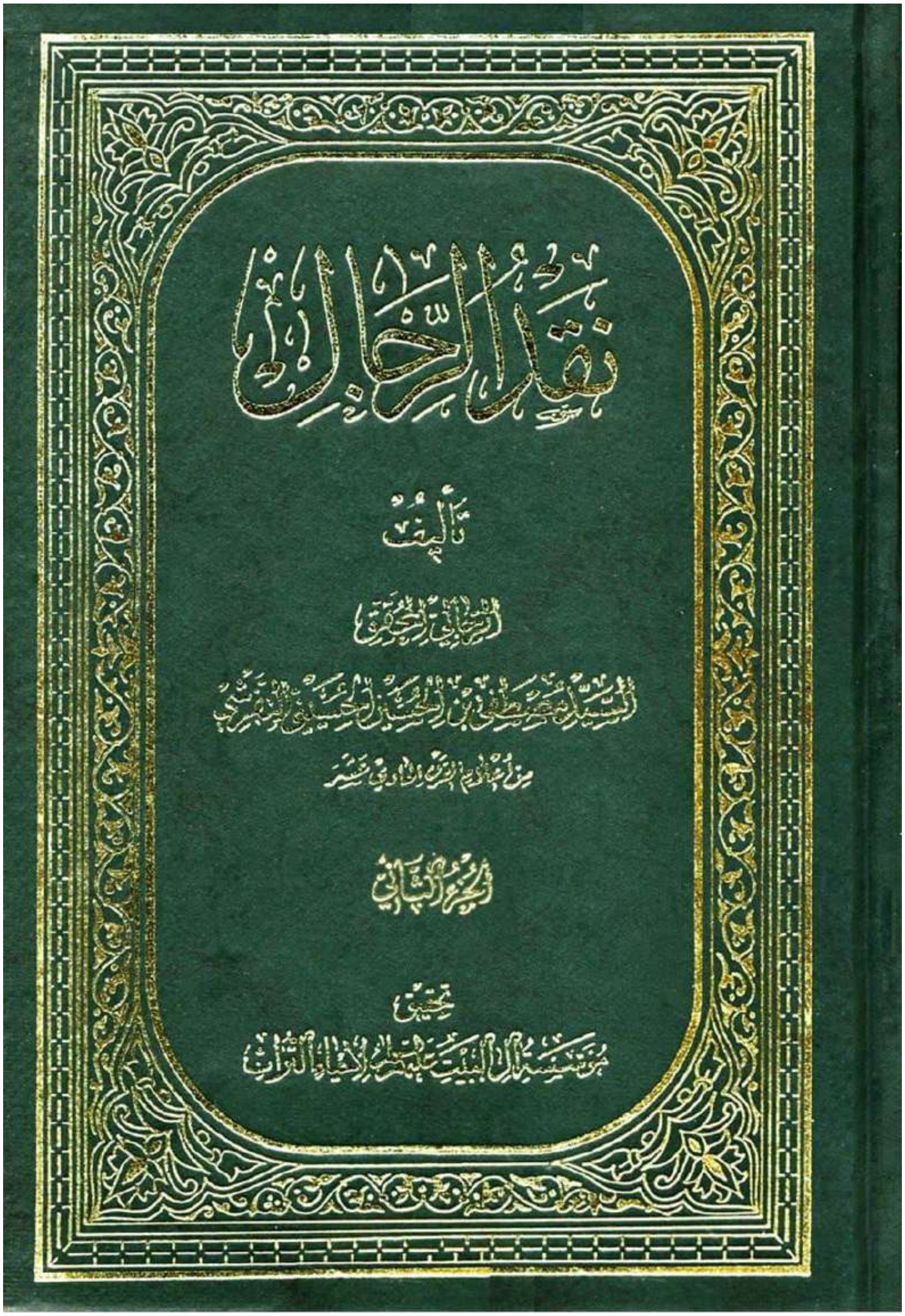

فاضلون خيار ثقات، قاله الكشّي عن حمدويه عن أشياخه[١]، انتهىٰ. اللّهم إلّا أنْ يقال أنّهما واحد، وهو بعيد جدّاً.

١٤٧٩ / ٨٣ ـ الحسين بن عطيّة[٢]:

أبو ناب الدغشي، أخو مالك وعلي، من أصحاب الصادق عليه السلام، رجال الشيخ[٣].

١٤٨٠ / ٨٤ ـ الحسين بن عطيّة الحنّاط:

السلمي الكوفي، من أصحاب الصادق عليه السلام، رجال الشيخ[٤].

١٤٨١ / ٨٥ ـ الحسين بن علوان[٥] الكلبي:

مولاهم، كوفي، عامّي، وأخوه الحسن، يكنّىٰ أبا محمّد، ثقة، رويا عن الصادق عليه السلام، وليس للحسين[٦] كتاب، والحسن أخصّ بنا وأولىٰ، روىٰ الحسين عن الأعمش وهشام بن عروة، وللحسين كتاب تختلف رواياته، روىٰ عنه: هارون بن مسلم، رجال النجاشي[٧].

Books.Rafed.net

---

(١) الخلاصة: ٥٦ / ٣.

(٢) الحسين الشيباني غير موجود هنا، وكذا الحسين العطّار، (م ت).

الحسين بن عطيّة الدغشي: المحاربي الكوفي، ق جخ؛ (م ت). رجال الشيخ: ١٨٣ / ٧٩.

الحسين بن عطيّة: ق جخ؛ (م ت). رجال الشيخ: ١٩٥ / ٣٠٩.

(٣) رجال الشيخ: ١٩٥ / ٢٩٥.

(٤) رجال الشيخ: ١٨٣ / ٧١.

(٥) الحسين بن علوان: له كتاب، أخبرنا به: ابن أبي جيد، عن محمّد بن الحسن، عن سعد بن عبدالله ومحمّد بن الحسن الصفّار، عن أبي الجوزاء المنبّه بن عبدالله، عنه، ست؛ (م ت). الفهرست: ٥٥ / ٢٠٨.

الحسين بن علوان الكلبي: مولاهم، كوفي، ق جخ؛ (م ت). رجال الشيخ: ١٨٤ / ١٠١.

(٦) جاء في هامش النسخ الثلاث: الحسن ظاهراً.

(٧) رجال النجاشي: ٥٢ / ١١٦، وفيه: وليس للحسن كتاب.

عامی ثقہ راویوں کی اہل تشیع کے ہاں حیثیت

یہ روایت شیعہ کی قدیم ترین کتاب قرب الاسناد کی ہے۔زمانہ قدیم کے جید شیعہ علماء کے نزدیک یہ روایت صحیح ہے۔ متاخرین شیعہ کا مشہور محقق محمد بن محمد کلباسی اپنی کتاب الرسائل الرجالیہ میں لکھتا ہے کہ قدماء کے نزدیک صحیح روایت اس روایت کا نام نہیں ہے جو صرف امامی شیعہ سے مروی ہو بلکہ صحیح کا مطلب یہ ہے کہ جو کسی اصل ماخوذ منہ میں کسی بھی طریقہ ثبوت سے ثابت ہو۔(الرسائل الرجالیہ۔ محمد بن محمد کلباسی ج1 ص100)

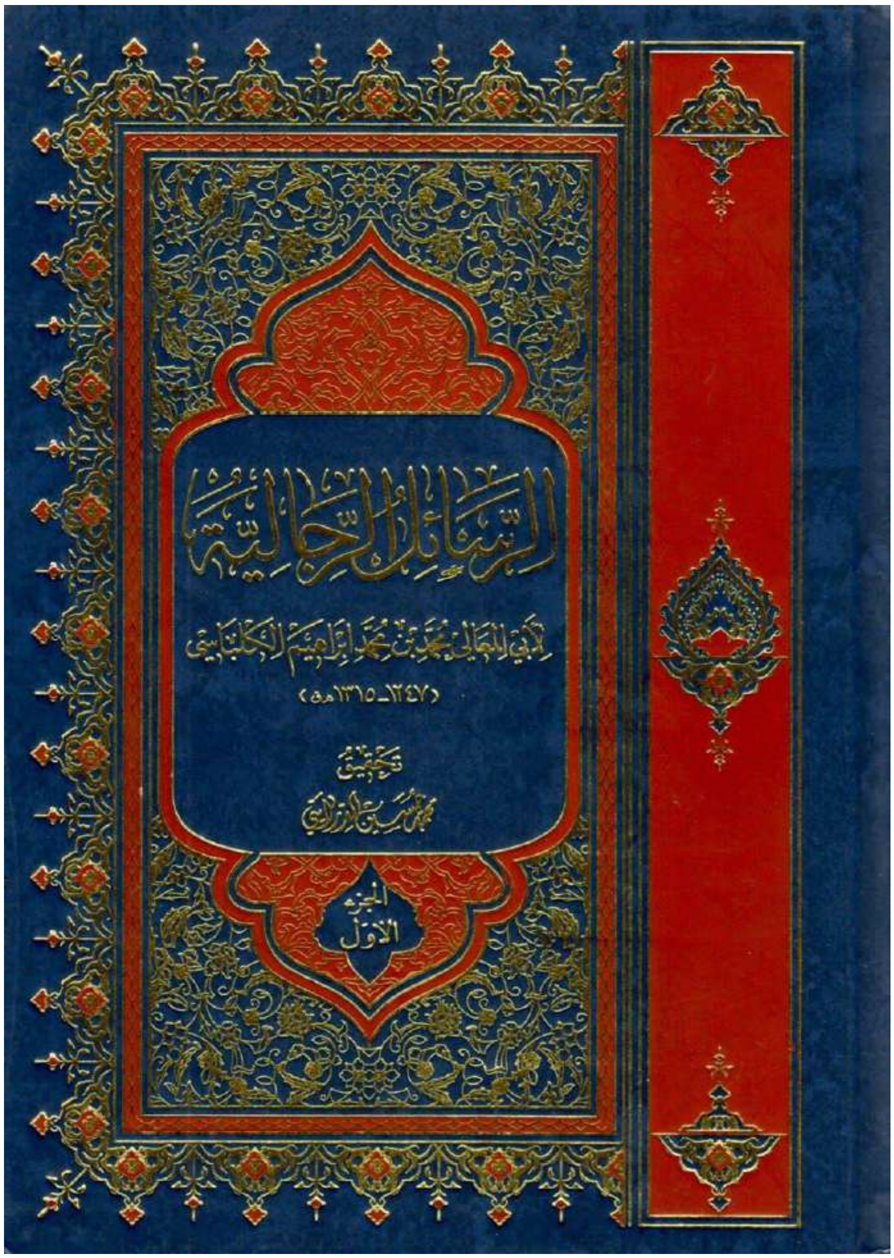

[إطلاق الصحّة باصطلاح القدماء]

والظاهر أنّ من إطلاق الصحّة باصطلاح القدماء قول أهل الرجال: «صحيح الحديث» كما في ترجمة أنس بن عياض[١]، وعبدالسلام بن صالح أبي الصلت الهروي[٢]، وأحمد بن إسماعيل[٣].

وربما حكم الفاضل الجزائري في ترجمة عبدالسلام بأنّ قولهم: «صحيح الحديث» يُنافي كون الراوي عامّياً[٤].

ومقتضاه: كون رجال أسانيد *الفقيه* من المذكورين والمحذوفين من رجال الصحيح، نظراً إلى ما ذكره في أوّل *الفقيه* من أنّ ما أورد فيه ممّا يحكم بصحّته[٥].

وقد حكم الفاضل الاسترابادي في شرح مشيخة الفقيه في حقّ جماعة من رجال طُرُق *الفقيه* بالجهالة إلّا ما يظهر ممّا ذكره في أوّل *الفقيه*.

ومقصوده: إمّا كونهم من رجال الصحيح بملاحظة ما ذكره في أوّل *الفقيه* ممّا ذكر، أو كونهم معتبرين بملاحظة ما ذكره في أوّل *الفقيه* من أنّ *الفقيه* مُستخرَج من كتب مَشهورة، عليها المُعوّل وإليها المرجع.

وأورد على الفاضل الجزائري المحقّق الشيخ محمّد: بأنّ الصحيح عند المتقدّمين ليس المراد به ما يرويه الإمامي، بل معناه ما ثبت بالأصل المأخوذ منه بأيّ نوع كان من أنواع الثبوت.

وبمعناه ما أوردَ به الفاضل الكاظمي من أنّ: «الصحيح في كلام النجاشي في

---

١. رجال النجاشي: ١٠٦ / ٢٦٩.
٢. رجال النجاشي: ٢٤٥ / ٦٤٣.
٣. لم ترد هذه العبارة في ترجمة أحمد بن إسماعيل.
٤. حاوي الأقوال ٢: ١١٠.
٥. الفقيه ١: ٣، مقدمة الكتاب.

موثق روایت جید علماء شیعہ کی توثیق شدہ روایت ہوتی ہے۔(رجال نجاشی)

رجال نجاشیؒ 13

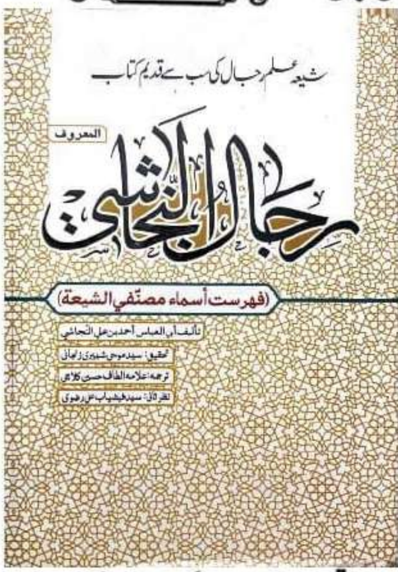

رکھتے ہوں تو ایسی حدیث کو حدیث مسلسل کہتے ہیں جیسے ایسی حدیث جس کے تر
ہو یا پھر سب کی کنیتیں ایک ہی ہوں۔ علاوہ ازیں اسے بھی تسلسل کہا گیا ہے ک
پہلی حدیث ہو یا پھر ہر راوی نے اپنے شیخ سے حدیث سنتے وقت مصافحہ کیا ہو، و
تسلسل یوں بھی ہوسکتا ہے کہ ہر راوی نے حدیث بیان کرتے وقت ایک خا
لئے اللہ کو گواہ بنایا یا قسم کھائی۔

اس مضمون پر مشتمل حضرت ابو محمد جعفر بن احمد بن علی قمیؒ کی کتاب "المسلسلات"

(۵) شاذ و نادر حدیث: وہ حدیث جو مشہور احادیث کے خلاف ہو وہ شاذ یا
خلاف ہو اگر اس کے راوی ثقہ نہیں تو وہ مردود ہے اور اگر راوی ثقہ ہیں تو اسے
کے مطابق ترجیح دی جائے گی راجح کا نام محفوظ اور مرجوح کا نام شاذ ہے۔ اگ
اس حدیث کو شاذ نہیں بلکہ منکر کہیں گے۔

(۶) حدیث مضطرب: اگر سلسلہ سند یا متن حدیث میں یا دونوں میں اختلاف واقع ہو تو ایسی حدیث کو حدیث مضطرب کہتے ہیں۔

سلسلہ سند میں اختلاف کی وضاحت یہ ہے کہ ایک ہی راوی ایک ہی حدیث کو کبھی ایک راوی سے روایت کرے اور کبھی دوسرے سے روایت کرے اور متن کے اختلاف کا یہ معنیٰ ہے کہ ایک ہی راوی ایک ہی حدیث میں کبھی کچھ کہتا ہے اور کبھی کچھ۔ یہ اختلاف اگر اس حد تک ہو کہ معنیٰ و مفہوم میں تضاد پیدا ہوتا ہو تو یہ ضعف حدیث کا سبب بنتا ہے۔

حدیث کی اقسام باعتبار راوی: (اس اعتبار سے حدیث کی پانچ اقسام ہیں)

۱۔ صحیح ۲۔ حسن ۳۔ قوی ۴۔ موثق ۵۔ ضعیف

۱۔ **حدیث صحیح:** اگر سلسلہ حدیث کے تمام راوی امامی اثناعشری، عادل اور ضابط ہوں تو ایسی حدیث کو صحیح حدیث کہا جاتا ہے۔

۲۔ **حدیث حسن:** اگر حدیث کا سلسلہ روایت تمام ایسے راویوں پر مشتمل نہ ہو جو امامی اثناعشری اور عادل وضابط ہوں بلکہ ان میں سے ایک یا کئی راوی ایسے ہوں جن کی عدالت تو ثابت نہ ہو مگر وہ ممدوح امامی اثناعشری ہوں اور باقی دوسرے راوی ایسے ہوں جن کی عدالت ثابت ہو اور حفظ وضبط کے ساتھ ان کا امامی اثناعشری ہونا بھی ثابت ہو۔

۳۔ **حدیث قوی:** اگر حدیث کا سلسلہ سند ایسے امامی اثناعشری راویوں پر مشتمل ہو جن کی علم رجال میں مدح کی گئی ہو اور نہ ذم تو ایسی حدیث کو حدیث قوی کہتے ہیں۔

۴۔ **حدیث موثق:** ایسی حدیث جس کے راوی امامی اثناعشری نہ ہوں مگر ہمارے علماء علم رجال نے ان کی توثیق کردی ہو تو ایسی حدیث کا نام حدیث موثق ہے کبھی کبھی حدیث موثق کو حدیث قوی بھی کہا جاتا ہے۔

شرائط میں ایڈمنز کی دخل اندازی ممنوع تھی اس کے باوجود شیعہ مناظر کی اپنے ہی شیعہ ایڈمن سے منتیں کہ دخل اندازی نہ کریں!

سید کرار حیدر زیدی شیعہ: جلیل بھائی مجھے بات کر لینے دیں 🙏

ابوعزرائیل شیعہ: کرلیں۔

سید کرار حیدر زیدی شیعہ: جی محترم یہاں آپ نے خیانت کی ہے اور میرے میسج کی وضاحت میں سنی شارح بخاری و مترجم داؤد راز کا اسکین شامل نہیں کیا ہے۔

جعفر صادق: آپ کے دئے گئے اسکینز پر پہلے ہی تفصیلی گفتگو کرتے ہوئے سمجھایا گیا ہے کہ صرف لفظی ترجمے اور آدھی عبارت سے نتیجہ نہ نکالیں۔ حدیث لانورث کو مکمل سمجھیں۔ جب آپ پانچ عبارات میں الگ الگ آپشنز لکھیں گے تو پہلی عبارت لفظی طور پر حدیث لانورث سے مماثلت کے باوجود اس کا مفہوم مطلقاً مالی وراثت کی نفی کا ظاہر ہوتا ہے۔ آپ خود بھی تعارض لکھتے وقت تسلیم کرچکے ہیں، اہل سنت حدیث لانورث سے مطلقاً مالی وراثت نبوی کے قائل ہی نہیں کیونکہ انبیاء کرام کی علمی وراثت بھی ہوتی ہے۔ آپ بھی تسلیم کرچکے ہیں کہ اہل سنت بھی علمی وراثت کے قائل ہیں۔ آپ کو علمائے اہل سنت سے حدیث لانورث سے مالی وراثت نبوی کا قائل ہونا یا اس جیسا مفہوم ثابت کرنا تھا۔

سید کرار حیدر زیدی شیعہ: روایت کا ترجمہ ہر مسلک کا مترجم اپنے مذہبی مفہوم کے مطابق ہی کرتا ہے۔ اگر آپ کو لگ رہا ہے یہ ترجمہ سنی مذہب کے مفہوم کے خلاف ہے تو یہ آپ کی لاعلمی ہو سکتی ہے حقیقت نہیں۔ بغور پڑھیں روایت میں خود ہی وارث اور وراثت کا مطلقاً انکار ہے۔ مفہوم بھی بطور ترجمہ واضح کر رہا ہے۔

لفظ فلم یقسم لهم کے آگے یہ الفاظ اور ہیں قال ابو عبدالله الضال السدر یعنی امام بخاری نے کہا ضال جنگلی بیری کو کہتے ہیں۔ یہ تفسیر اسی نسخہ کی بناء پر ہے' جن میں بجائے راس ضان کے راس ضال ہے۔

٤٢٣٩- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي جَدِّي أَنَّ أَبَانَ بْنَ سَعِيدٍ أَقْبَلَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: يَا رَسُولَ اللهِ هَذَا قَاتِلُ ابْنِ قَوْقَلٍ وَقَالَ أَبَانُ لأَبِي هُرَيْرَةَ : وَاعَجَبًا لَكَ وَبْرٌ تَدَأْدَأَ مِنْ قَدُومِ ضَأْنٍ يَنْعَى عَلَيَّ امْرَأً أَكْرَمَهُ اللهُ بِيَدِي وَمَنَعَهُ أَنْ يُهِينَنِي بِيَدِهِ.

[راجع: ٢٨٢٧]

(۴۲۳۹) ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا' کہا ہم سے عمرو بن یحییٰ بن سعید نے بیان کیا' کہا کہ مجھے میرے دادا نے خبر دی اور انہیں ابان بن سعید رضی اللہ عنہ نے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سلام کیا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بولے کہ یا رسول اللہ! یہ تو ابن قوقل کا قاتل ہے اور ابان رضی اللہ عنہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا حیرت ہے اس وبر پر جو قدوم الضان سے ابھی اترا ہے اور مجھ پر عیب لگاتا ہے ایک ایسے شخص پر کہ جس کے ہاتھ سے اللہ تعالیٰ نے انہیں (ابن قوقل رضی اللہ عنہ کو) عزت دی اور ایسا نہ ہونے دیا کہ ان کے ہاتھ سے مجھے ذلیل کرتا۔

تشریح: حضرت ابان بن سعید رضی اللہ عنہ کے کہنے کا مطلب یہ تھا کہ میں نے ابن قوقل رضی اللہ عنہ کو اگر شہید کیا تو وہ میرے کفر کا زمانہ تھا اور شہادت سے اللہ کی بارگاہ میں عزت حاصل ہوتی ہے جو میرے ہاتھوں انہیں حاصل ہوئی۔ دوسری طرف اللہ تعالیٰ کا یہ بھی فضل ہوا کہ کفر کی حالت میں ان کے ہاتھ سے مجھے قتل نہیں کروایا جو میری اخروی ذلت کا سبب بنتا اور اب میں مسلمان ہوں اور اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہوں۔ لہٰذا اب ایسی باتوں کا ذکر نہ کرنا بہتر ہے۔ آنحضرت ﷺ حضرت ابان رضی اللہ عنہ کے اس بیان کو سن کر خاموش ہو گئے۔

٤٢٤٠، ٤٢٤١- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلاَمُ بِنْتَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا أَفَاءَ اللهُ عَلَيْهِ بِالْمَدِينَةِ وَفَدَكٍ وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لاَ نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ))، إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْمَالِ وَإِنِّي وَاللهِ لاَ أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَةِ

(۴۲۴۰-۴۲۴۱) ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا' کہا ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا' ان سے عقیل نے' ان سے ابن شہاب نے' ان سے عروہ نے' ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم ﷺ کی صاحبزادی فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس کسی کو بھیجا اور اپنی میراث کا مطالبہ کیا آنحضور ﷺ کے اس مال سے جو آپ کو اللہ تعالیٰ نے مدینہ اور فدک میں عنایت فرمایا تھا اور خیبر کا جو پانچواں حصہ رہ گیا تھا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے یہ جواب دیا کہ آنحضرت ﷺ نے خود ہی ارشاد فرمایا تھا کہ ہم پیغمبروں کا کوئی وارث نہیں ہوتا' ہم جو کچھ چھوڑ جائیں وہ سب صدقہ ہوتا ہے' البتہ آل محمد ﷺ اسی مال سے کھاتی رہے گی اور میں خدا کی قسم جو صدقہ حضور اکرم ﷺ چھوڑ گئے ہیں اس میں کسی قسم کا تغیر نہیں کروں گا' جس حال میں وہ آنحضور ﷺ کے عہد میں تھا اب بھی اسی طرح رہے گا اور اس میں (اس کی تقسیم وغیرہ) میں'

جعفر صادق: ترجمہ درست ہے لیکن پانچ عبارات کو ایک ساتھ بیان کرنے سے اس کا مفہوم بدل جاتا ہے۔ اہل سنت مفہوم کئی بار بتا چکا ہوں۔

پہلی بات مفہوم الفاظ کی بنیاد پر ہی نکلتا ہے، آسمان سے نازل نہیں ہوتا۔پہلے دن سے بتا رہا ہوں دیگر روایات سے لانورث ماترکنا صدقہ رد ہو رہا ہے، جھوٹ ثابت ہو رہا ہے اس کے باوجود آپ دیگر روایات کو نہیں سمجھ رہے۔لہذا یہ بہتان کہ اہل تشیع ایک روایت اور چند الفاظ سے نتیجہ نکال کر عقیدہ بناتے ہیں، انتہائی علم دشمن الزام ہے۔مالی وراثت کا بھی آپ مطلقاً انکار نہیں کر رہے اوپر آپ نے خود ہی اسے بہتان قرار دے رکھا ہے۔

🔷 آپ کی دی گئی مثال درست نہیں ہے کیونکہ دونوں جملوں کے دونوں حصہ اپنی اپنی جگہ مکمل ثابت شدہ حقائق ہیں۔میں آسان کر کے سمجھا دیتا ہوں۔

1️⃣ پہلا جملا:

1: اللہ تعالی احد نہیں ہے۔ (معاذاللہ)👈 اس سے قل ھو اللہ احد کے واضح نفی ہوجاتی ہے، اس لئے ناقابل قبول ہے۔

2: اللہ کسی کا باپ یا بیٹا نہیں ہے۔ 👈 اس کی تائید قرآن میں موجود ہے لَمۡ یَلِدۡ ۬ۙ وَ لَمۡ یُوۡلَدۡ ۙ۔

نتیجہ: دو جملے الگ الگ دلائل رکھتے ہیں اور پہلا جملا خلاف قرآن ہے اس لئے مسترد کیا جائے گا۔ دوسرا درست عین قرآن کے مطابق ہے۔

2️⃣ دوسرا جملہ

1: اللہ تعالی احد ہے۔ 👈 اس کی تائید قل ھو اللہ احد۔

2: اللہ کسی کا باپ یا بیٹا نہیں ہے۔ 👈 اس کی تائید لَمۡ یَلِدۡ ۬ۙ وَ لَمۡ یُوۡلَدۡ ۙ۔

21:33

جب کہ میں وضاحت کر چکا ہوں مالی وراثت کا مطلقاً انکار نہ کرنے کا مطلب انبیاء کی مالی وراثت ہوتی ہے تسلیم کر لینا ہے۔

آپ کی دی گئی مثال کو آپ کے اصول سے ہی سمجھا دیتے ہیں

پہلا جملا:

* 1-انبیاء کا کوئی وارث نہیں ہوتا۔ (معاذاللہ)👈 اس سے وَ وَرِثَ سُلَیۡمٰنُ دَاوٗدَ کی واضح نفی ہو جاتی ہے، اس لئے نا قابل قبول ہے۔*

دوسرا جملہ :2* وہ جو کچھ چھوڑتے ہیں وہ سب صدقہ ہوتا ہے 👈 یہ بھی خلاف قرآن ہے اُوۡتِیۡنَا مِنۡ کُلِّ شَیۡءٍ یعنی ہمیں ہر شئ میں سے ملا ہے۔*

نتیجہ: دونوں جملے خلاف قرآن ہیں لہذا مسترد۔

اوپر خلاف قرآن ثابت ہو چکا۔ دوسرے حصے کی وضاحت کریں ۔

ماترکنا صدقہ: جو کچھ چھوڑا وہ سب صدقہ ہے تو پھر اس وراثت کا مطلقاً انکار کیسے نہیں ہوا؟ جب کہ چھوڑا گیا مال، بقول آپ کے انبیاء کے ورثاء پر خرچ بھی ہوتا رہا۔

غور فرمائیں! میرے میسج نمبر 3 میں شیعہ مناظر کا میسج نمبر 2 ٹیگ کرکے جواب دیا گیا ہے۔ اس دو نمبری میسج میں پانچ عبارات کے پہلے آپشن کے متعلق مجھے کہا گیا ہے کہ میں عربی سے ناواقف ہوں اس لئے انکار کر رہا ہوں اور پہلا نکتہ یعنی پہلا آپشن ہی حدیث لانورث کا درست مفہوم ہے۔ یاد رہے کہ میں نے تیسرا آپشن درست کہا ہے۔ اس لئے تیسرے نمبر میسج میں شیعہ مناظر کو علمائے اہل سنت سے تائید دکھانے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

سنی مناظر یہاں مجھ پر خیانتوں کا بہتان باندھ رہا ہے اور عوام کو لفظی ترجمہ کہہ کر گمراہ کر رہا ہے حالاں کہ میں نے لفظی ترجمہ نہیں بلکہ شارح بخاری داؤد راز کا کیا گیا ترجمہ بھیجا ہے۔ شاید موصوف لفظی ترجمہ بھی نہیں جانتے کسے کہتے ہیں۔ اسی لیے اب تک تیسرے موقف کی تائید میں انبیاء کے وارث ہوتے ہیں روایت میں نہ دکھا سکے۔ کیوں کہ جانتے ہیں دکھایا تو روایت خود جھوٹی ثابت ہو جائے گی۔

جعفر صادق: یہی نکتہ تو پوری گفتگو میں سمجھایا گیا ہے کہ اہل سنت بھی مطلقاً وراثت نبوی ﷺ کا انکار نہیں کرتے اور نہ ہی حدیث لانورث سے ایسا مفہوم بیان کرتے ہیں۔ ہمارے نزدیک نبی کریم ﷺ کوئی ایسا مالی ورثہ چھوڑ کر نہیں گئے جس کے وارث ہوتے، یعنی جو ورثاء میں بطور میراث تقسیم ہوتا۔

ہم علمی وراثت نبوی ﷺ کے قائل ہیں کیونکہ قرآن واحادیث میں اس علمی وراثت کا واضح ذکر موجود ہے۔

ذرا سی بات تھی اندیشۂ عجم نے اسے
بڑھا دیا ہے فقط زیب داستاں کے لئے

غور کیا ہی نہیں اس پر سنی مناظر نے۔

جعفر صادق: آپ کی پانچ عبارات پر غور کر کے ہی تیسرا آپشن درست کہا گیا ہے۔ پہلے آپشن پر آپ خود بھی لکھ چکے ہیں کہ اس میں مطلقاً وراثت کی نفی ہے، حدیث لانورث سے ہم مطلقاً وراثت کی نفی کے قائل نہیں ہیں بلکہ مالی وراثت نبوی ﷺ کی نفی کے قائل ہیں جبکہ علمی وراثت نبوی ﷺ کے دوسرے مضبوط قرائن سے قائل ہیں، اس لئے ہمارے متعلق مطلقاً قائل کا الزام لگانا آپ کا جھوٹ اور فریب ہے۔ **آپ یہ مفہوم علمائے اہل سنت سے نہیں دکھا سکتے، آپ اپنے ذاتی استدلال سے عوام کی آنکھوں میں دھول نہیں جھونک سکتے۔**

سید کرار حیدر زیدی شیعہ: **(سانپ نکل گیا اور لکیر پیٹنا شروع)** ممتاز قریشی صاحب نے یہاں کتنی آسانی سے اعتراضات نظر انداز کر دیئے۔ ایسا نہیں ہو گا جناب شرائط کے مطابق وضاحت دیں۔ قرب الاسناد میں جو آپ نے اسکین دیا، اس میں میرے دعویٰ، دلائل سے متعلق کیا کچھ ہے ؟؟

یا اس سے کیسے ثابت ہوا کہ آپ کو علم ہے جناب ابو بکر نے کیا کہہ کر جناب فاطمہ ع کا مطالبہ رد کیا تھا؟؟؟

۳۰٤ ـ جعفر، عن أبيه: أن رسول الله صلّى الله عليه وآله لم يورّث ديناراً ولا درهماً، ولا عبداً ولا وليدة، ولا شاة ولا بعيراً، ولقد قبض رسول الله صلّى الله عليه وآله وإن درعه مرهونة عند يهودي من يهود المدينة بعشرين صاعاً من شعير،

۹۲ .... قرب الاسناد

استسلفها نفقة لأهله(۱).

۳۰٥ ـ جعفر، عن أبيه قال:

«قرأت في كتاب لعلي عليه السلام أن رسول الله صلّى الله عليه وآله قال: «أنه سيكذب عليّ كاذب كما كذب على من كان قبلي، فما جاءكم عني من حديث وافق كتاب الله فهو حديثي، وما خالف كتاب الله فليس من حديثي»(۲).

۳۰٦ ـ جعفر، عن أبيه قال:

«قال رسول الله صلّى الله عليه وآله: اتقوا الله، اتقوا الله في الضعيفين: اليتيم، والمرأة، فإن خياركم خياركم لأهله»(۳).

۳۰۷ ـ جعفر، عن أبيه، عن علي عليه

«قال رسول الله صلّى الله عليه وآله: إذا

فلا يردها، فإنما يرد الكرامة الحمار»(۵).

۳۰۸ ـ جعفر، عن أبيه: أن الحسن والح

معاوية ويقولان فيه، ويقبلان جوائزه(٦).

۳۰۹ ـ جعفر، عن أبيه، عن علي عليه

«قال رسول الله صلّى الله عليه وآله: من

(۱) نقله المجلسي في البحار ۱٦: ۲۱۹/۸.

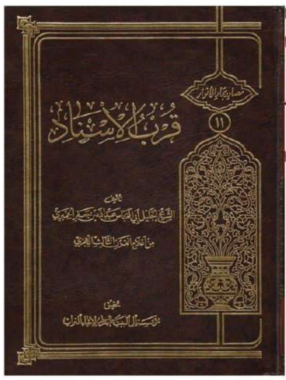

موصوف کی علمی خیانت جو انہوں نے قرب الاسناد سے متعلق کی تھی اس کی نشان دہی کی تو کتنی آسانی سے موصوف نے اپنی خیانت کو میری لاعلمی بنانے کی کوشش کی۔

(شیعہ علماء اپنی کتب کے اَدوار، روایات کا اُسلوب بھی نہیں جانتے)

یہ ملاحظہ فرمائیں موصوف نے یہ تمام باتیں قرب الاسناد کا سب سے پہلے دیے گئے اسکین میں خیانت کے ذریعے چھپایا تھا۔ بتائیں جناب اول تو قرب الاسناد کا حوالہ بلاوجہ دیا کیوں؟ اور دیا تو ادھورا کیوں دیا؟ مکمل سند کیوں چھپائی؟ یہ وہ خیانت تھی موصوف کی جواب سامنے آئی۔ پہلے یہ اسکین موصوف نے چھپالیا تھا، جی جناب بالکل یہ سب ہمیں معلوم ہے۔ آپ جہاں جناب حمیری کا سماع ثابت کر رہے تھے ابن ظریف سے اس سے پہلے یہ خیانتیں نہ کرتے۔

جعفر صادق: کائنات میں مشکل ترین کام شیعہ کو درست بات سمجھانا ہے، جب قرب الاسناد پر آپ کی علمیت کا جنازہ دنیا نے دیکھ لیا تو پھر پلٹی مار کر کہہ رہے ہیں کہ دعوی اور دلائل سے قرب الاسناد کا تعلق کیا ہے۔ ابھی تک آپ لاعلم ہیں کہ آپ کا دعوی اور دلیل (پانچ عبارات) کس واقعے کے متعلق ہے؟ اس واقعے کا براہ راست تعلق مالی وراثت نبوی سے ہے۔ حضرت ابو بکر صدیق نے فرمان رسول ﷺ سنا کر فیصلہ سنایا تھا۔ خود نبی کی ذات بابرکات نے فیصلہ کیا ہے، فیصلہ سنانے والے پر اہل تشیع اعتراض کرتے نہیں تھکتے، حالانکہ اس طرح وہ نبی کریم ﷺ کی ذات پر اعتراض وارد کرتے ہیں کیونکہ اصل فیصلہ تو خود نبی کریم ﷺ کا تھا۔

آپ نے قرب الاسناد کے متعلق میری کونسی خیانت کی نشاندہی کی ہے؟

آپ کے اپنے جیّد شیعہ علماء نے قرب الاسناد کی روایات بیان کرتے وقت پوری سند کو پہلی روایت میں اور باقی روایات میں اس سند کو حذف کر دیا ہے تو اس میں میری خیانت کیسے ہوئی؟

بالفرض مجھے خیانت ہی کرنی ہوتی تو اس روایت کے ساتھ دو اسکینز یعنی قرب الاسناد اور بحار الانوار (مکمل سند) کیوں پیش کرتا؟

ترجمہ : حضرت ابو جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک **رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو درھم و دینار یا غلام یا باندی یا بکری یا اونٹ کا وارث نہیں بنایا،** بلاشبہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی روح اس حال میں قبض ہوئی جب کہ **آپ کی زرہ مدینہ کے ایک یہودی کے پاس صاع جو کے عیوض رہن تھی،** آپ نے اس سے اپنے گھر والوں کے لئے بطور نفقہ یہ جو لئے تھے ۔ (قرب الاسناد الحمیری القمی ص 91,92 بحوالہ المجلسي في البحار 16: 219)

🔷 **یہ روایت میں نے کیوں پیش کی۔**

اوپر اس روایت سے پہلے میں لکھ چکا ہوں کہ اس روایت سے مجھے اپنے مؤقف کی تائید ثابت کرنی ہے کہ **نبی کریم کی ملکیت کے وارث نہیں ہوتے۔**

اس روایت پر سب منصف مزاج ممبرز اچھی طرح غور و فکر کریں۔ شیعہ کی مشہور اور قدیم ترین کتاب **قرب الاسناد** کی اس صحیح روایت کے مطابق

1️⃣ نبی کریم نے کسی کو بھی درھم، دینار، غلام، باندی، بکری اور اونٹ کا وارث نہیں بنایا۔

2️⃣ بوقت رحلت نبی کریم کی زرہ ایک یہودی کے پاس گروی رکھی تھی۔

👉یہ دونوں حقیقتیں اس شیعہ روایت سے ثابت کرکے میں نے **حدیث لانورث** کو سچا فرمان رسول ثابت کردیا ہے۔ الحمدللہؕ

اب یہی معنی و مفہوم اہل سنت صحیح روایت سے بھی دکھاتا ہوں۔

👇👇👇👇

22:57

بحارالانوار میں بیان کی گئی مکمل سند بھی آپ تسلیم نہیں کر رہے، آپ کوڑھ مغز بن رہے ہیں یا واقعی کوڑھ مغز ہیں؟

سید کرار حیدر زیدی شیعہ: روایت کے متن پر گفتگو کرتے ہوئے موصوف نے متن پر میرے سوالات کو بالکل نظر انداز کر دیا، ان سوالات کا جواب دیں 👇

اب آجائیں اس کے متن میں۔ کیا اس روایت کے متن میں کہیں جناب فاطمہ ع کا مطالبہ فدک درج ہے؟ یقیناً نہیں۔

کہیں اس روایت میں لانورث ماترکنا صدقہ کی بات ہے؟ یقیناً نہیں۔

کہیں اس روایت میں جناب ابو بکر موجود ہیں؟؟ یقیناً نہیں۔

کیا اس روایت سے آپ کی علمیت کا اثبات ہے کہ آپ کو جناب ابو بکر کے وہ الفاظ معلوم ہیں جس سے انہوں نے مطالبہ سیدہ فاطمہ ع رد کیا؟؟ یقیناً نہیں۔

تو جناب یہ روایت آپ نے ٹائم پاس کرنے اور لفاظی کرنے کے لیے ہی بھیجی ہے۔ ویسے آپ کو یقیناً وراثت کے قرآنی فریضے کے مسائل بھی یقیناً معلوم نہیں ہیں، یہ موضوع ہی الگ ہے اس لیے صرف آپ کی کم علمی واضح کرنے کے لیے اشارے کر رہا ہوں کہ وراثت کے فریضے میں منقولہ اور غیر منقولہ جائداد کے مسائل الگ الگ ہیں۔ درہم دینار، غلام، جانور منقولہ اور زمین، مکان کھیتی غیر منقولہ جائدادیں ہیں۔

آپ کی بھیجی گئی روایت میں نہ ہی وارث کی نفی ہے اور نہ ہی وراثت انبیاء کی نفی ہے بلکہ صرف درہم، دینار، غلام، لونڈی، بکری یا اونٹ نہ ہونے کی بات ہے۔ یعنی مطلب واضح ہے کہ اگر یہ چیزیں ہوتیں تو نبی کریم کے ورثاء میں تقسیم قرآنی احکامات کی روشنی میں کی جاتی۔ مزید اس روایت میں نبی کریم کی ایک زرہ کا ذکر ہے جو یہودی کو دے کر نبی کریم نے اس کے عیوض اناج لیا تھا، اس سے بھی وارث یا وراثت کی نفی نہیں ہو رہی۔

موصوف کی دھڑلے سے کی گئی خیانتیں دیکھیں۔ یہاں روایت کا ترجمہ ہے۔ نبی کریم نے نہیں چھوڑا درہم، دینار، غلام، اور لونڈی اور بکری یا اونٹ بے شک نبی کریم کی روح قبض ہوتے وقت آپ کی ایک زرہ مدینے کے ایک یہودی کے پاس اناج کے بدلے گروی تھی، آپ نے اس سے اناج اپنے گھر والوں کے نفقے کے طور پر لیا تھا۔ یہاں کسی صورت یہ لانورث ماترکنا صدقہ کی تائید نہیں ہے یوں کہ نہ ہی یہاں مطلقاً وارث کا انکار ہے اور نہ ہی مالی وراثت کا انکار ہے۔ اوپر مثال دے کر سمجھا چکا ہوں۔

میرے ترجمے کی تائید بھی خود یہاں آپ کے پیش کئے گئے مترجم کے ترجمے نے کر دی۔

(اگر واقعی ایسا ہوتا تو باقر مجلسی صدیوں بعد اس کی سند کا الہام ہو گیا) ہم نے ایسا کب کہا؟ صرف آپ سے چھپائے ہوئے اسکین کا مطالبہ کیا۔ جو آپ نے اب بھیجا۔

جعفر صادق: اس کو چھپانا نہیں کہتے، بلکہ یہ آپ کی لاعلمی ہے۔ سند کے چھپانے سے مجھے کیا فائیدہ حاصل ہو گا؟ جبکہ بحارالانوار کا اسکین بھی ساتھ ہی پیش کر دیا تھا جس میں مکمل سند موجود تھی۔ یہ آپ کی لفاظی ہے مقصد اپنی عزت بچانا ہے، ظاہر ہے کچھ نہ کچھ تو جواب آپ کو دینا ہے۔ کہتے ہیں کہ جب ہم دوسروں پر انگلی اٹھاتے ہیں تو تین انگلیاں ہماری طرف بھی اشارہ کر رہی ہوتی ہیں، آپ کے ساتھ یہی حال ہوا ہے۔

قرب الاسناد کی روایت کے متن پر آپ نے کچھ بھی نہیں لکھا، ایک بار پھر حدیث لانورث پر اپنی کہانی سنا رہے ہیں۔ آپ وہ مفہوم اہل سنت علماء سے دکھا کر مسئلہ حل کر لیں کہ واقعی اہل سنت انبیائے کرام کی ہر قسم کی وراثت کا انکار کرتے ہیں۔ میرا ایمان ہے، قیامت تک آپ ثابت نہیں کر سکتے۔

سید کرار حیدر زیدی شیعہ: (قرب الاسناد کی روایت پر غور) اب یہاں دیکھیں آپ نے یہاں بھی اپنے علم کے حق میں، محض ممبرز کو صفائیاں پیش کر رہے ہیں لفاظیوں کا سہارا لے کر۔

غزوات کے بیان میں 501

لفظ فلم یقسم لھم کے آگے یہ الفاظ اور ہیں قال ابو عبداللہ الضال السدر یعنی امام بخاری نے کہا ضال جنگلی بیری کو کہتے ہیں۔ یہ تفسیر اسی نسخہ کی بناء پر ہے' جن میں بجائے راس ضان کے راس ضال ہے۔

٤٢٣٩- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي جَدِّي أَنَّ أَبَانَ بْنَ سَعِيدٍ أَقْبَلَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: يَا رَسُولَ اللهِ هَذَا قَاتِلُ ابْنِ قَوْقَلٍ وَقَالَ أَبَانُ لِأَبِي هُرَيْرَةَ : وَاعَجَبًا لَكَ وَبْرٌ تَدَأْدَأَ مِنْ قَدُومِ ضَأْنٍ يَنْعَى عَلَيَّ امْرَأً أَكْرَمَهُ اللهُ بِيَدِي وَمَنَعَهُ أَنْ يُهِينَنِي بِيَدِهِ. [راجع: ٢٨٢٧]

(۴۲۳۹) ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا' کہا ہم سے عمرو بن یحییٰ بن سعید نے بیان کیا' کہا کہ مجھے میرے دادا نے خبر دی اور انہیں ابان بن سعید رضی اللہ عنہ نے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سلام کیا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بولے کہ یا رسول اللہ! یہ تو ابن قوقل کا قاتل ہے اور ابان رضی اللہ عنہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا حیرت ہے اس وبر پر جو قدوم الضان سے ابھی اترا ہے اور مجھ پر عیب لگاتا ہے ایک ایسے شخص پر کہ جس کے ہاتھ سے اللہ تعالیٰ نے انہیں (ابن قوقل رضی اللہ عنہ کو) عزت دی اور ایسا نہ ہونے دیا کہ ان کے ہاتھ سے مجھے ذلیل کرتا۔

تشریح: حضرت ابان بن سعید رضی اللہ عنہ کے کہنے کا مطلب یہ تھا کہ میں نے ابن قوقل رضی اللہ عنہ کو اگر شہید کیا تو وہ میرے کفر کا زمانہ تھا اور شہادت سے اللہ کی بارگاہ میں عزت حاصل ہوتی ہے جو میرے ہاتھوں انہیں حاصل ہوئی۔ دوسری طرف اللہ تعالیٰ کا یہ بھی فضل ہوا کہ کفر کی حالت میں ان کے ہاتھ سے مجھے قتل نہیں کروایا جو میری اخروی ذلت کا سبب بنتا اور اب میں مسلمان ہوں اور اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہوں۔ لہذا اب ایسی باتوں کا ذکر نہ کرنا بہتر ہے۔ آنحضرت ﷺ حضرت ابان رضی اللہ عنہ کے اس بیان کو سن کر خاموش ہو گئے۔

٤٢٤٠، ٤٢٤١- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِنْتَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا أَفَاءَ اللهُ عَلَيْهِ بِالْمَدِينَةِ وَفَدَكٍ وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ))، إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْمَالِ وَإِنِّي وَاللهِ لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَةِ

(۴۲۴۰-۴۲۴۱) ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا' کہا ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا' ان سے عقیل نے' ان سے ابن شہاب نے' ان سے عروہ نے' ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم ﷺ کی صاحبزادی فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس کسی کو بھیجا اور اپنی میراث کا مطالبہ کیا آنحضور ﷺ کے اس مال سے جو آپ کو اللہ تعالیٰ نے مدینہ اور فدک میں عنایت فرمایا تھا اور خیبر کا جو پانچواں حصہ رہ گیا تھا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ جواب دیا کہ آنحضرت ﷺ نے خود ہی ارشاد فرمایا تھا کہ ہم پیغمبروں کا کوئی وارث نہیں ہوتا' ہم جو کچھ چھوڑ جائیں وہ سب صدقہ ہوتا ہے' البتہ آل محمد ﷺ اسی مال سے کھاتی رہے گی اور میں خدا کی قسم جو صدقہ حضور اکرم ﷺ چھوڑ گئے ہیں اس میں کسی قسم کا تغیر نہیں کروں گا' جس حال میں وہ آنحضور ﷺ کے عہد میں تھا اب بھی اسی طرح رہے گا اور اس میں (اس کی تقسیم وغیرہ) میں'

لانورث ماترکنا صدقہ خود سنیوں کے ہاں متفقہ نہیں ہے۔ آپ سے پرسوں کہا تھا آپ متفقہ ثابت کرنے کے لیے لانورث ماترکنا صدقہ کی روایت صحیح سند سے شیعہ کتب سے بھیجیں جو آپ اب تک نہ کر سکے۔ ایسا آپ اسی صورت کرتے نہ جب آپ کو علم ہوتا کہ جناب ابو بکر نے کیا کہہ کر جناب فاطمہ ع کا مطالبہ رد کیا تھا۔ اس مطالبے کو پورا کرنے کے بجائے موصوف لفظوں کا چکر کہہ کر حقیقت کو نظر انداز کر گئے۔

غور کریں خود ہی صحیح البخاری کی روایت اور شارح کے ترجمے کو لفظوں کا چکر بنا رہے ہیں۔ کیا کوئی سمجھ دار اہل سنت اس روایت اور ترجمے کو لفظوں کا چکر کہنے کا دعویدار ہو سکتا ہے؟

آپ اسے جھوٹ ثابت کر دیں محترم۔ اور لکھ دیں کہ انبیاء جو کچھ چھوڑتے ہیں وہ سب صدقہ نہیں ہوتا بلکہ ورثاء کا خرچہ بھی انبیاء کے ترکہ یعنی وراثت سے نکلتا ہے۔ تاکہ کم از کم ماترکنا صدقہ تو جھوٹ تسلیم ہو جائے۔

جعفر صادق: آپ کے دعوی میں حدیث لانورث کے الفاظ نہیں ہیں تو مطلب ہم اصل واقعے کا ہی انکار کر دیں؟ آپ کی طرح لاعلم بن جائیں؟

خود تو ڈوبے ہو صنم، ہمیں بھی لے ڈوبنا چاہتے ہو!

کیا حدیث لانورث اہل سنت کے متفقہ حدیث نہیں ہے؟

اہل تشیع سادہ لاح عوام کو گمراہ کرتے ہوئے یہ بتاتے ہیں کہ جب سیدہ فاطمہ نے مطالبہ فدک کیا تھا تو اسی وقت حضرت ابو بکر صدیق نے یہ حدیث معاذاللہ گھڑی تھی، نبی ﷺ کی طرف جھوٹی منسوب کی تھی وغیرہ وغیرہ۔
حضرت ابو بکر صدیق نے فرمان رسول ﷺ منسوب نہیں کیا تھا، اہل سنت کے ہاں کئی طرق سے یہ حدیث نبوی ﷺ سے مروی ہے۔ وقت آگیا ہے کہ میں اسی معنی و مفہوم کو ثابت کروں اور مختلف طرق سے حدیث لانورث کو عوام الناس تک پہنچاؤں۔

حدیث لانورث کے مختلف طرق

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حدیث لانورث

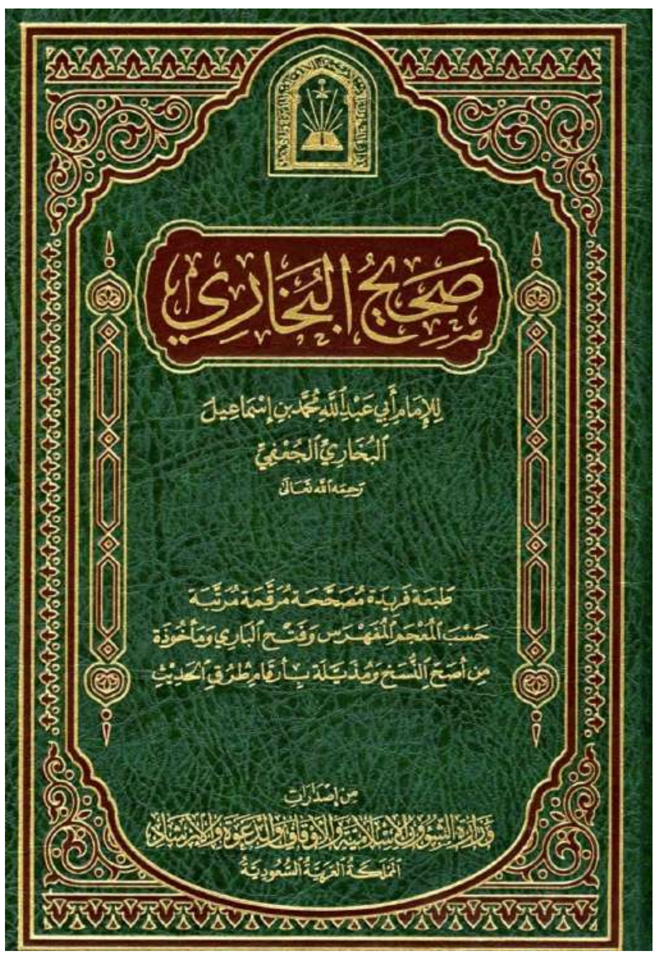

فَقُلْتُ: أنا وَلِيُّ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَبَضْتُها سَنَتَيْنِ أعْمَلُ فيها ما عَمِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وأبو بَكْرٍ، ثُمَّ جِئْتُماني وَكَلِمَتُكُما واحِدَةٌ وَأمْرُكُما جَميعٌ، جِئْتَني تَسألُني نَصيبَكَ مِنِ ابْنِ أخيكَ، وأتاني هٰذا يَسألُني نَصيبَ امْرَأتِهِ مِنْ أبيها، فَقُلْتُ: إنْ شِئْتُما دَفَعْتُها إلَيْكما بذلكَ، فَتَلْتَمِسانِ مِنِّي قَضاءً غَيرَ ذٰلكَ؟ فَوَاللهِ الذي بإذْنِهِ تقومُ السَّماء والأرضُ لا أقْضِي فيها قَضاءً غَيرَ ذٰلكَ حتّى تَقومَ الساعَةُ، فَإنْ عجَزتما فادفَعاها إلَيَّ فَأنَا أكْفِيكُماها. [راجع: ٢٩٠٤]

٦٧٢٩ - **حدَّثَنا** إسْماعيلُ: حدَّثَني مالكٌ، عَنْ أبي الزِّنادِ، عَنِ الأعْرَجِ، عَن أبي هُرَيْرَةَ أنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قالَ: «لا يَقْتَسِمُ وَرَثَتِي دِيناراً، ما تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسائي وَمَؤُونَةِ عامِلي فَهْوَ صَدَقَةٌ». [راجع: ٢٧٧٦]

٦٧٣٠ - **حدَّثَنا** عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْها أنَّ أزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ حينَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أرَدْنَ أنْ يَبْعَثْنَ عُثمانَ إلى أبي بَكْرٍ يَسْألْنَهُ مِيرَاثَهُنَّ، فَقالَتْ عائِشَةُ: ألَيسَ قالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لا نُورَثُ، ما تَرَكْنا صَدَقَةٌ»؟. [راجع: ٤٠٣٤]

(٤) **بابُ** قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «مَنْ تَرَكَ مالاً فَلأهْلِهِ»

٦٧٣١ - **حدَّثَنا** عَبْدانُ: أخْبرَنا عَبْدُ اللهِ: أخْبرَنا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهابٍ: حدَّثَني أبو سَلَمَةَ، عَنْ أبي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ: «أنَا أوْلَى بِالمُؤْمِنينَ مِنْ أنْفُسِهِمْ، فَمَنْ ماتَ وعَلَيْهِ دَيْنٌ ولَمْ يَتْرُكْ وفاءً فَعَلَيْنا قَضاؤُهُ، ومَنْ تَرَكَ مالاً فَهُو لِوَرَثَتِهِ». [راجع: ٢٢٩٨]

(٥) **بابُ** ميراثِ الوَلَدِ مِنْ أبيهِ وأُمِّهِ

وقالَ زَيْدُ بْنُ ثابتٍ: إذا تَرَكَ رَجُلٌ أو امرأةٌ بِنْتاً فَلَها النِّصْفُ، وإنْ كانَتا اثْنَتَينِ أو أكْثَرَ فَلهنَّ الثُّلُثَانِ. وإنْ كانَ مَعَهُنَّ ذَكَرٌ بُدِئَ بِمَنْ شَرِكَهُمْ فَيُؤتى فَرِيضَتَهُ، فَما بَقِيَ فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الأُنْثَيَيْنِ.

٦٧٣٢ - **حدَّثَنا** مُوسَى بْنُ إسْماعيلَ: حدَّثَنا وُهَيْبٌ: حدَّثَنا ابْنُ طاوُسٍ، عَنْ أبيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ: «ألْحِقُوا الفَرائِضَ بِأهْلِها، فَمَا بَقِيَ فَهْوَ لِأوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ». [انظر: ٦٧٣٥، ٦٧٣٧، ٦٧٤٦]

(٦) **بابُ** ميراثِ البَناتِ

٦٧٣٣ - **حدَّثَنا** الحُمَيْدِيُّ: حدَّثَنا سُفْيان: حدَّثَنا الزُّهْرِيُّ قالَ: أخْبرَني عامِرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ أبي وقّاصٍ، عَنْ أبيهِ قالَ: مَرِضتُ بِمَكَّةَ مَرَضاً فَأشفَيْتُ مِنْه عَلى المَوتِ فَأتاني النَّبِيُّ ﷺ يَعُودني، فَقُلْتُ: يا رَسُولَ اللهِ، إنَّ لي مالاً كثيراً وليسَ يَرِثُني إلا ابْنَتِي، أفأتَصَدَّق بِثُلُثَيْ مالي؟ قالَ: «لا»، قالَ: قُلْت: فَالشَّطْرُ؟ قالَ: «لا»، قُلْتُ: الثُّلُثُ؟ قالَ: «الثُّلُثُ كبيرٌ، إنَّكَ إنْ تَرَكْتَ وَلَدَكَ أغْنِيَاءَ خَيرٌ مِنْ أنْ تَتْرُكَهُمْ عَالَةً

سَمِعَ أبا هُرَيْرَةَ يُخْبِرُ سَعِيدَ بنَ العاصِ قالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أبانَ عَلى سَرِيَّةٍ مِنَ المَدينَةِ قِبَلَ نَجْدٍ، قالَ أبُو هُرَيْرَةَ: فَقدِمَ أبانُ وأصحابُهُ على النَّبِيِّ ﷺ بخَيْبَرَ بَعْدَما افْتَتَحَها وإِنَّ حُزمَ خَيْلِهِمْ لَلِيفٌ، قالَ أبو هُرَيْرَةَ: قُلْتُ: يا رَسُولَ اللهِ لا تَقْسِمْ لهُمْ، قالَ أبانُ: وأنْتَ بهٰذَا يا وَبْرُ تَحدَّرَ مِنْ رأسِ ضَالٍ؟ فَقالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يا أبانُ اجْلِسْ»، فَلَمْ يَقْسِمْ لهُمْ. قال أبو عبدِ اللهِ: الضَّالُ: السِّدْرُ [راجع: ٢٨٢٧]

٤٢٣٩ - **حدَّثَنا** مُوسَى بنُ إسْماعِيلَ: حدَّثَنا عَمْرُو بنُ يَحْيَى بنِ سَعِيدٍ: أَخْبَرَني جَدِّي: أَنَّ أبانَ بنَ سَعِيدٍ أقْبَلَ إلى النَّبِيِّ ﷺ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقالَ أبُو هُرَيْرَةَ: يا رَسُولَ اللهِ، هٰذَا قاتِلُ ابنِ قَوْقَلٍ. وقالَ أبانُ لأَبي هُرَيْرَةَ: وَاعَجَبا لكَ، وَبْرٌ تدأْدَأَ مِنْ قَدُومِ ضَأْنٍ يَنْعَى عَلَيَّ امْرأً أكْرَمَهُ اللهُ بِيَدي، وَمَنَعَهُ أنْ يُهِنِّي بيَدِهِ. [راجع: ٢٨٢٧]

٤٢٤٠، ٤٢٤١ - **حدَّثَنا** يَحْيَى بنُ بُكَيرٍ: حدَّثَنا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابنِ شِهابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عائِشَةَ: أنَّ فاطِمَةَ عَلَيْها السَّلامُ بنْتَ النَّبِيِّ ﷺ أرْسَلَتْ إلى أبِي بَكْرٍ تَسألُهُ مِيرَاثَها مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِمَّا أفاءَ اللهُ عَلَيْهِ بالمَدينَةِ وَفَدَكٍ وَما بَقِيَ مِنْ خُمْسِ خَيْبَرَ، فَقالَ أبو بَكْرٍ: إنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قالَ: «لا نُورَثُ، ما تَرَكْنا صَدَقَةٌ، إنَّما يأكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ فِي هٰذَا المَالِ»، وإنِّي واللهِ لا أُغَيِّرُ شَيْئاً مِنْ صَدَقَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَنْ حالِهَا التي كَانَ عَلَيْها في عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، ولأَعْمَلَنَّ فِيها بِمَا عَمِلَ بهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ. فأَبى أبو بَكْرٍ أنْ يَدْفَعَ إلى فاطِمَةَ مِنْها شَيْئاً فَوَجَدَتْ فاطِمَةُ عَلى أبي بَكْرٍ في ذٰلكَ فهَجَرَتْهُ فَلَمْ تُكَلِّمْهُ حتَّى تُوُفِّيَتْ: وعاشَتْ بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ سِتَّةَ أَشْهُرٍ، فَلَمَّا تُوُفِّيَتْ دَفَنَها زَوْجُها عَلِيٌّ لَيْلاً وَلَمْ يُؤْذِنْ بِها أبا بَكْرٍ وصَلَّى عَلَيْها. وكانَ لعَلِيٍّ مِنَ النَّاسِ وَجْهٌ حَياةَ فاطِمَةَ، فَلَمَّا تُوُفِّيَتِ اسْتَنْكَرَ عَلِيٌّ وُجوهَ النَّاسِ فالْتَمَسَ مُصالحَةَ أبي بَكْرٍ ومُبايَعَتَهُ وَلَمْ يَكُنْ يُبايِعُ تلكَ الأَشْهُرَ، فأرْسَلَ إلى أبي بَكْرٍ: أنِ ائْتِنا وَلا يَأْتِنَا أَحَدٌ مَعَك، كَرَاهِيَةً لِيَحْضُرَ عُمَرُ، فَقالَ عُمَرُ: لا وَاللهِ لا تَدْخُلُ عَلَيْهِمْ وَحْدَكَ، فَقالَ أبُو بَكْرٍ: وَما عَسَيْتَهُمْ أنْ يفْعَلُوا بي؟ واللهِ لآتِيَنَّهُمْ، فَدَخَلَ عَلَيْهِمْ أبو بَكْرٍ فَتَشَهَّدَ عَلِيٌّ، فَقالَ: إنَّا قَدْ عَرَفْنا فَضْلَكَ وَما أعْطاكَ اللهُ. وَلَمْ نَنْفَسْ عَلَيْكَ خَيراً ساقَهُ اللهُ إلَيْكَ. وَلٰكنَّكَ اسْتَبْدَدْتَ عَلَيْنا بالأَمْرِ وكُنَّا نَرَى لِقَرَابَتِنا مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ نَصِيباً حتَّى فاضَتْ عَيْنا أَبي بَكْرٍ. فَلَمَّا تكلَّمَ أبو بَكْرٍ قالَ: وَالذي نَفْسِي بيَدِهِ لقَرَابَةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَحَبُّ إليَّ أنْ أصِلَ مِنْ قَرَابَتِي. وأَمَّا الَّذي شَجَرَ بَيْني وَبَيْنَكُمْ مِنْ هٰذِهِ الأَمْوَالِ فَلَمْ آلُ فِيهَا عَنِ الخَيرِ وَلَمْ أَتْرُكْ أَمْراً رأيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَصْنَعُهُ فِيها إلَّا صَنَعْتُهُ. فَقالَ عليٌّ لأبي بَكْرٍ: مَوْعِدُكَ العَشِيَّةَ لِلْبَيْعَةِ، فَلَمَّا صَلَّى أبو بَكْرٍ الظُّهْرَ رَقِيَ المِنْبَر فَتَشَهَّدَ وَذَكَرَ شأنَ عَلِيٍّ وتَخَلُّفَهُ عَنِ البَيْعَةِ وَعَذَرَهُ بالَّذي اعْتَذَرَ إلَيْهِ. ثُمَّ اسْتَغْفَرَ وَتَشَهَّدَ عَلِيٌّ فَعَظَّمَ حَقَّ أبي بَكْرٍ وَحَدَّثَ أنَّهُ لَمْ يَحْمِلْهُ عَلى الَّذي صَنَعَ نَفاسَةً عَلى أبي بكْرٍ وَلا إنْكاراً لِلَّذي فَضَّلَهُ اللهُ بِهِ وَلكِنَّا نُرَى لنَا في هٰذَا الأَمْرِ نَصِيباً. فاسْتَبَدَّ عَلَيْنا فَوَجَدْنا في

ولَا تَحَسَّسُوا ولا تَجَسَّسُوا، ولا تَباغَضُوا ولا تَدابَرُوا، وَكونُوا عباد اللهِ إِخْوَاناً».
[راجع: ٥١٤٣]

(٣) بابُ قَولِ النَّبِيِّ ﷺ: «لا نورَثُ، ما تَرَكْنا صَدَقَةٌ»

٦٧٢٥ - حدَّثَنا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حدَّثَنا هِشامٌ: أخْبَرَنا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عائِشَةَ: أنَّ فاطِمَةَ والعَبَّاسَ عَلَيهِما السَّلامُ أتَيا أبا بَكْرٍ يَلْتَمِسانِ مِيرَاثَهُما مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُما حينَئِذٍ يَطْلُبانِ أرْضَيْهِما مِنْ فَدَكٍ وَسَهْمَهُ مِنْ خَيْبَرَ.
[راجع: ٣٠٩٢]

٦٧٢٦ - فَقالَ لَهُما أبو بَكْرٍ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لا نُورَثُ، ما تَرَكْنا صَدقةٌ، إنَّما يَأكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ مِنْ هٰذا المَالِ». قالَ أبو بَكْرٍ: واللهِ لا أدَعُ أمْراً رأيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَصْنَعُهُ فيهِ إلَّا صَنَعْتُهُ. قالَ: فَهَجَرَتْهُ فاطِمَةُ، فَلَمْ تُكَلِّمْهُ حتَّى ماتَتْ.
[راجع: ٣٠٩٣]

٦٧٢٧ - حدَّثَنا إسْماعيلُ بْنُ أبَانَ: أخْبرَنا ابْنُ المُبارَكِ، عَنْ يونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عائِشَةَ: أنَّ النَّبِيَّ ﷺ قالَ: «لا نُورَثُ، ما تَرَكْنا صَدَقَةٌ».
[راجع: ٤٠٣٤]

٦٧٢٨ - حدَّثَنا يَحْيى بْنُ بُكَيْرٍ: حدَّثَنا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهابٍ قالَ: أخْبرَنِي مالكُ بْنُ أوسِ بْنِ الحَدَثانِ، وكانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيرِ بْنِ مُطْعِم ذَكَرَ لي ذِكْراً مِنْ حَديثِه ذلكَ، فانْطَلَقْتُ حتَّى دَخَلْتُ عَلَيْهِ فَسَألْتُهُ فَقالَ: انْطَلَقْتُ حتَّى أدْخُلَ عَلى عُمَرَ فَأتاهُ حاجِبُهُ يَرْفأُ فَقالَ: هَل لكَ في عُثمانَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ والزُّبَيرِ وَسَعْدٍ؟ قالَ: نَعَمْ، فَأذِنَ لَهُمْ ثُمَّ قالَ: هَلْ لك في عَليٍّ وعَبَّاسٍ؟ قالَ: نَعَمْ، قالَ عَبَّاسٌ: يا أميرَ المُؤمِنينَ، اقضِ بَيْني وَبَينَ هٰذا، قالَ: أنْشُدُكُمْ باللهِ الذي بِإذْنِهِ تقومُ السَّماءُ والأرضُ، هَلْ تَعْلَمون أنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قالَ: «لا نُورَثُ، ما تَرَكْنا صَدَقَةٌ»، يُريدُ رَسُولُ اللهِ ﷺ نَفْسَهُ؟ فَقالَ الرَّهْطُ: قَدْ قالَ ذٰلكَ، فأقْبَلَ عَلى عَليٍّ وعَبَّاسٍ، فَقالَ: هَلْ تَعْلَمانِ أنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قالَ ذلكَ؟ قالَا: قَدْ قالَ ذٰلكَ. قالَ عُمَرُ: فَإنّي أُحَدِّثُكُمْ عَنْ هٰذا الأمْرِ، إنَّ اللهَ قَدْ كانَ خَصَّ لِرَسولِهِ ﷺ في هذا الفَيْءِ بِشَيءٍ لَمْ يُعْطِهِ أحَداً غَيرَهُ، فَقالَ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿ما أفاءَ اللهُ عَلى رَسُولِهِ﴾ إلى قَوْلِهِ: ﴿قَديرٌ﴾ فَكانَتْ خالصَةً لرَسُولِ اللهِ ﷺ، وَوَاللهِ ما احْتازَها دونَكم ولا استَأثَرَ بها عَلَيْكُمْ، لَقد أعْطاكمُوه وَبَثَّها فِيكُمْ حتَّى بَقِيَ منها هذا المالُ. فَكانَ النَّبِيُّ ﷺ يُنْفِقُ عَلى أهْلِهِ مِنْ هٰذا المالِ نَفَقَةَ سَنَتِهِ، ثُمَّ يَأخُذُ ما بَقِيَ فَيَجْعَلُهُ مَجْعَلَ مالِ اللهِ، فَعَمِلَ بذاكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَياتَهُ. أنْشُدُكمْ باللهِ هَلْ تَعْلَمونَ ذلكَ؟ قالوا: نَعَمْ. ثُمَّ قالَ لِعَليٍّ وعَبَّاسٍ: أنْشُدكما باللهِ هَلْ تَعْلمانِ ذلكَ؟ قالا: نَعَمْ. فَتَوَفَّى اللهُ نَبِيَّهُ ﷺ فَقالَ أبو بَكْرٍ: أنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَبَضَهَا، فَعَمِلَ بِما عَمِلَ بِهِ رَسُول اللهِ ﷺ، ثُمَّ تَوَفَّى اللهُ أبا بَكْرٍ

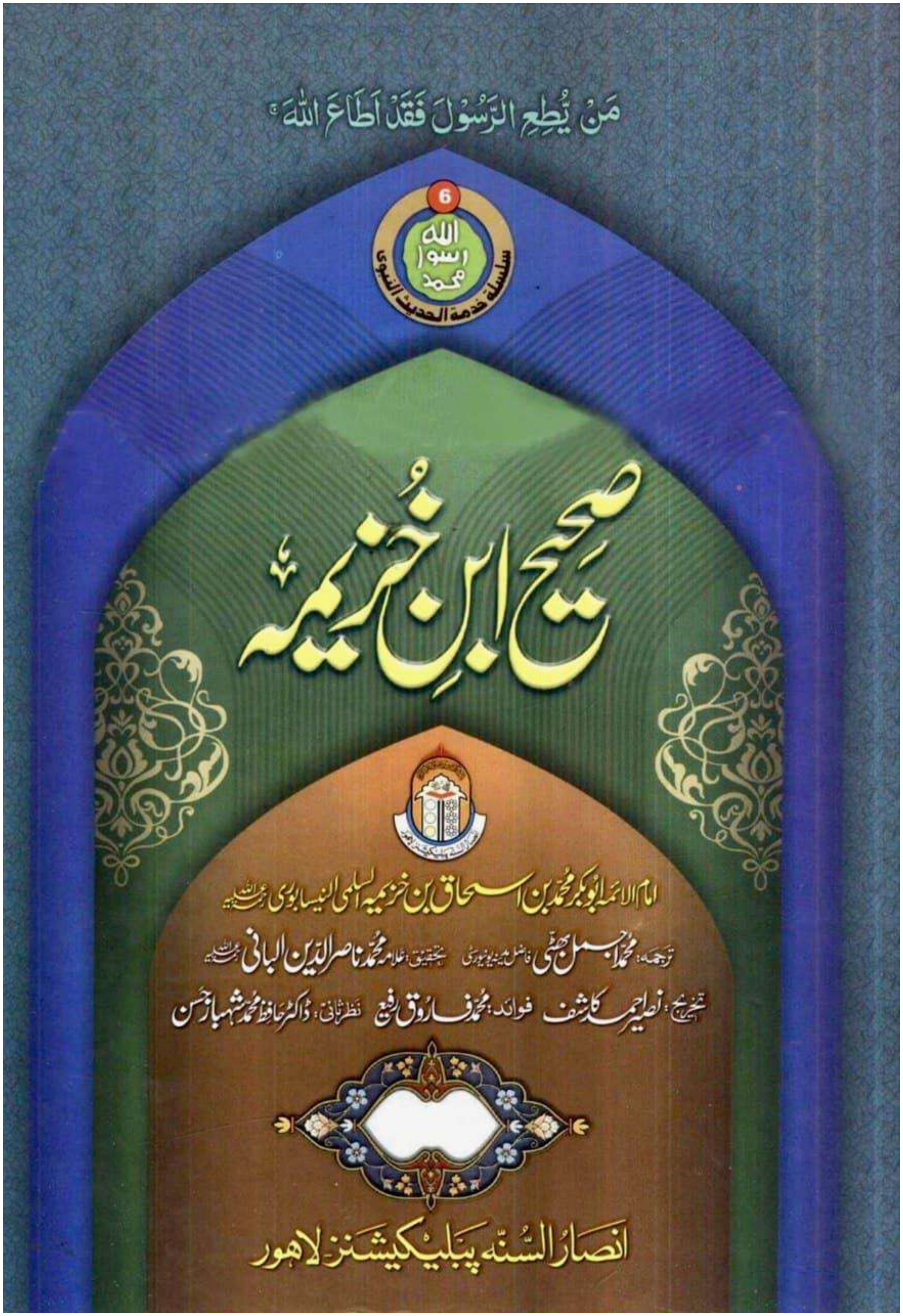

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ
6
سلسلة خدمة الحديث النبوي
الله رسول محمد
صحیح ابنِ خزیمہ
امام الائمہ ابوبکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ السلمی النیسابوری رحمۃ اللہ علیہ
ترجمہ: محمد اجمل بھٹی فاضل مدینہ یونیورسٹی
تحقیق: علامہ محمد ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ
تخریج: نصیر احمد کاشف
فوائد: محمد فاروق رفیع
نظر ثانی: ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن
انصار السنہ پبلیکیشنز۔لاہور

علاوہ کل معروف صدقہ کے تحت ان پر نیکی کرنا۔ انہیں ہدیہ دینا اور خاوند کا بیوی، بیوی کا خاوند اور سربراہ کا اپنی اولاد پر خرچ کرنا صدقہ ہی ہے اور آل نبی ﷺ اس صدقہ سے محروم نہیں۔

٧٤..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلَائِلِ الْأُخْرٰى عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَرَادَ بِقَوْلِهِ : إِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لِاٰلِ مُحَمَّدٍ صَدَقَةَ الْفَرِيْضَةِ دُوْنَ صَدَقَةِ التَّطَوُّعِ

اس بات کے مزید دلائل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ کے اس فرمان ''بے شک صدقہ آل محمد کے لیے حلال نہیں ہے'' سے آپ کی مراد فرض صدقہ (زکوٰۃ) مراد ہے۔ نفلی صدقہ مراد نہیں ہے

٢٣٥٣۔ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : فِيْ خَبَرِ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ ، إِنَّمَا يَأْكُلُ اٰلُ مُحَمَّدٍ مِنْ هٰذَا الْمَالِ . فَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَبَّرَ أَنَّ لِاٰلِهِ أَنْ يَأْكُلُوْا مِنْ صَدَقَتِهِ إِذْ كَانَتْ صَدَقَتُهُ لَيْسَتْ مِنَ الصَّدَقَةِ الْمَفْرُوْضَةِ .

امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت عروہ کی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہماری میراث تقسیم نہیں کی جائے گی، جو مال ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہوگا۔ بلاشبہ آل محمد اس مال میں سے کھائیں گے۔ اس طرح نبی کریم ﷺ نے خبر دی ہے کہ آپ کی آل آپ کے صدقہ میں سے کھائے گی کیونکہ آپ کا صدقہ فرض صدقہ (زکوٰۃ) نہیں ہے۔''

٢٣٥٤۔ وَفِيْ خَبَرِ حُذَيْفَةَ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْخَطْمِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ ، فَلَوْ كَانَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ بِقَوْلِهِ : إِنَّا اٰلُ مُحَمَّدٍ لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ ، تَطَوُّعاً وَفَرِيْضَةً ، لَمْ تَحِلَّ أَنْ تُصْطَنَعَ إِلٰى أَحَدٍ مِنْ اٰلِ مُحَمَّدِ النَّبِيِّ مَعْرُوْفاً ، إِذِ الْمَعْرُوْفُ كُلُّهُ صَدَقَةٌ بِحُكْمِ

حضرت حذیفہ، حضرت جابر بن عبد اللہ اور عبد اللہ بن یزید الخطمی رضی اللہ عنہم کی روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر نیکی اور بھلائی کا کام صدقہ ہے۔ لہٰذا اگر نبی مصطفیٰ ﷺ کے اس فرمان ''ہم آل محمد کے لیے صدقہ حلال نہیں ہے'' سے آپ کی مراد ہر نفلی اور فرض صدقہ ہوتا تو پھر آل محمد ﷺ کے کسی فرد کے ساتھ احسان و نیکی کرنا حلال نہ ہوتا کیونکہ آپ کے حکم کے مطابق ہر طرح کا احسان و نیکی صدقہ ہے۔ اور اگر نفلی صدقہ آل محمد کے لیے جائز نہ ہوتا جیسا کہ بعض

(٢٣٥٣) صحيح بخارى، كتاب فرض الخمس، باب فرض الخمس، حديث: ٣٠٩٢، ٣٠٩٣۔ صحيح مسلم، كتاب الجهاد، باب قول النبى ﷺ "لا نورث ما تركنا فهو صدقة"، حديث: ١٧٥٩.

(٢٣٥٤) صحيح بخارى، كتاب الادب، باب كل معروف صدقة، حديث: ٦٠٢١ عن جابر رضى الله عنه۔ صحيح مسلم، كتاب الزكٰوة، باب بيان ان اسم الصدقة يقع على كل نوع، حديث: ١٠٠٥ عن حذيفة رضى الله عنه۔ مسند احمد: ٤/٣٠٧ عن عبدالله بن يزيد الخطمى رضى الله عنه.

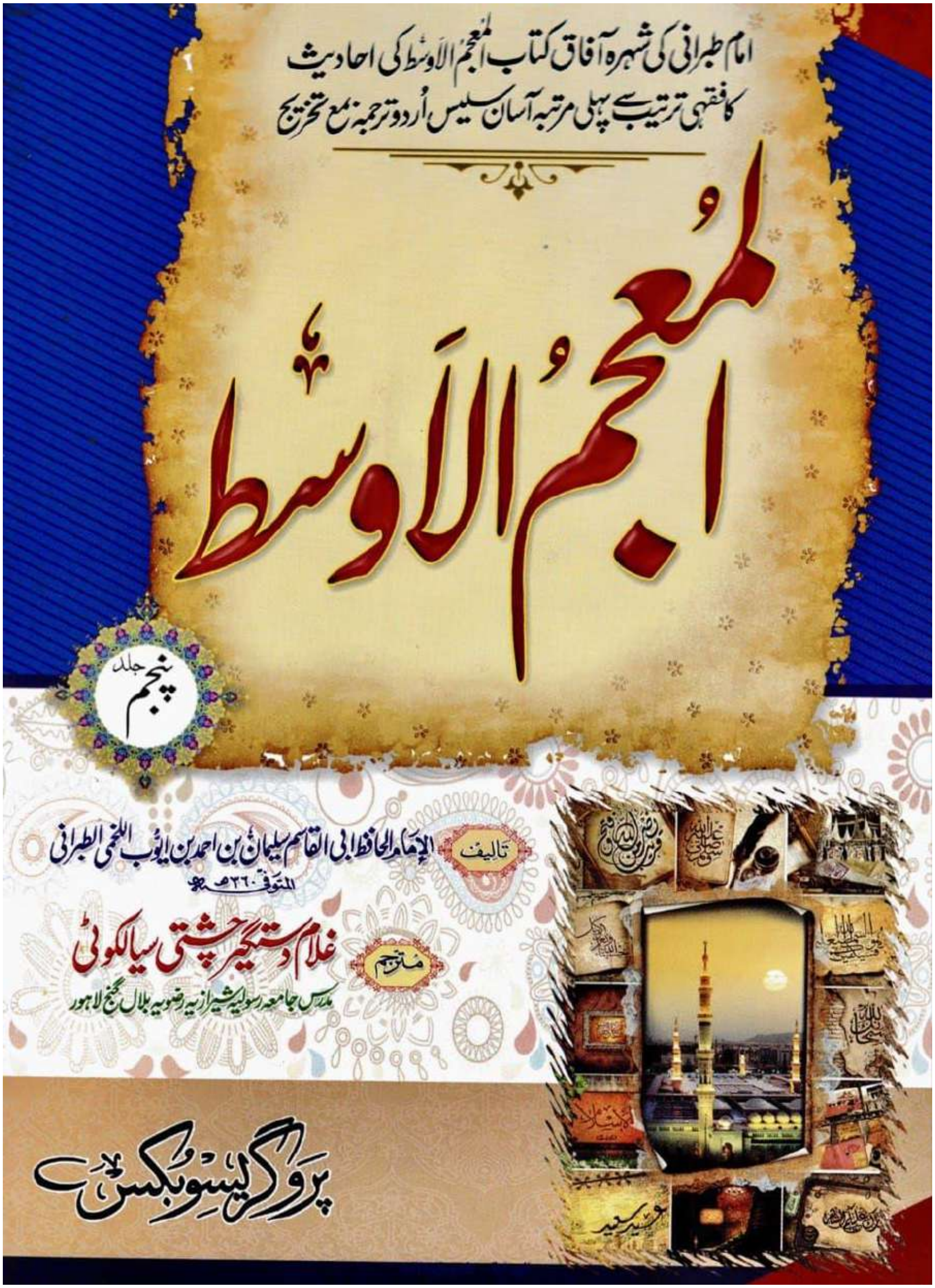
امام طبرانی کی شہرہ آفاق کتاب المعجم الاوسط کی احادیث
کا فقہی ترتیب سے پہلی مرتبہ آسان سلیس اُردو ترجمہ مع تخریج
المعجم الاوسط
جلد پنجم
تالیف
الامام الحافظ ابی القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب اللخمی الطبرانی
المتوفی ۳۶۰ھ
مترجم
غلام دستگیر چشتی سیالکوٹی
مدرس جامعہ رسولیہ شیرازیہ رضویہ بلال گنج لاہور
پروگریسو بکس

لَمْ يَرْوِ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ إِلَّا أَبُو مَعْشَرٍ، تَفَرَّدَ بِهِ: عَبْدُ الْعَظِيمِ بْنُ حَبِيبٍ

یہ حدیث سعید المقبری سے ابومعشر روایت کرتے ہیں۔ اس کو روایت کرنے میں عبدالعظیم بن حبیب اکیلے ہیں۔

7711 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبُو السَّائِبِ الْمَخْزُومِيُّ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ غَزْوَانَ الْحَرَّانِيُّ، نَا عَبْدُ الْعَظِيمِ بْنُ حَبِيبٍ، ثَنَا أَبُو مَعْشَرٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَوَاضَعَ لِأَخِيهِ الْمُسْلِمِ رَفَعَهُ اللَّهُ وَمَنِ ارْتَفَعَ عَلَيْهِ وَضَعَهُ اللَّهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا: جو اپنے مسلمان بھائی کے لیے عاجزی کرتا ہے اللہ اس کو بلند کرتا ہے جو تکبر کرتا ہے اللہ اس کو گراتا ہے۔

لَمْ يَرْوِ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ إِلَّا أَبُو مَعْشَرٍ، تَفَرَّدَ بِهِ: عَبْدُ الْعَظِيمِ

یہ حدیث مقبری سے ابومعشر روایت کرتے ہیں' اس کو روایت کرنے میں عبدالعظیم اکیلے ہیں۔

7712 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبُو السَّائِبِ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ كَثِيرٍ الْحَرَّانِيُّ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ أَعْيَنَ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ، إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ مِنْ هَذَا الْمَالِ

حضرت ابوالصدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا: جو ہم چھوڑتے ہیں اس کا کسی کو وارث نہیں بناتے ہیں' وہ صدقہ ہے' آلِ محمد اس مال سے کھائے گی۔

7713 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں کسی کو خلیفہ نہ بناؤں تو یہ بھی درست ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے کسی کو خلیفہ نہیں بنایا اور اگر میں کسی کو خلیفہ بناؤں تو یہ

7711- اسناده والكلام في اسناده كسابقه . وانظر: مجمع الزوائد جلد8صفحه86 .

7712- أخرجه البخاري: المغازي جلد 7صفحه390 رقم الحديث: 4035-4036' ومسلم: الجهاد جلد 3 صفحه1380 .

7713- أخرجه البخاري: الأحكام جلد13صفحه218 رقم الحديث: 7218' ومسلم: الامارة جلد3صفحه1455 .

حدیث لانورث اور حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

(٤٥٨٤) عَنْ اَبِى الزِّنَادِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ.

ابوالزناد سے ان اسناد کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح روایت منقول ہے۔

(٤٥٨٥) عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا نُوْرَثُ مَاتَرَكْنَا صَدَقَةٌ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہمارا کوئی وارث نہیں جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔"

بَابُ كَيْفِيَّةِ قِسْمَةِ الْغَنِيْمَةِ بَيْنَ الْحَاضِرِيْنَ.

باب: غنیمت کا مال کیوں کر تقسیم ہوگا۔

(٤٥٨٦) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَسَم فِى النَّفَلِ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ وَلِلرَّجُلِ سَهْمًا. [ترمذی:١٥٥٤]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے غنیمت کے مال میں سے دو حصہ گھوڑے کو دلائے اور ایک حصہ آدمی کو۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: تو سوار کے تین حصے ہوئے اور پیدل کا ایک حصہ۔ یہی قول ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما اور مجاہد، محمد حسن، ابن سیرین، عمر بن عبدالعزیز، مالک، اوزاعی، ثوری، لیث، شافعی، ابو یوسف، احمد، اسحٰق، ابوعبید، ابن جریر اور جمہور علما کا۔ اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے کہا کہ سوار کے دو حصہ ہیں اور پیدل کا ایک حصہ ہے اور جو کوئی اپنے ساتھ کئی گھوڑے لائے تو ایک ہی حصہ پائے گا جمہور کا یہی قول ہے۔ اوزاعی، ثوری، لیث، ابو یوسف کے نزدیک دو کا حصہ ملے گا۔ نووی رحمہ اللہ ملخصاً۔

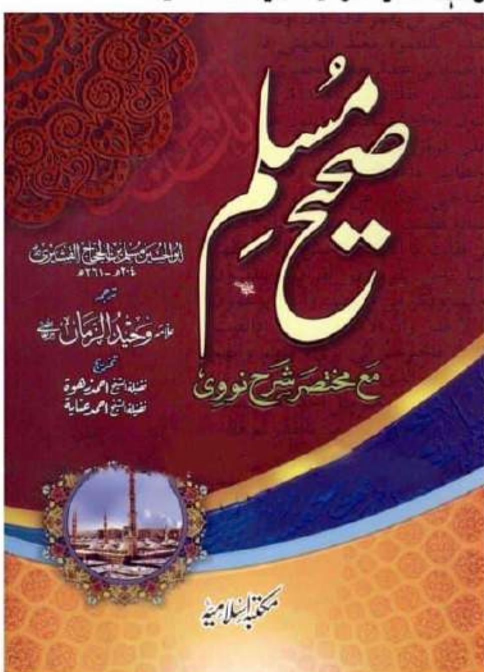

(٤٥٨٧) عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِى النَّفَلِ.

بَابُ الْاِمْدَادِ بِالْمَلَائِكَةِ فِى غَزْوَةِ بَدْرٍ وَاِبَاحَةِ الْغَنَائِمِ.

(٤٥٨٨) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ نَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَى الْمُشْرِكِيْنَ وَهُمْ اَلْفٌ وَاَصْحَابُهُ ثَلٰثُمِائَةٍ وَتِسْعَةَ عَشَرَ رَجُلًا فَاسْتَقْبَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ الْقِبْلَةَ ثُمَّ مَدَّ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَهْتِفُ بِرَبِّهِ: ((اَللّٰهُمَّ! اَنْجِزْلِىْ مَاوَعَدْتَنِى اللّٰهُمَّ ! اٰتِ مَاوَعَدْتَنِىْ اَللّٰهُمَّ! اِنْ تُهْلِكْ هٰذِهِ الْعِصَابَةَ مِنْ اَهْلِ الْاِسْلَامِ لَا تُعْبَدْ فِى الْاَرْضِ)) فَمَا زَالَ يَهْتِفُ بِرَبِّهِ مَادًّا يَدَيْهِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ حَتّٰى سَقَطَ رِدَاءُهُ عَنْ مَنْكِبَيْهِ فَاَتَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ ﷺ فَاَخَذَ رِدَاءَهُ فَاَلْقَاهُ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ الْتَزَمَهُ مِنْ

ہوئے یہاں تک کہ آپ کی چادر مبارک مونڈھوں سے اتر گئی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور آپ ﷺ کی چادر مونڈھے پر ڈال دی، پھر پیچھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور حدیث لانورث

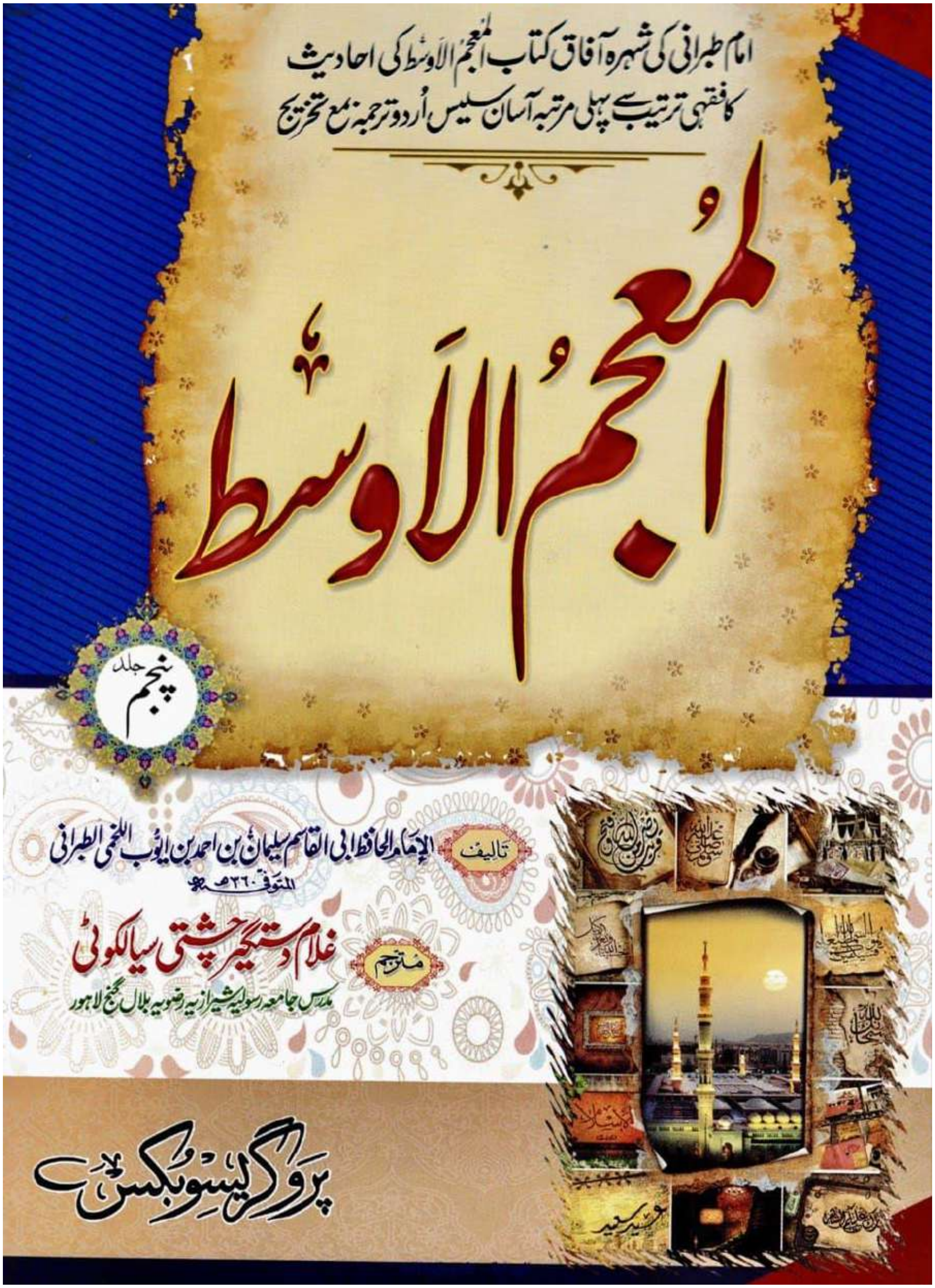

المعجم الاوسط للطبرانی (جلد اوّل) 883 — باب الالف: احمد بن ابراھیم

1805 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ قَالَ: نَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ السَّمْتِيُّ قَالَ: نَا شَرِيكٌ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى الْخُمْرَةِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو چٹائی پر نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

لَمْ يَرْوِ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ اِلَّا شَرِيكٌ، تَفَرَّدَ بِهِ: مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ

یہ حدیث ابواسحاق سے صرف شریک ہی روایت کرتے ہیں اسے روایت کرنے میں محمد بن حسان اکیلے ہیں۔

1806 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ قَالَ: نَا الْفَيْضُ بْنُ وَثِيقٍ الثَّقَفِيُّ قَالَ: نَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّمَيْرِيُّ قَالَ: نَا اَبُو مَالِكٍ الْاَشْجَعِيُّ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو ہم (انبیاء) چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے ہم کسی کو وارث نہیں بناتے ہیں۔

لَا يُرْوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ حُذَيْفَةَ اِلَّا بِهَذَا الْاِسْنَادِ، تَفَرَّدَ بِهِ: فُضَيْلٌ

یہ حدیث واقد سے صرف اسی سند سے مروی ہے اسے روایت کرنے میں فضیل اکیلے ہیں۔

1807 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ قَالَ: نَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: نَا شُعْبَةُ، عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: سَمِعْتُ نَافِعًا، يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْكَافِرُ يَاْكُلُ فِي سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ، وَالْمُؤْمِنُ يَاْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے اور مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے (مطلب یہ ہے کہ کافر بہت زیادہ کھاتا ہے اور مؤمن کم کھاتا ہے)۔

1805- انظر: مجمع الزوائد رقم الحديث: 6012 .

1806- انظر: مجمع الزوائد رقم الحديث: 4319 .

1807- أخرجه البخاري في الأطعمة جلد 9 صفحه 446 رقم الحديث: 5394، ومسلم في الأشربة جلد 3 صفحه 1631، والترمذي في الأطعمة جلد 4 صفحه 266 رقم الحديث: 1818 وابن ماجه في الأطعمة جلد 2 صفحه 1084 رقم الحديث: 3257، والدارمي في الأطعمة جلد 2 صفحه 135 رقم الحديث: 2041، وأحمد في المسند جلد 2 صفحه 30 رقم الحديث: 4717 .

AlHidayah - الهداية

حدیث لانورث کی مزید اسناد

قال: أخبرني عُروة بنُ الزُّبيرِ أنَّ عائشةَ أمَّ المؤمنينَ رضيَ اللهُ عنها أخبرَتهُ «أنَّ فاطمةَ عليها السلامُ ابنةَ رسولِ اللهِ ﷺ سألتْ أبا بكرٍ الصدِّيقَ بعدَ وفاةِ رسولِ اللهِ ﷺ أن يَقسمَ لها مِيراثَها مما تركَ رسولُ اللهِ ﷺ مما أفاءَ اللهُ عليه». [الحديث ٣٠٩٢ ـ أطرافه في: ٣٧١١، ٤٠٣٥، ٤٢٤٠، ٦٧٢٥].

٣٠٩٣ ـ «فقال لها أبو بكرٍ: إنَّ رسولَ اللهِ ﷺ قال: لا نُورَثُ، ما تَرَكْنا صدَقةٌ، فغَضِبَت فاطمةُ بنتُ رسول اللهِ ﷺ، فهَجَرت أبا بكرٍ، فلم تَزَلْ مُهاجِرَتَهُ حتى تُوُفِّيت، وعاشَتْ بعدَ رسولِ اللهِ ﷺ ستةَ أشهر. قالت: وكانت فاطمةُ تَسألُ أبا بكرٍ نَصيبَها مما تَرَك رسولُ اللهِ ﷺ مِن خيبَرَ وفدَك، وصدقتَهُ بالمدينةِ، فأبى أبو بكرٍ عليها ذٰلك وقال: لستُ تارِكاً شيئاً كان رسولُ اللهِ ﷺ يَعملُ بهِ إلا عمِلتُ به، فإني أخشى إن تركتُ شيئاً من أمرِهِ أن أزيغَ، فأما صدَقتُهُ بالمدينةِ فدَفعها عمرُ إلى عليٍّ وعباسٍ. وأما خَيبرُ وفدكُ فأمسَكَها عمرُ وقال: هما صدَقةُ رسولِ اللهِ ﷺ، كانتا لحقوقهِ التي تَعْروهُ ونَوائبِه، وأمرُهما إلى وليِّ الأمر، قال: فهما على ذٰلك إلى اليوم».

قال أبو عبدِ اللهِ: اعتراكَ: افتعلت، من: عَرَوتهُ فأصبته، ومنه: يَعروهُ، واعتراني.

[الحديث ٣٠٩٣ ـ طرفه في: ٣٧١٢، ٤٠٣٦، ٤٢٤١، ٦٧٢٦].

٣٠٩٤ ـ حدَّثنا إسحاقُ بنُ محمدٍ الفَرْويُّ حدَّثنا مالكُ بن أنسٍ عنِ ابنِ شِهابٍ عن مالكِ ابن أوسِ بنِ الحدَثانِ ـ وكان محمدُ بنُ جُبيرٍ ذكرَ لي ذِكراً من حَديثِه ذٰلك، فانطلَقتُ حتى أدخُلَ على مالكِ بنِ أوسٍ فسألتُه عن ذٰلك الحديثِ فقال مالك ـ: بَينما أنا جالسٌ في أهلي حِينَ مَتَعَ النهارُ، إذا رسولُ عمرَ بنِ الخطابِ يأتيني فقال: أجِبْ أميرَ المؤمنين، فانطلقتُ معه حتى أدخُلَ على عمرَ، فإذا هوَ جالسٌ على رِمالِ سَريرٍ ليس بينَهُ وبينهُ فِراشٌ، متَّكِئٌ على وِسادةٍ من أدَم. فسلمتُ عليه ثمَّ جلستُ، فقال: يا مالِ، إنه قَدِمَ علينا من قومكَ أهلُ أبياتٍ، وقد أمرتُ فيهم برَضْخٍ، فاقبِضْه، فاقسِمْه بينهم. فقلتُ: يا أميرَ المؤمنين، لو أمرتَ له غيري. قال: فاقبِضْه أيها المرءُ. فبينما أنا جالسٌ عندَه أتاهُ حاجبُه يَرْفأ فقال: هل لكَ في عثمانَ وعبدِ الرحمٰنِ بنِ عَوفٍ والزُّبيرِ وسعدِ بنِ أبي وقاصٍ يستأذنون. قال: نعم، فأذِنَ لهم، فدخلوا، فسلموا وجَلَسوا. ثم جَلسَ يَرفأ يسيراً، ثمَّ قال: هل لكَ في عليٍّ وعبَّاسٍ؟ قال: نعم، فأذِنَ لهما، فدخَلا، فسلَّما فجلسا فقال عباسٌ: يا أميرَ المؤمنين، اقضِ بيني وبينَ هٰذا ـ وهما يَختَصِمان فيما أفاءَ اللهُ على رسولِه من مالِ بني النَّضيرِ ـ فقال الرَّهطُ ـ عثمانُ وأصحابُه ـ يا أميرَ المؤمنين اقضِ بينهما وأرِحْ أحدهما منَ الآخر. فقال عمرُ:

تيدكم، أنشُدكم باللهِ الذي بإذنهِ تقومُ السماءُ والأرضُ، هل تعلمونَ أنَّ رسولَ اللهِ ﷺ قال: لا نُورَثُ، ما تَرَكنا صدَقةٌ؟ يُريدُ رسولُ اللهِ ﷺ نفسَهُ. قال الرَّهطُ: قد قال ذٰلك. فأقبلَ عمرُ على عليٍّ وعبّاسٍ فقال: أنشُدكما اللهَ أتعلَمانِ أنَّ رسولَ اللهِ ﷺ قد قال ذٰلك؟ قالا: قد قال ذٰلك. قال عمرُ: فإني أحدِّثُكم عن هٰذا الأمرِ: إنَّ اللهَ قد خَصَّ رسولَهُ ﷺ في هٰذا الفيءِ بشيءٍ لم يُعطِهِ أحداً غيرَه، ثم قرأ: ﴿وَمَآ أَفَآءَ ٱللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِۦ مِنْهُمْ﴾ إلى قوله: ﴿قَدِيرٌ﴾. فكانت هٰذهِ خالصةً لرسولِ اللهِ ﷺ، ووَاللهِ ما احتازَها دُونكم، ولا استأثرَ بها عليكم، قد أعطاكموهُ وبثَّها فيكم حتى بَقيَ منها هٰذا المالُ، فكان رسولُ اللهِ ﷺ يُنفِق على أهلِهِ نفقةَ سَنتِهم من هٰذا المالِ، ثمَّ يأخذُ ما بقيَ فيجعَلُهُ مَجعَلَ مالِ اللهِ. فعمِل رسولُ اللهِ ﷺ بذٰلك حَياتَهُ. أنشُدُكم باللهِ، هل تعلمونَ ذٰلك؟ قالوا: نعم. ثمَّ قال لعليٍّ وعبّاسٍ: أنشُدكما اللهَ هل تَعلمانِ ذٰلك؟ قال عمرُ: ثمَّ تَوَفَّى اللهُ نبيَّهُ ﷺ فقال أبو بكر: أنا وَليُّ رسولِ اللهِ ﷺ، فقَبَضها أبو بكر فعملَ فيها بما عملَ رسولُ اللهِ ﷺ، واللهُ يَعلم إنهُ فيها لصادقٌ بارٌّ راشدٌ تابعٌ للحق. ثمَّ توَفَّى اللهُ أبا بكرٍ، فكنتُ أنا وليَّ أبي بكرٍ، فقَبَضتُها سَنتَينِ مِن إمارتي أعملُ فيها بما عمِلَ رسولُ اللهِ ﷺ وما عمِلَ فيها أبو بكرٍ، واللهُ يعلم إني فيها لصادقٌ بارٌّ راشدٌ تابعٌ للحق. ثم جِئتماني تُكلِّماني وكلمتكما واحدة وأمرُكما واحد، جِئتَني يا عبّاسُ تسألُني نصيبَكَ مِن ابنِ أخيك، وجاءني هٰذا ـ يُريدُ علياً ـ يُريد نَصيبَ امرأتِه من أبيها. فقلتُ لكما: إنَّ رسولَ اللهِ ﷺ قال: لا نُورَثُ، ما تَركنا صدَقة. فلمّا بَدا لي أن أدفعَه إليكما قلت: إن شئتما دَفَعتُها إليكما على أنَّ عليكما عَهدَ اللهِ وميثاقَه لتَعمَلانِ فيها بما عمل فيها رسولُ اللهِ ﷺ وبما عمل فيها أبو بكر وبما عملتُ فيها منذُ وَلِيتها. فقلتما: ادفعها إلينا، فبذٰلكَ دَفعتُها إليكما. فأنشُدكم باللهِ، هل دفعتها إليهما بذٰلك؟ قال الرَّهط: نعم. ثمَّ أقبلَ على عليٍّ وعباسٍ فقال: أنشُدكما باللهِ هل دَفعتها إليكما بذٰلك؟ قالا: نعم. قال: فتلتمِسانِ مني قَضاءً غيرَ ذٰلك؟ فوَ اللهِ الذي بإذنِه تقومُ السماءُ والأرض، لا أقضي فيها قَضاءً غير ذٰلك، فإن عَجَزتُما عنها فادفعاها إليَّ، فإني أكفيكُماها. [انظر الحديث: ٢٩٠٤].

٢ ـ باب أداء الخُمسِ من الدِّين

٣٠٩٥ ـ حدَّثنا أبو النُّعمانِ حدَّثنا حمّادٌ عن أبي جمرةَ الضُّبعيِّ قال: سمعتُ ابنَ عبّاسٍ رضيَ اللهُ عنهما يقول: «قَدِمَ وَفدُ عبدِ القَيسِ فقالوا: يا رسولَ اللهِ، إنا هٰذا الحيَّ من رَبيعةَ، بيننا وبينَك كفّارُ مُضَر، فلسنا نَصِلُ إليكَ إلا في الشهرِ الحرام، فمرْنا بأمرٍ نأخذُ بهِ ونَدعو إليهِ مَن وراءنا. قال: آمُرُكم بأربع، وأنهاكم عن أربع: الإيمانِ باللهِ شهادة أن لا إلٰهَ إلاّ اللهُ ـ وعقد

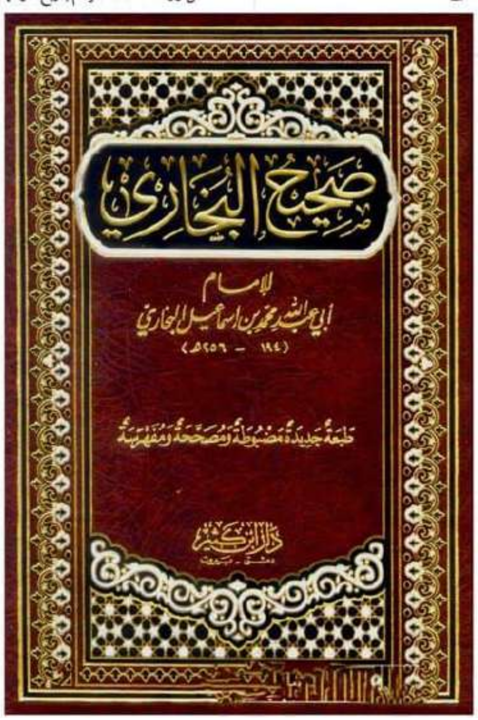

٤٠٢٩ ـ حدَّثني الحسنُ بن مُدرِكٍ حدَّثَنا يحيىٰ بن حمَّادٍ أخبرَنا أبو عَوانةَ عن أبي بشرٍ عن سعيد بن جُبَير قال: «قلتُ لابن عباس: سورة الحشر، قال: قل سورة النَّضير» تابعَهُ هُشَيم عن أبي بشر. [الحديث ٤٠٢٩ ـ أطرافه في: ٤٦٤٥، ٤٨٨٢، ٤٨٨٣].

٤٠٣٠ ـ حدَّثنا عبدُ الله بن أبي الأسود حدَّثَنا مُعتمرٌ عن أبيهِ سمعتُ أنسَ بن مالكٍ رضيَ اللهُ عنه قال: «كان الرجلُ يجعلُ للنبيِّ ﷺ النَّخلات، حتىٰ افتتحَ قُرَيظةَ والنَّضيرَ، فكان بعدَ ذلك يَرُدُّ عليهم». [انظر الحديث: ٢٦٣٠، ٣١٢٨].

٤٠٣١ ـ حدّثنا آدمُ حدَّثنا الليثُ عن نافعٍ عن ابن عمرَ رضي اللهُ عنهما قال: «حرّق رسولُ اللهِ ﷺ نخلَ بني النَّضير وقطعَ، وهي البُوَيرةُ، فنزَلت: ﴿مَا قَطَعْتُم مِّن لِّينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَآئِمَةً عَلَىٰٓ أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ ٱللَّهِ﴾ [الحشر: ٥]. [انظر الحديث: ٢٣٢٦، ٣٠٢١].

٤٠٣٢ ـ حدّثني إسحاقُ أخبرَنا حبّانُ أخبرَنا جويريةُ بن أسماءَ عن نافعٍ عن ابن عمرَ رضي الله عنهما «أن النبي ﷺ حرّق نخلَ بني النَّضير، قال: ولها يقول حسانُ بن ثابت:

وهانَ على سَراةِ بني لُؤَيٍّ حَريقٌ بالبُوَيرةِ مُستطيرُ

قال: فأجابهُ أبو سفيان بن الحارث:

أدام اللهُ ذلك من صَنيعٍ وَحرَّق في نواحِيها السَّعيرُ
ستعلمُ أيّنا منها بنُزْهٍ وتعلمُ أيَّ أرْضِينا تَضيرُ»

[انظر الحديث: ٢٣٢٦، ٣٠٢١، ٤٠٣١].

٤٠٣٣ ـ حدَّثنا أبو اليَمانِ أخبرنا شعيبٌ عنِ الزهريِّ قال: «أخبرني مالكُ بن أوسٍ بن الحَدَثان النَّصريُّ أن عمرَ بن الخطاب رضيَ اللهُ عنه دعاهُ، إذ جاءه حاجبُه يَرْفأُ فقال: هل لك في عثمانَ وعبدِ الرحمن والزُّبير وسعدٍ يستأذِنون؟ فقال: نعم فأدخِلْهم. فلبثَ قليلاً ثم جاء فقال: هل لكَ في عبّاسٍ وعليٍّ يستأذِنان؟ قال: نعم. فلمّا دَخَلا قال عبّاسٌ: يا أميرَ المؤمنين، اقض بيني وبين هذا ـ وهما يختصمان في الذي أفاءَ اللهُ على رسولِه ﷺ من بني النَّضِير ـ فاستبَّ عليٌّ وعباسٌ. فقال الرَّهطُ: يا أميرَ المؤمنين اقضِ بينَهما وأرِحْ أحدَهما منَ الآخرِ. فقال عمرُ: اتَّئِدوا، أنشُدُكم باللهِ الذي بإذنِهِ تقوم السماءُ والأرض، هل تعلمونَ أنَّ رسولَ اللهِ ﷺ قال: لا نُورَثُ، ما ترَكنا صَدَقة، يُريدُ بذلك نفسَه؟ قالوا: قد قال ذلك. فأقبلَ عمرُ على عباسٍ وعليٍّ فقال: أنشُدُكما باللهِ هل تعلمان أنَّ رسولَ الله ﷺ قد قال ذلك؟ قالا: نعم. قال: فإني أُحدِّثكم عن هذا الأمر. إنَّ

الفَيءِ بشيءٍ لم يُعطِهِ أحداً غيرَه، فقال جَلَّ ذِكرهُ: ﴿وَمَآ أَفَآءَ ٱللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِۦ مِنْهُمْ فَمَآ أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ﴾ إلى قوله ﴿قَدِيرٌ﴾ [الحشر: ٦]. فكانت هٰذهِ خالصة لرسولِ الله ﷺ. ثمَّ واللهِ ما احتازها دُونكم ولا استأثرها عليكم، لقد أعطاكموها وقسَمها فيكم حتىٰ بقيَ هٰذا المالُ منها، فكان رسولُ الله ﷺ يُنفِقُ على أهلِهِ نفقةَ سنتِهم من هذا المال، ثم يأخذُ ما بقي فيجعلهُ مَجعلَ مال الله، فعملَ ذلك رسولُ الله ﷺ حَياته، ثمَّ تُوُفيَ النبيُّ ﷺ فقال أبو بكر: فأنا وليُّ رسولِ اللهِ ﷺ، فقَبَضَه أبو بكرٍ فعملَ فيه بما عملَ به رسولُ اللهِ ﷺ وأنتم حينئذٍ ـ فأقبلَ على عليٍّ وعبّاسٍ وقال ـ تذكرانِ أنَّ أبا بكر عملَ فيه كما تقولان، واللهُ يعلمُ إنه فيه لصادقٌ بارٌّ راشد تابع للحقّ. ثمَّ تَوَفّى اللهُ أبا بكر فقلتُ: أنا وليُّ رسولِ الله ﷺ وأبي بكرٍ، فقبضتهُ سنتين مِن إمارتي أعملُ فيه بما عملَ رسولُ اللهِ ﷺ وأبو بكر، والله يعلم أني فيه صادقٌ بارٌّ راشدٌ تابعٌ للحقّ. ثمَّ جِئتماني كِلاكما وكلمتُكما واحدة وأمرُكما جميع، فجئتني ـ يعني عباساً ـ فقلتُ لكما: إنَّ رسولَ الله ﷺ قال: لا نُورَثُ، ما ترَكنا صَدَقة، فلما بَدا لي أن أدفعهُ إليكما قلتُ: إن شِئتما دفعتهُ إليكما على أنَّ عليكما عهدَ اللهِ وميثاقَهُ لَتعملانِ فيه بما عملَ فيه رسولُ الله ﷺ وأبو بكر وما عملتُ فيه مُذ وَليتُ، وإلاَّ فلا تُكلماني. فقلتُما: ادفَعْهُ إلينا بذٰلكَ، فدفعته إليكما، أفتَلْتَمِسانِ مني قضاءً غيرَ ذلك؟ فوَاللهِ الذي بإذنهِ تقوم السماءُ والأرض لا أقضي فيه بقَضاءٍ غيرِ ذلك حتىٰ تقومَ الساعة. فإن عجَزْتُما عنه فادفَعا إليَّ، فأنا أكفيكُماه». [انظر الحديث: ٢٩٠٤، ٣٠٩٤].

٤٠٣٤ ـ قال: فحدَّثت هذا الحديثَ عُروةَ بنَ الزُّبير فقال: «صدقَ مالكُ بنُ أوسٍ، أنا سمعتُ عائشةَ رضيَ اللهُ عنها زوجَ النبيِّ ﷺ تقول: أرسلَ أزواجُ النبيِّ ﷺ عثمانَ إلى أبي بكر يَسألْنَهُ ثمنهُنَّ مما أفاءَ اللهُ على رسولهِ ﷺ، فكنتُ أنا أرُدُّهنَّ، فقلتُ لهنَّ: ألا تتَّقينَ الله؟ ألم تَعلمَن أنَّ النبيَّ ﷺ كان يقول: لا نُورَث، ما ترَكنا صَدَقة ـ يُريدُ بذلك نفسه ـ إنما يأكل آلُ محمدٍ ﷺ من هذا المال. فانتهىٰ أزواجُ النبيِّ ﷺ إلى ما أخبَرَتْهُنَّ. قال: فكانت هذه الصدقةُ بيدِ عليٍّ، منَعها عليٌّ عبّاساً فغلَبَهُ عليها. ثمَّ كان بيدِ حسنِ بن عليٍّ، ثمَّ بيد حُسين بن عليٍّ ثمَّ بيد عليِّ بن حسينٍ وحسنِ بن حسن كلاهما كانا يَتداوَلانِها، ثم بيد زيدِ بن حسن وهي صدَقة رسولِ الله ﷺ حقّاً». [الحديث ٤٠٣٤ ـ طرفاه في: ٦٧٢٧، ٦٧٣٠].

٤٠٣٥ ـ حدَّثَنا إبراهيمُ بن موسى أخبرَنا هشامٌ حدَّثنا مَعْمرٌ عن الزُّهريِّ عن عُروةَ عن عائشةَ: «أنَّ فاطمةَ عليها السلامُ والعباسَ أتَيا أبا بكرٍ يَلتَمِسانِ ميراثَهما: أرضَه من فَدَك، وسَهمَهُ من خَيبر». [انظر الحديث: ٣٠٩٢، ٣٧١١].

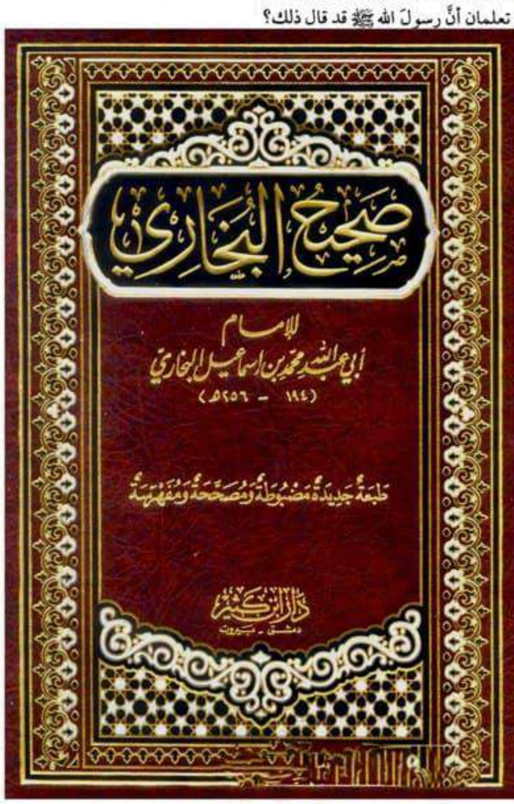

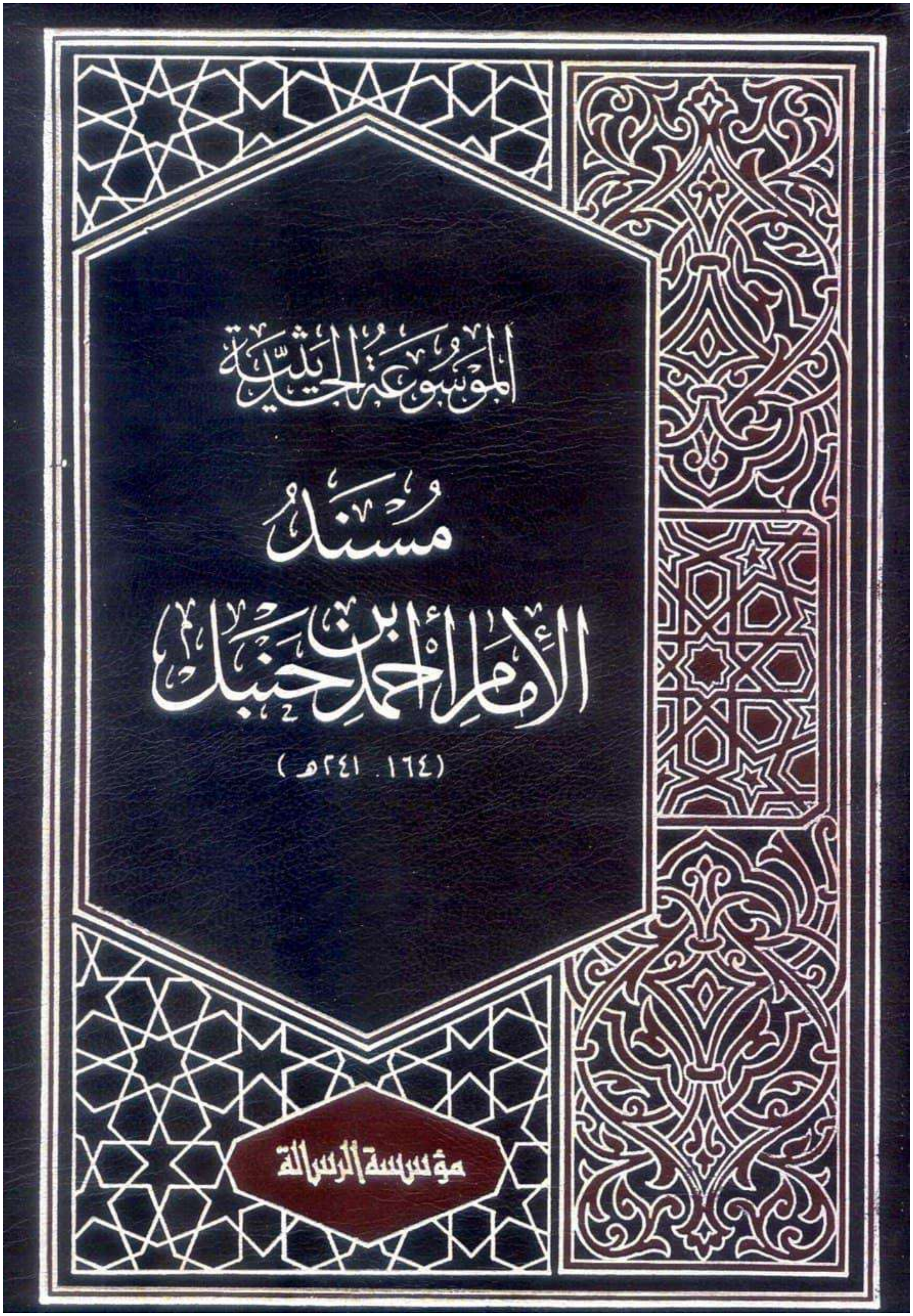
الموسوعة الحديثية
مسند
الإمام أحمد بن حنبل
(١٦٤ . ٢٤١ هـ)
مؤسسة الرسالة

مرة: قُوتَ سنتِهِ ـ وما بَقِي جَعَله في الكُرَاع والسِّلاح عُدَّةً في سبيلِ الله عز وجل[1].

١٧٢ ـ حدثنا سفيان، عن عَمرو، عن الزهري، عن مالك بن أُوس، قال:

سمعتُ عمـر يقول لعبد الرحمٰن بن عوف وطَلحة والزُّبير وسَعد: نَشـدتُكُم بالله الذي تقوم[2] السماءُ والأَرضُ به، أَعَلِمتُم أَن رسولَ الله ﷺ، قال: «إنا لا نُورَثُ، ما تركْنا صَدَقةٌ»؟ قالوا: اللهمَّ نَعَم[3].

(١) إسناده صحيح على شرط الشيخين.

وأخرجه الحميدي (٢٢)، والشافعي ٢/١٢٣، وأبو عبيد في «الأموال» (١٧)، والبخاري (٢٩٠٤) و(٤٨٨٥)، ومسلم (١٧٥٧) (٤٨)، والبزار (٢٥٥)، وأبو داود (٢٩٦٥)، والترمذي (١٧١٩)، والنسائي ٧/١٣٢، وابن الجارود (١٠٩٧)، والبيهقي ٦/٢٩٥ من طريق سفيان بن عيينة، بهذا الإسناد. وسيأتي برقم (٣٣٧).

قوله: «يوجف»، الوجف: ضرب من سير الخيل والإبل.

والكراع: الخيل أو الإبل تعد للجهاد.

(٢) في (ق) وحاشية (ص): تقوم به.

(٣) إسناده صحيح على شرط الشيخين.

وأخرجه عمر بن شبة في «تاريخ المدينة» ١/٢٠٥، والبزار (٢) و(٥١٨)، والنسائي في «الكبرى» (٦٣٠٩)، وأبو يعلى (٤)، والطحاوي ٢/٦ من طريق سفيان بن عيينة، بهذا الإسناد.

وأخرجه ابن سعد ٢/٣١٤، والبخاري (٣٠٩٤) و(٤٠٣٣) و(٥٣٥٨) و(٦٧٢٨) و(٧٣٠٥)، ومسلم (١٧٥٧) (٤٩)، وعمـر بن شبـة ١/٢٠٥، وأبـو داود (٢٩٦٣)، والترمـذي (١٦١٠)، والنسـائي في «الكبـرى» (٦٣١٠)، وأبـو يعلى (٢)، والبيهقي ٦/٢٩٧، والبغوي (٢٧٣٨) من طرق عن الزهري، به. وبعضهم يزيد فيه على بعض. وسـيأتـي برقـم: (٣٣٣) و(٣٣٦) و(٣٤٩) و(٤٢٥) و(١٣٩١) و(١٤٠٦) و(١٥٥٠)=

٣٠٦

شیعہ مناظر کی طرف سے بجائے خود کو سچا ثابت کرنے کے بجائے جھوٹ کے اوپر جھوٹ منسوب کرنا !

شیعہ مناظر کی چالاکی👈 اپنا ہی لکھا ہوا جواب میری طرف منسوب کردیا ہے۔ میرے اس جواب کا اسکرین شاٹ رکھنا تھا تاکہ ثابت ہوتا کہ خیانت کس نے کی ہے۔

(اجماع امت پر دلیل)

محترم آپ جس بے دلیل اجماع امت کی جھلک دکھا رہے ہیں اسے میں اہل سنت کے مقدمین سے متاخرین تک کے مفسرین کی تفاسیر کے ذریعے قرآن سے بالدلیل رد کر چکا ہوں۔ اپ نے یقیناً اب تک وہ حوالے جات پڑھے نہیں ہیں۔۔۔ بلکہ یقیناً آپ کو عربی نہیں آتی اور آپ کی بدقسمتی یہ کہ آپ کے متقدمین سے متاخرین تک کے مفسرین نے عربی زبان میں تفاسیر لکھی ہیں۔۔۔ اس لیے آپ کا انہیں سمجھنا ممکن ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے۔

کشف الباری ۷۳ کتاب الخمس

علاوہ ازیں ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ نے ابن شہاب عن مالک بن اوس عن عمر رضی اللہ عنہ کے طریق سے ایک حدیث نقل کی ہے، اس کے الفاظ اور زیادہ واضح ہیں، فرماتے ہیں، "إنا معشر الأنبياء، لا نورث ما تركنا صدقة"(۱).

تاہم حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب یہ ہے کہ یہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہے، اس میں دوسرے انبیاء ان کے ساتھ شامل نہیں، ان کا استدلال قرآنی آیات ﴿يرثني ويرث من آل يعقوب﴾(۲) اور ﴿وورث سليمان داود﴾(۳) سے ہے۔

لیکن جمہور علمائے امت نے ان آیات کو میراث علم، نبوت، حکمت (یحیی علیہ السلام کے لیے) اور پرندوں کی بولی (سلیمان علیہ السلام کے لیے) پر محمول کیا ہے، لہٰذا راجح یہی ہے کہ انبیائے کرام کے مال میں میراث جاری نہیں ہوتی، وہ صدقہ ہوتا ہے(۴)۔

انبیاء وارث ہو سکتے ہیں؟

اوپر کی تفصیل اس بابت تھی کہ انبیاء کا کوئی وارث ہو سکتا ہے یا نہیں، ان کے مال میں وراثت جاری ہوگی یا نہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا انبیاء وارث بھی نہیں ہو سکتے کہ اپنے مورثین کے مال سے میراث پائیں؟

اس مسئلے میں ہمارے حضرات حنفیہ-کثر اللہ سوادہم- کے اقوال دو طرح کے ہیں:

علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے رسائل میں فرمایا ہے کہ نبوت مانع ارث ہے، تاہم یہ وارثیت یا موروثیت دونوں سے مانع ہے یا صرف موروثیت سے؟ تو شافعیہ رحمہم اللہ کا میلان دوسری طرف ہے کہ نبوت صرف موروثیت سے مانع ہے، نہ کہ وارثیت سے..... لیکن ہمارے ائمہ کے اقوال اس مسئلے میں مختلف ہیں:

چنانچہ ابن نجیم رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ انبیائے کرام وارث اور مورث دونوں نہیں ہو سکتے، فرماتے ہیں، "كل إنسان يرث ويورث، إلا الأنبياء عليهم السلام لا يرثون ولا

= رقم (۶۳۰۹)، وفتح الباري: ۱۲/۸، كتاب الفرائض.

(۱) التمهيد لابن عبدالبر: ۸/۱۷۵، حديث ثامن لابن شهاب عن عروة.

(۲) مريم/۶.

(۳) النمل/۱۶.

(۴) عمدة القاري: ۱۵/۲۴-۲۵، وإرشاد الساري: ۵/۱۹۴، والتمهيد لابن عبدالبر: ۸/۱۷۴-۱۷۵.

دعویٰ اجماع امت کا کر رہے تھے اور رائے اختلافی دے رہے ہیں۔ کیا حسن بصری امت سے خارج ہیں؟ وہ تو انبیاء کی مالی وراثت تسلیم کر رہے اور دلیل بھی قرآن کو بنا رہے۔ جب کہ آگے شافعیہ کا قول بھی لکھ رہے ہیں کہ نبوت موروثیت سے مانع ہے نہ وارثیت سے۔

جعفر صادق: شیعہ مناظر اردو عبارت بھی سمجھنے سے قاصر ہے۔ اسکین میں لکھا ہے کہ شافعیہ کا میلان دوسری طرف ہے کہ نبوت صرف موروثیت سے مانع ہے یعنی میراث نبی کی نہ ہوگی، نہ کہ وارثیت سے یعنی نبی والد کی وراثت حاصل کر سکتا ہے۔

شیعہ مناظر کی طرف سے تین اشکال

اجماع امت کے اسکین پر آپ نے تین باتیں لکھی ہیں۔

1: آپ کی طرف سے کاپی پیسٹ کی ہوئی تیس مختلف کتب و تفاسیر کی عبارات جو متقدمین اور متاخرین علماء کی ہیں اس سے اجماع کارد ہوتا ہے۔

2: مجھے عربی نہیں آتی۔

3: اس اسکین سے بھی اجماع امت کی نفی ہے۔

میں ترتیب سے مختصر جواب دے رہا ہوں۔

1۔ تیس مختلف کتب و تفاسیر سے عبارات رکھنا آپ کے مؤقف کے کمزور ہونے کی علامت ہے، دوسری بات اہل سنت علمی وراثت نبوی ﷺ کے قائل ہیں۔ جب ایک ایک عبارت پر تفصیل سی گفتگو ہوگی تو اصل بات واضح ہوگی کہ کس عالم نے کس وراثت نبی کا ذکر کیا ہے۔ اگر کسی اہل سنت عالم نے مالی وراثت کا اقرار کیا ہوتا تو آپ پہلے ہی پیش کر چکے ہوتے۔ اس کے باوجود آپ کے پاس موقعہ ہے۔ اگلی مرتبہ مکمل تیاری کر کے آیئے گا۔

2۔ مجھے واقعی عربی نہیں آتی، عربی آنا اس بات کی علامت نہیں کہ دین کا علم بھی میرے پاس نہیں ہے۔ دین اسلام الٰہی مذہب ہے۔ تمام زبانوں اور قوموں کے لئے قیامت تک یہی دین اللہ و رسول کی قربت کا ذریعہ ہے۔ اگر دین سیکھنے اور سمجھنے کے لئے عربی سیکھنا لازم ہوتی تو قرآن و احادیث کے تراجم دنیا کی مختلف زبانوں میں نہ کئے جاتے۔

الحمدللہ۔۔ مجھے علمائے اہل سنت کی مدد و رہنمائی حاصل رہی ہے۔ میرے پاس ذاتی جدید وسائل بھی ہیں جن کی مدد سے اسلامی تعلیمات کو درست سمجھنے کی کوشش کرتا ہوں۔ سُنی و شیعہ مسائل اور مباحث بچپن سے سنتا اور پڑھتا آیا ہوں، رد رافضیت پر کام کرتے ہوئے دس سال سے زیادہ عرصہ ہو گیا ہے۔ ذاتی طور پر کئی مناظرے مکالمے کر تا رہا ہوں، کئی اہم موضوعات پر تحقیقات، مکالمے اور مناظروں کی وڈیوز، پی ڈی ایف اور علمی تحاریر بھی عوام الناس تک پہنچا چکا ہوں۔

عربی نہ آنا میری ذاتی کمزوری ہے، اسے کبھی نہیں چھپایا۔ کسی مسئلے کا علم نہ ہو تو اقرار کرنے میں عار محسوس نہیں کرتا، غلطی کی نشاندہی کرنے پر بغیر ضد، ہٹ دھرمی کے اسے تسلیم کر کے تصحیح بھی کر لیتا ہوں اور کوئی شرم محسوس نہیں کرتا۔ سُنی و شیعہ علمائے کرام سے بھی غلطیاں ہو جاتی ہیں اور بعد میں رجوع کرنا ثابت ہے، اگر کوئی حتمی بات کرے اور اپنی غلطی پر اکڑ دکھائے تو یہ درست نہیں ہے۔

3: آپ تو اجماع کی تعریف سے بھی لاعلم نکلے۔ اجماع کا مطلب یہ تھوڑی ہے کہ سو فیصد لوگ ایک بات پر متفق ہو جائیں۔ ایک یا دو کا اختلاف عین ممکن ہے۔

میرے اسکین کے نیچے ایک اور مسئلے کا ذکر ہے۔ کیا انبیائے کرام خود والد کے وارث ہو سکتے ہیں یا نہیں؟ یہ ایک الگ موضوع ہے کیونکہ کئی انبیائے کرام کے والدین نبی نہیں تھے۔ ظاہر ہے غیر نبی باپ کا مالی ورثہ ہوتا ہے، منصب نبوت پر سر فراز بیٹے کو اپنے باپ کی میراث ملے گی یا نہیں، اس کے متعلق بیان کیا گیا ہے۔ اس پیراگراف کا زیر بحث موضوع سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

سید کرار حیدر زیدی شیعہ: میں نے آپ کی یہ بے سروپا باتیں رد کی ہیں۔ کیوں کر رہے تھے یہ بے تکی باتیں؟ اب جب یہ باتیں دلیل سے رد کر چکا تو الگ سے گفتگو یاد آگئی؟؟؟

یہ سب آپ کی بہانے بازیاں ہیں کیونکہ * قرآن میں انبیائے کرام کی مالی وراثت کا کہیں بھی ذکر نہیں ہے۔ *

رہی بات حضرت ابو بکر صدیق کے مؤقف کی تو وہ دراصل * سردار الانبیاء کا مؤقف * ہے۔ جس پر اجماع امت بھی ہے کہ انبیائے کرام کی مالی وراثت نہیں ہوتی، نبی کا ورثہ صدقہ ہو گا۔

میں جناب سیدہ فاطمہ ع کے مطالبہ پر کیوں نہ جاؤں؟ یہ تو میرے دعویٰ کا جزو ہے۔ جب کہ میرے دعویٰ میں حدیث لانورث کے الفاظ نہیں ہیں۔ اسے کہتے ہیں چور کی داڑھی میں تنکا۔ جناب ابو بکر نے لانورث ماترکنا صدقہ نبی کریم ﷺ سے منسوب کر کے جناب فاطمہ ع کا مطالبہ مسترد کیا یہ آپ نے پہلے روز ہی پورے گروپ کو بتانا تھا اور اس پر دلیل رکھنا تھی لیکن آپ نے تو اس وقت یہ رونا رویا تھا کہ آپ مدعی نہیں لہٰذا آپ اس مناظرہ میں کوئی دلیل ہی نہیں دیں گے۔

(حدیث لانورث اور حضرت ابو بکر صدیق کا فیصلہ)

قرب الاسناد کا مفہوم اوپر تفصیل سے سمجھایا ہے کسی طور بھی وہ لانورث کی تائید میں نہیں ہے۔ یہ آپ کی حواس باختگی کا ثبوت ہے۔ آپ کو ایک بار پھر غور و فکر کی دعوت اپنے اس اسکرین شاٹ پر۔

محترم پہلے دو دن تو آپ سے ہی اس روایت کو من گھڑت ثابت کروایا ہے وہ بھی آپ کے الفاظ سے، آپ کے اپنے چار اشکالات تھے اس پر۔ بھول گئے؟ اب تو قرآن کے خلاف بھی ثابت ہو چکی۔

خود آپ کا ماننا ہے کہ انبیاء کے وارث ہوتے ہیں، وہ جو مالی وراثت چھوڑ جائیں اس سے انبیاء کے وارث مستفید ہوتے ہیں کیوں کہ وراثت انبیاء مطلقاً صدقہ نہیں ہوتی۔ جب کہ نبی کریم سے منسوب روایت آپ کے موقف کے خلاف کہتی ہے انبیاء کا کوئی وارث نہیں ہوتا، وہ جو کچھ چھوڑیں سب صدقہ ہوتا ہے۔

آپ تین روز سے اسی موضوع کے پیچھے ہی تو چھپتے رہے ہیں، آج جب آپ کے علماء کے حوالے سے دلائل سامنے رکھے تو کھسیانی بلی کھنبہ نوچے والی بات کر رہے ہیں۔

آگے آپ نے وہی پرانی لفاظیاں، بہتان تراشیاں، بے بنیاد الزامات کے ساتھ اب قرآن مجید کا انکار بھی ساتھ ہی کر دیا ہے۔ جناب من انبیاء کی مالی وراثت کے مطلقاً انکاری آپ خود بھی نہیں ہیں، آپ کے مفسرین کی ایک جماعت خود قرآن مجید سے انبیاء کی مالی وراثت مانتے ہیں۔ پھر کس بنیاد پر لانورث ماترکنا صدقہ کو تسلیم کر رہے ہیں؟؟

یہاں پھر ممتاز قریشی صاحب الزام تراشی کر رہے ہیں۔ جناب مفہوم آسمان سے نازل نہیں ہوتا۔ اپ مجھے ازراہِ کرم اس اصول کا حوالہ دیں کہ قرآن مجید و احادیث مبارکہ کے تراجم کرنے والے اپنے مسلکی مفہوم کے خلاف تراجم کرتے ہیں۔

آپ کو اب بھی بھرپور موقع دیا جارہا ہے۔ دراصل دو دنوں سے آپ جس سطحی اور غیر علمی گفتگو کا مظاہرہ کررہے ہیں ساتھ میں خیانتیں کرکے بہتان تراشیاں اور لمبی لمبی لفاظیوں میں لگے ہیں اس سے اکثریت آپ سے سخت نالاں ہیں۔ لہذا وہ سب اسی کا ردعمل تھا۔ کیا آپ نے دو دن مالی وراثت نبوی پر گفتگو نہیں کی؟ اب یہاں بھی جھوٹ بولیں گے کیا؟ آپ تو گفتگو سے پہلے سے ہی مالی وراثت، مالی وراثت کا شور مچائے ہوئے ہیں۔ دراصل وہ میں ہی تھا جو دو دن سے آپ کو موضوع پر لانے کی کوشش کرتا رہا۔ لیکن مجال ہے آپ نے اپنی کم علمی کے سبب میری ایک بات مانی ہو۔

آج بحالت مجبوری جب آپ نے بہتان تراشیوں اور بے بنیاد الزامات کی حد کردی تو مجھے انبیاء کی مالی وراثت آپ کے متقدمین سے متاخرین تک ثابت کرنا پڑی۔ مجھے یقین ہے آپ نے زندگی میں کبھی وہ حوالے نہیں پڑھے ہوں گے۔ لہذا ان پر الگ سے گفتگو کی ضرورت ہی نہیں۔

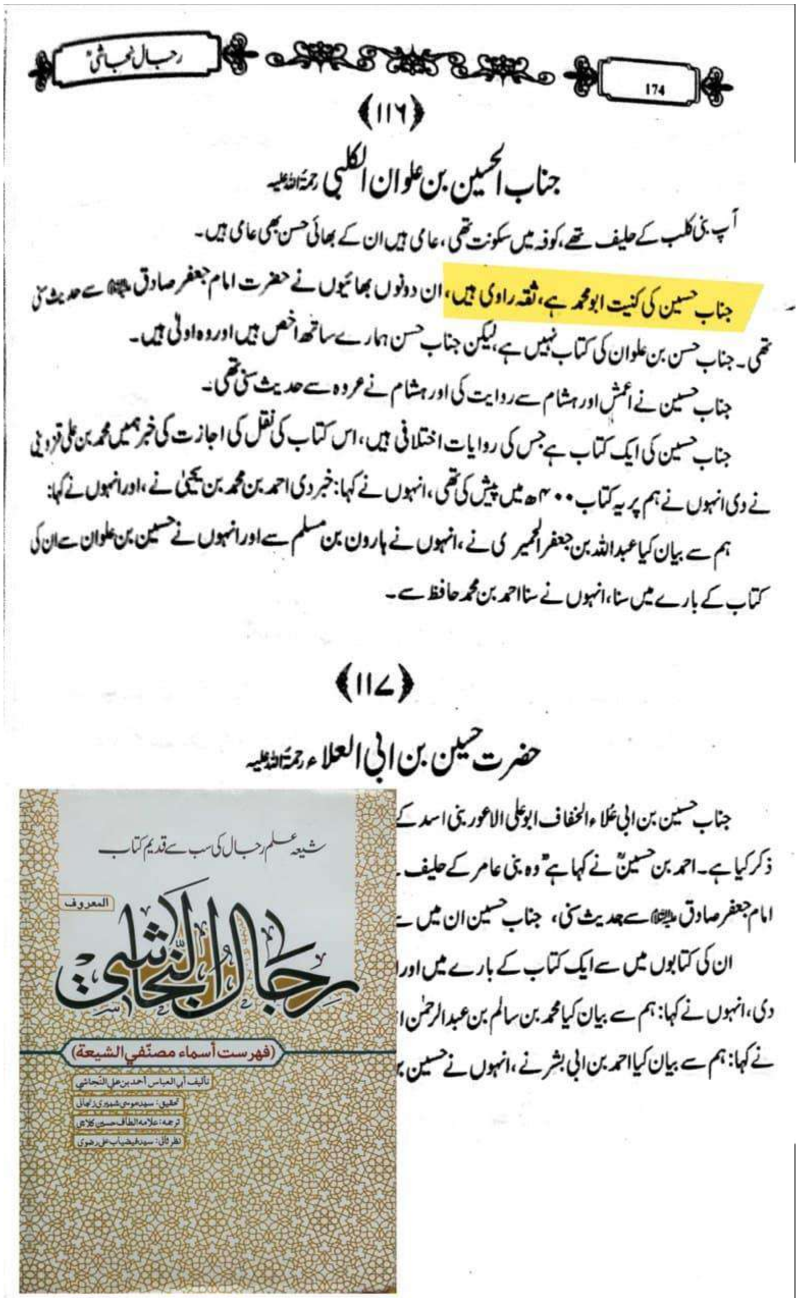

رجال نجاشیؒ 174

(۱۱۶)

جناب الحسین بن علوان الکلبی رحمۃ اللہ علیہ

آپ بنی کلب کے حلیف تھے، کوفہ میں سکونت تھی، عامی ہیں ان کے بھائی حسن بھی عامی ہیں۔

جناب حسین کی کنیت ابو محمد ہے، ثقہ راوی ہیں، ان دونوں بھائیوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث سنی تھی۔ جناب حسن بن علوان کی کتاب نہیں ہے، لیکن جناب حسن ہمارے ساتھ اخص ہیں اور وہ اولی ہیں۔

جناب حسین نے اعمش اور ہشام سے روایت کی اور ہشام نے عروہ سے حدیث سنی تھی۔

جناب حسین کی ایک کتاب ہے جس کی روایات اختلافی ہیں، اس کتاب کی نقل کی اجازت کی خبر ہمیں محمد بن علی قزوینی نے دی انہوں نے ہم پر یہ کتاب ۴۰۰ھ میں پیش کی تھی، انہوں نے کہا: خبر دی احمد بن محمد بن یحییٰ نے، اور انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عبداللہ بن جعفر الحمیری نے، انہوں نے ہارون بن مسلم سے اور انہوں نے حسین بن علوان سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا، انہوں نے سنا احمد بن محمد حافظ سے۔

(۱۱۷)

حضرت حسین بن ابی العلاء رحمۃ اللہ علیہ

جناب حسین بن ابی علاء الخفاف ابو علی الاعور بنی اسد کے

ذکر کیا ہے۔ احمد بن حسینؒ نے کہا ہے "وہ بنی عامر کے حلیف

امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث سنی، جناب حسین ان میں

ان کی کتابوں میں سے ایک کتاب کے بارے میں اور

دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن سالم بن عبدالرحمٰن

نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن ابی بشر نے، انہوں نے حسین

شیعہ مناظر کا إقرار کہ قرب الاسناد کی روایت سے مالی وراثت نبوی کی نفی ثابت ہوتی ہے!

آپ خود ثابت کررہے ہیں حسین بن علوان عامی یعنی سنی راوی ہے۔ تو کیا سنی مذہب کی تائید میں اس کی روایت ہم قبول کرسکتے ہیں؟؟ یقیناً نہیں۔ حالاں کہ روایت میں لانورث ماترکنا صدقہ کی نفی بھی نہیں ہے اوپر تفصیلی وضاحت مثال دے کر کی ہے۔

(شیعہ ایڈمن کی جرح) یہ جرح بھی آگئی حسین بن علوان پر۔

لیکن ہمیں قرب الاسناد کی سند پر بحث کی ضرورت اس لیے نہیں ہے ۔

کیااس روایت کے متن میں کہیں جناب فاطمہ ع کا مطالبہ فدک درج ہے؟یقیناً نہیں

کہیں اس روایت میں لانورث ماترکنا صدقہ کی بات ہے؟یقیناً نہیں

کہیں اس روایت میں جناب ابو بکر موجود ہیں؟؟یقیناً نہیں

کیااس روایت سے ممتاز قریشی کی علمیت کا اثبات ہے کہ آپ کو جناب ابو بکر کے وہ الفاظ معلوم ہیں جس سے انہوں نے مطالبہ سیدہ فاطمہ ع رد کیا؟؟یقیناً نہیں۔

توجناب یہ روایت آپ نے ٹائم پاس کرنے اور لفاظی کرنے کے لیے ہی بھیجی ہے۔

ویسے آپ کو یقیناًوراثت کے قرآنی فریضے کے مسائل بھی معلوم نہیں ہیں، یہ موضوع ہی الگ ہے اس لیے صرف آپ کی کم علمی واضح کرنے کے لیے اشارے کررہاہوں کہ وراثت کے فریضے میں منقولہ اور غیر منقولہ جائداد کے مسائل الگ الگ ہیں۔درہم دینار، غلام، جانور منقولہ اورزمین، مکان کھیتی غیر منقولہ جائدادیں ہیں

* آپ کی بھیجی گئی روایت میں نہ ہی وارث کی نفی ہے اور نہ ہی وراثت انبیاء کی نفی ہے بلکہ صرف درہم، دینار، غلام، لونڈی، بکری یااونٹ نہ ہونے کی بات ہے۔یعنی مطلب واضح ہے کہ اگر یہ چیزیں ہوتیں تو نبی کریم کے ورثاء میں تقسیم قرآنی احکامات کی روشنی میں کی جاتی۔۔۔مزید اس روایت میں نبی کریم کی ایک زرہ کا ذکر ہے جو یہودی کو دے کر نبی کریم نے اس کے عیوض اناج لیا تھا، اس سے بھی وارث یاوراثت کی نفی نہیں ہورہی*

لانورث ماترکنا صدقہ

یہ روایت ان ہی الفاظ سے صحیح سند کے ساتھ شیعہ کتب سے بھیجیں یوں کہ آپ کا دعویٰ ہے یہ متفقہ بات ہے۔

آپ نے یہ مطالبہ پورا نہیں کیا

نہیں بھیج سکتے تو بغیر لفاظی کے لکھ کردیں شیعہ کتب حدیث میں کوئی روایت ان الفاظ کی تصریح کے ساتھ موجود نہیں ہے (اہل علماء میں مالی وراثت کے قائلین) اس پر بھی غور و فکر نہیں کیا۔

کیامال واقعی مطلقاًصدقہ نہیں؟ وضاحت لازمی کریں۔

* ماترکنا صدقہ *

* جوکچھ چھوڑاوہ سب صدقہ ہے *

جب ☜ جوکچھ ☞ چھوڑاوہ ☜ سب ☞ صدقہ ہے تو چھوڑا گیامال مطلقاً صدقہ کیسے نہیں ہے؟؟ ایسا کونسامال تھا جو ☜ سب مال ☞ سے خارج ہوکر بھی ☜ مال ☞ رہالیکن صدقہ نہ ہوا؟؟
اور اس مالی وراثت کی حیثیت کیا بنی؟ صدقہ یاکچھ اور؟ کیاانبیاء کے ورثاء پر وہ خرچ ہوا؟ لازمی وضاحت فرمائیں

جعفر صادق: گفتگو ختم ہوچکی ہے۔ گروپ ایڈمنز اپنی مرضی کے مطابق گروپ چلاسکتے ہیں۔
آخری ٹرن پر جواب دیاتو پھر گفتگو چلتی رہے گی۔ اس لئے اس کے مختصر جواب پی ڈی ایف میں شامل کردوں گا۔
اللہ حافظ۔

سید کرار حیدر زیدی شیعہ: یک طرفہ طور پر گفتگو ختم؟؟؟ سوالات آپ کے دیے گئے حوالوں، مدعی نہ ہوتے ہوئے بھی آپ کے بلند بانگ دعوؤں اور آپ کی علمی حیثیت سے متعلق ہیں۔ ان کی وضاحت کیے بغیر پی ڈی ایف بنانا مطلب خیانت کاری کا مکمل منصوبہ بنانا ہے۔ لہذا جواب دیں کم از مذکورہ تین میسجز کے جوابات لازمی دیں، میں ٹیگ کررہاہوں۔
* تاکہ میں اپنی آخری ٹرن شروع کرسکوں * جسے آپ پی ڈی ایف میں شامل کرنے کے پابند بھی ہوں گے۔

شیعہ کے تین سوال جو آخری ٹرن میں پوچھے گئے اور لازمی جواب دینے کا کہا گیا۔

سوال 1 کا جواب

قرب الاسناد کی روایت میں مالی وراثت نبوی کی نفی موجود ہے۔

1۔ سیدہ فاطمہ کا مطالبہ بھی وراثت نبوی کے متعلق تھا۔

2۔ اس روایت سے حدیث لانورث ماترکنا کی تصدیق ہوتی ہے۔

3۔ شیعہ کا دعوی مالی وراثت نبوی اور صدیقی فیصلہ کے متعلق تھا، اس روایت میں صدیقی فیصلے کی تائید موجود ہے۔

یہ روایت ہر گز ٹائیم پاس کے لئے نہیں بھیجی گئی بلکہ اہل سنت مؤقف کی تائید میں بھیجی گئی ہے۔

سوال 2 کا جواب

حدیث لانورث ماترکنا فھو صدقۃ اہل تشیع کتب کی صحیح روایت سے بھی ثابت کی جائے۔

شیعہ مذہب کی مشہور کتاب قرب الاسناد میں موجود ہے اور علامہ الحمیری القمی نے بیان کیا ہے۔

ترجمہ: حضرت ابو جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو درھم و دینار یا غلام یا باندی یا بکری یا اونٹ کا وارث نہیں بنایا، بلاشبہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی روح اس حال میں قبض ہوئی جب کہ آپ کی زرہ مدینہ کے ایک یہودی کے پاس صاع جو کے عیوض رہن تھی، آپ نے اس سے اپنے گھر والوں کے لئے بطور نفقہ یہ جو لئے تھے۔

(قرب الاسناد الحمیری القمی ص 91,92 بحوالہ المجلسي في البحار 219:16)

شیعہ کی مشہور اور قدیم ترین کتاب قرب الاسناد کی اس صحیح روایت کے مطابق

1۔ نبی کریم ﷺ نے کسی کو بھی درھم، دینار، غلام، باندی، بکری اور اونٹ کا وارث نہیں بنایا۔

2۔ بوقت رحلت نبی کریم ﷺ کی زرہ ایک یہودی کے پاس گروی رکھی تھی۔

یہ دونوں حقائق اتنے واضح ہیں کہ ان سے حدیث لانورث کی تشریح اور تصدیق ہوتی ہے کہ نبی ﷺ اپنے پیچھے مالی وراثت چھوڑ کر نہیں جاتے اور نہ کسی کو اپنی ملکیت کا وارث بنا کر جاتے ہیں۔ بیشک صدیقی فیصلہ درست تھا اور عین فرمان رسول ﷺ کے مطابق ہی تھا۔

سوال 3 کا جواب

نبی کریم ﷺ کا مال سب صدقہ!

بیشک نبی ﷺ کے پاس بوقت رحلت ایسی کوئی ملکیت نہ تھی جو بطور ورثہ 9 شرعی ورثاء میں تقسیم کی جاتی۔ کچھ زمین کے ٹکڑے ایسے تھے جو اگرچہ ذاتی ملکیت نہ تھے لیکن ان کی آمدنی میں نبی ﷺ کا حصہ بھی تھا، جس سے نبی ﷺ اپنے اہل وعیال کا خرچہ حاصل کرتے تھے، بعد از نبی ﷺ بھی ان کی آمدنی عین نبوی طریقے کے مطابق تمام خلفائے راشدین کے دور میں استعمال کی جاتی رہی۔

سید کرار حیدر زیدی شیعہ: میں اپنی آخری ٹرن ممتاز قریشی صاحب کی اس اجازت سے شروع کر رہا ہوں کہ ان کے کوئی وکیل اس گروپ میں موجود ہیں جو خود ممتاز قریشی صاحب کے مطابق میری آخری ٹرن ان تک پہنچائیں گے اور انہوں نے اسے اپنے پی ڈی ایف میں شامل کرنے کا وعدہ بھی کیا ہے۔ قارئین ملاحظہ فرمائیں کہ سنی مناظر نے مذکورہ تین سوالات و اعتراضات کا جواب کیوں نہیں دیا اور میں نے انہیں اس کا جواب دینے کے لیے اتنا اصرار کیوں کیا؟

وجہ صاف تھی کہ تین روز تک یہ مسائل ممتاز قریشی صاحب کلیئر نہیں کر سکے، بلکہ لفاظیوں میں لگ کر کنفیوژن پیدا کرتے رہے۔

میرا دعویٰ تھا ممتاز قریشی صاحب کو علم ہی نہیں ہے کہ بی بی فاطمہ ع کے مطالبے کو جناب ابو بکر نے کیا کہہ کر رد کیا اور آج کے دن تک ممتاز قریشی صاحب کو اس کا علم نہیں ہوا ہے۔ وجہ بھی کھل کر سامنے آچکی ہے کہ ممتاز قریشی صاحب کو معلوم ہی نہیں تھا بی بی فاطمہ ع کے مطالبات کیا تھے؟

میں وضاحت کیے دیتا ہوں

بی بی فاطمہ ع نے بنیادی طور پر دو مطالبات مختلف عنوانات سے کیے تھے۔

1۔ ملکیت فدک کا مطالبہ۔

2۔ خمس کا مطالبہ۔

فدک کی ملکیت کا مطالبہ بطور ہبہ کیا تو جناب ابو بکر نے گواہ طلب کیے، جس پر بی بی فاطمہ ع نے مولا علی علیہ السلام اور جناب حسنین علیہم السلام کو بطور گواہ پیش کیا جو کہ قرآن مجید کے مطابق فاتح مباہلہ تھے قرآن مجید نے جن کی صداقت و صدیقیت کی گواہی ان الفاظ میں دی ☟

آل عمران

فَمَنۡ حَآجَّکَ فِیۡہِ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَکَ مِنَ الۡعِلۡمِ فَقُلۡ تَعَالَوۡا نَدۡعُ اَبۡنَآءَنَا وَ اَبۡنَآءَکُمۡ وَ نِسَآءَنَا وَ نِسَآءَکُمۡ وَ اَنۡفُسَنَا وَ اَنۡفُسَکُمۡ ۟ ثُمَّ نَبۡتَہِلۡ فَنَجۡعَلۡ لَّعۡنَتَ اللّٰہِ عَلَی الۡکٰذِبِیۡنَ﴿۶۱﴾

۶۱۔ آپ کے پاس علم آجانے کے بعد بھی اگر یہ لوگ (عیسیٰ کے بارے میں) آپ سے جھگڑا کریں تو آپ کہدیں: آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلاتے ہیں اور تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ، ہم اپنی بیٹیوں کو بلاتے ہیں اور تم اپنی بیٹیوں کو بلاؤ، ہم اپنے نفسوں کو بلاتے ہیں اور تم اپنے نفسوں کو بلاؤ، پھر دونوں فریق اللہ سے دعا کریں کہ جو جھوٹا ہو اس پر اللہ کی لعنت ہو۔

لیکن اس قرآنی آیات کے مصداق افراد کی گواہی کو سچ تسلیم نہ کیا گیا۔ الامان الحفیظ اور مطالبہ کیا گیا کہ گھر سے باہر والوں سے گواہی دلاؤ۔ جس پر جناب ام ایمن سے گواہی دلوائی گئی، اس پر جناب ابو بکر فدک دینے پر راضی بھی ہوئے تاہم جناب عمر کے اعتراض پر کہ ام ایمن کی گواہی بھی قبول نہیں لہذا فدک واپس نہ کیا۔

اس کے بعد بی بی فاطمہ ع نے فدک کو میراث کے عنوان سے طلب کیا، جس پر جناب ابو بکر نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے ایک بات منسوب کر کے یہ مطالبہ بھی مسترد کر دیا، جناب ابو بکر نے اس کے لیے لانورث ماترکنا صدقہ کو دلیل بنایا جو کہ نہ صرف قرآن بلکہ دیگر احادیث مبارکہ کے بھی خلاف بات ہے۔

خمس کے حوالے سے جناب ابو بکر نے اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر خمس کی ادائیگی کا وعدہ ضرور کیا تاہم، زندگی بھر نبی کریم کے قرابت داروں پر خمس بند کیے رکھا۔ الامان الحفیظ

جعفر صادق: قارئین شیعہ مناظر نے ایک ایسا تاریخی قصہ بیان کیا ہے جس کا ایک حوالا تک اس تحریر میں شامل نہیں کیا۔ کیونکہ اس کے پاس نہیں ہے، اور وہ جانتا تھا کہ جیسے ہی کسی کتاب کا حوالا دے گا تو اس کے جھوٹ کی حقیقت کھل جائے گی۔ اگر دوران مناظرہ یہ قصہ بیان کرتا تو اس کی اچھی خاصی کلاس لی جاتی، لیکن غور فرمائیں کہ اس نے اپنے آخری ٹرن میں اس نے یہ کہانی بیان کی ہے، تا کہ فریق مخالف جواب ہی نہ دے! اور اس پر کوئی گرفت نہ کی جاسکے۔

یہ بات بھی قابل غور ہے کہ مناظرے کے آخری ٹرن میں کوئی نئی دلیل پیش نہیں کی جاتی بلکہ زیر بحث لائے گئے دلائل کا خلاصہ بیان کر کے نتیجہ نکالا جاتا ہے کہ اس طرح میں نے اپنا دعوی ثابت کیا۔ شیعہ مناظر کو اس نکتے کا بھی علم نہیں تھا۔

جس کہانی کا کوئی حوالا ہی نہ ہو، اس پر مجھے جواب دینے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔

سید کرار حیدر زیدی شیعہ: ممتاز قریشی صاحب پورے مناظرہ میں میرے دعویٰ کو رد کرنے کے بجائے مالی وراثت کی نفی ثابت کرنے میں لگے رہے۔ لیکن کل جب میں نے اہل سنت کے متقدمین سے متاخرین تک کے تمام مفسرین سے ثابت کیا کہ انبیاء کی مالی وراثت قرآن مجید سے ثابت ہے تو موصوف نے اس کا رد کرنے کے بجائے اسے موضوع سے ہی الگ قرار دے دیا۔ جس سے واضح ہو گیا کہ اہل سنت مناظر روز اول سے ہی عوام کو گمراہ کر رہا تھا۔

جعفر صادق: قارئین غور فرمائیں۔ کیا ایک ساتھ تیس سے اوپر عبارات اور اسکینز ایک دلیل سمجھی جا سکتی ہے۔ اس کاپی پیسٹر مناظر کو علم ہی نہیں کہ دلیل ایک یا دو روایات کی روشنی میں بمعہ استدلال پیش کی جاتی ہے۔ اتنے سارے پیراگراف اور عربی عبارات کو ایک ساتھ پیش کر دینا بذات خود شیعہ مناظر کے کمزور مؤقف کی دلیل ہے۔

سید کرار حیدر زیدی شیعہ: میں اہل سنت مصادر سے ہی دکھاتا ہوں کہ لانورث ماترکنا صدقہ کا رد صرف قرآن مجید ہی نہیں بلکہ خود صحیح بخاری میں بھی حدیث کی صورت موجود ہے۔

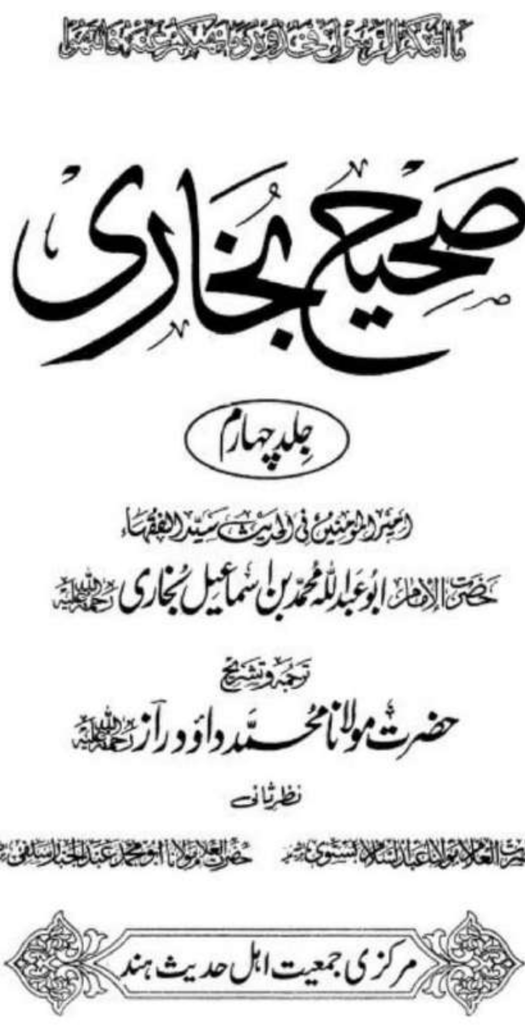
صحیح بخاری

جلد چہارم

امیر المؤمنین فی الحدیث سید الفقہاء

حضرت الامام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ وتشریح

حضرت مولانا محمد داؤد راز رحمۃ اللہ علیہ

نظر ثانی

حضرت العلامہ مولانا عبدالسلام بستوی | حضرت العلامہ مولانا ابو محمد عبدالجبار السلفی

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

ذَلِكَ الأَلْفِ شَيْئًا وَإِنْ لَمْ يَكُنْ جَعَلَ رِبْحَهَا صَدَقَةً فِي الْمَسَاكِيْنِ؟ قَالَ لَيْسَ لَهُ أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا.

کے نفع میں سے کچھ کھا سکتا ہے' اس نے اس نفع کو محتاج پر صدقہ نہ کیا ہو جب بھی اس میں سے کھا نہیں سکتا۔

ترجمۃ الباب کا مقصد جائداد منقولہ کا وقف کرنا ہے۔ کراع کاف کے ضمہ کے ساتھ گھوڑوں کو کہا جاتا ہے۔ لفظ عروض نقدی کے علاوہ دیگر اسباب پر بولا جاتا ہے اور صامت سونے چاندی پر مستعمل ہے (فتح) خلاصہ یہ کہ جائداد منقولہ اور غیر منقولہ بشرائط معلومہ سب کا وقف کرنا جائز ہے۔ کیونکہ وہ اشرفیاں اللہ کی راہ میں نکالیں تو گویا صدقہ کردیں' اب صدقے کا مال اپنے خرچ میں کیونکر لا سکتا ہے' اس اثر کو ابن وہب نے اپنے مؤطا میں وصل کیا ہے (وحیدی)

٢٧٧٥- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: ((أَنَّ عُمَرَ حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ لَهُ فِي سَبِيْلِ اللهِ أَعْطَاهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِيَحْمِلَ عَلَيْهَا رَجُلاً، فَأُخْبِرَ عُمَرُ أَنَّهُ قَدْ وَقَفَهَا يَبِيْعُهَا، فَسَأَلَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَنْ يَبْتَاعَهَا، فَقَالَ: ((لاَ تَبْتَاعَهَا وَلاَ تَرْجِعَنَّ فِي صَدَقَتِكَ)).

[راجع: ١٤٨٩]

(۲۷۷۵) ہم سے مسدد نے بیان کیا' کہا ہم سے یحییٰ بن قطان نے بیان کیا' کہا ہم سے عبیداللہ عمری نے بیان کیا' کہا کہ مجھ سے نافع نے بیان کیا اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنا ایک گھوڑا اللہ کے راستہ میں (جہاد کرنے کے لئے) ایک آدمی کو دے دیا۔ یہ گھوڑا آنحضرت ﷺ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیا تھا' اس لئے کہ آپ جہاد میں کسی کو اس پر سوار کریں۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا کہ جس شخص کو یہ گھوڑا ملا تھا' وہ اس گھوڑے کو بازار میں بیچ رہا ہے۔ اس لئے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کیا وہ اسے خرید سکتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا کہ ہرگز اسے نہ خرید۔ اپنا دیا ہوا صدقہ واپس نہ لے۔

گو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ گھوڑا صدقہ دیا تھا مگر وقف کا حکم بھی صدقہ پر قیاس کیا' اس پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ وقف میں تو اصل جائداد روک لی جاتی ہے اور صدقہ میں اصل جائداد کی ملکیت منتقل کی جاتی ہے' اس لئے یہ قیاس صحیح نہیں۔ اب یہ کہنا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ گھوڑا وقف کیا تھا' اس لئے صحیح نہیں ہو سکتا کہ اگر وقف کیا ہوتا تو وہ شخص جس کو گھوڑا ملا تھا' اس کو بیچنے کے لئے بازار میں کیونکر کھڑا کر سکتا۔

٣٢- بَابُ نَفَقَةِ الْقَيِّمِ لِلْوَقْفِ

باب وقف کی جائداد کا اہتمام کرنے والا اپنا خرچ اس میں سے لے سکتا ہے

٢٧٧٦- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لاَ يَقْتَسِمْ وَرَثَتِي دِيْنَارًا وَلاَ دِرْهَمًا مَا تَرَكْتُ - بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِي

(۲۷۷۶) ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا' کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی' انہیں ابو الزناد نے' انہیں اعرج نے اور انہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو آدمی میرے وارث ہیں' وہ روپیہ اشرفی اگر میں چھوڑ جاؤں تو وہ تقسیم نہ کریں' وہ میری بیویوں کا خرچ اور جائداد کا اہتمام کرنے والے کا

وَمَؤُونَةِ عَامِلِي - فَهُوَ صَدَقَةٌ)).
[طرفاه في : ٣٠٩٦، ٦٧٢٩].

خرچ نکالنے کے بعد صدقہ ہے۔

معلوم ہوا کہ جو کوئی وقفی جائداد کا انتظام کرے' اس کا وہ حق ہو وہ اپنی محنت کا واجبی معاوضہ جائداد میں سے دلانے کا مستحق ہو گا۔ (وحیدی)

٢٧٧٧- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: ((أَنَّ عُمَرَ اشْتَرَطَ فِي وَقْفِهِ أَنْ يَأْكُلَ مَنْ وَلِيَهُ وَيُوكِلَ صَدِيقَهُ غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ مَالاً)). [راجع: ٢٣١٣]

(۲۷۷۷) ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا' کہا ہم سے حماد بن زید نے بیان کیا' ان سے ایوب سختیانی نے' ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے وقف میں یہ شرط لگائی تھی کہ اس کا متولی اس میں سے کھا سکتا ہے اور اپنے دوست کو کھلا سکتا ہے پر وہ دولت نہ جوڑے۔

٣٣- بَابُ إِذَا وَقَفَ أَرْضًا أَوْ بِئْرًا اشْتَرَطَ لِنَفْسِهِ مِثْلَ دِلاَءِ الْمُسْلِمِينَ

باب کسی نے کوئی کنواں وقف کیا اور اپنے لئے بھی اس میں سے عام مسلمانوں کی طرح پانی لینے کی شرط لگائی یا زمین وقف کی اور دوسروں کی طرح خود بھی اس سے فائدہ لینے کی شرط کر لی تو یہ بھی درست ہے

وَأَوْقَفَ أَنَسٌ دَارًا، فَكَانَ إِذَا قَدِمَ نَزَلَهَا. وَتَصَدَّقَ الزُّبَيْرُ بِدُوْرِهِ وَقَالَ لِلْمَرْدُودَةِ مِنْ بَنَاتِهِ: أَنْ تَسْكُنَ غَيْرَ مُضِرَّةٍ وَلاَ مُضَرٍّ بِهَا، فَإِنِ اسْتَغْنَتْ بِزَوْجٍ فَلَيْسَ لَهَا حَقٌّ. وَجَعَلَ ابْنُ عُمَرَ نَصِيبَهُ مِنْ دَارِ عُمَرَ سُكْنَى لِذَوِي الْحَاجَةِ مِنْ آلِ عَبْدِ اللهِ.

اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ایک گھر وقف کیا تھا (مدینہ میں) جب کبھی مدینہ آتے' اس گھر میں قیام کیا کرتے تھے اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنے گھروں کو وقف کر دیا تھا اور اپنی ایک مطلقہ لڑکی سے فرمایا تھا کہ وہ اس میں قیام کریں لیکن اس گھر کو نقصان نہ پہنچائیں اور نہ اس میں کوئی دوسرا نقصان کرے اور جو خاوند والی بیٹی ہوتی اس کو وہاں رہنے کا حق نہیں اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے (وقف کردہ) گھر میں رہنے کا حصہ اپنی محتاج اولاد کو دے دیا تھا۔

٢٧٧٨- وَقَالَ عَبْدَانُ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ: ((أَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَيْثُ حُوصِرَ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ: أَنْشُدُكُمُ اللهَ، وَلاَ أَنْشُدُ إِلاَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ: أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ

(۲۷۷۸) عبدان نے بیان کیا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی' انہیں شعبہ نے' انہیں ابو اسحاق نے' انہیں ابو عبدالرحمن نے کہ جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ محاصرے میں لے لئے گئے تو (اپنے گھر کے) اوپر چڑھ کر آپ نے باغیوں سے فرمایا میں تم کو خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں اور صرف نبی کریم ﷺ کے اصحاب سے قسمیہ پوچھتا ہوں کہ کیا آپ لوگوں کو معلوم نہیں ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

یہاں بات واضح ہو گئی کہ لانورث ماترکنا صدقہ کی نسبت نبی کریم کی طرف باطل وگمراہ کن ہے کیوں کہ انبیاء کے وارث بھی ہیں اور انبیاء جو مال چھوڑ کر جاتے ہیں، وہ مال انبیاء کے ورثاء پر اور ان ورثاء کے متولیوں پر خرچ بھی ہوتا ہے پھر اس کے بعد اگر کچھ بچے تو صدقہ ہو گا۔

وصیتوں کا بیان — 250

ذَلِكَ الأَلْفِ شَيْئًا وَإِنْ لَمْ يَكُنْ جَعَلَ رِبْحَهَا صَدَقَةً فِي الْمَسَاكِيْنِ؟ قَالَ لَيْسَ لَهُ أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا.

کے نفع میں سے کچھ کھا سکتا ہے' اس نے اس نفع کو محتاج پر صدقہ نہ کیا ہو جب بھی اس میں سے کھا نہیں سکتا۔

ترجمۃ الباب کا مقصد جائداد منقولہ کا وقف کرنا ہے۔ کراع کاف کے ضمہ کے ساتھ گھوڑوں کو کہا جاتا ہے۔ لفظ عروض نقدی کے علاوہ دیگر اسباب پر بولا جاتا ہے اور صامت سونے چاندی پر مستعمل ہے (فتح) خلاصہ یہ کہ جائداد منقولہ اور غیر منقولہ بشرائط معلومہ سب کا وقف کرنا جائز ہے۔ کیونکہ وہ اشرفیاں اللہ کی راہ میں نکالیں تو گویا صدقہ کر دیں' اب صدقے کا مال اپنے خرچ میں کیونکر لا سکتا ہے' اس اثر کو ابن وہب نے اپنے مؤطا میں وصل کیا ہے (وحیدی)

٢٧٧٥- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ قَالَ : حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: ((أَنَّ عُمَرَ حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ لَهُ فِي سَبِيْلِ اللهِ أَعْطَاهَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ لِيَحْمِلَ عَلَيْهَا رَجُلاً، فَأُخْبِرَ عُمَرُ أَنَّهُ قَدْ وَقَفَهَا يَبِيْعُهَا، فَسَأَلَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَنْ يَبْتَاعَهَا، فَقَالَ: ((لاَ تَبْتَاعْهَا وَلاَ تَرْجِعَنَّ فِي صَدَقَتِكَ)).
[راجع: ١٤٨٩]

(۲۷۷۵) ہم سے مسدد نے بیان کیا' کہا ہم سے یحییٰ بن قطان نے بیان کیا' کہا ہم سے عبیداللہ عمری نے بیان کیا' کہا کہ مجھ سے نافع نے بیان کیا اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنا ایک گھوڑا اللہ کے راستہ میں (جہاد کرنے کے لئے) ایک آدمی کو دے دیا۔ یہ گھوڑا آنحضرت ﷺ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیا تھا' اس لئے کہ آپ جہاد میں کسی کو اس پر سوار کریں۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا کہ جس شخص کو یہ گھوڑا ملا تھا' وہ اس گھوڑے کو بازار میں بیچ رہا ہے۔ اس لئے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کیا وہ اسے خرید سکتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا کہ ہر گز اسے نہ خرید۔ اپنا دیا ہوا صدقہ واپس نہ لے۔

گو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ گھوڑا صدقہ دیا تھا مگر وقف کا حکم بھی صدقہ پر قیاس کیا' اس پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ وقف میں تو اصل جائداد روک لی جاتی ہے اور صدقہ میں اصل جائداد کی ملکیت منتقل کی جاتی ہے' اس لئے یہ قیاس صحیح نہیں۔ اب یہ کہنا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ گھوڑا وقف کیا تھا' اس لئے صحیح نہیں ہو سکتا کہ اگر وقف کیا ہوتا تو وہ شخص جس کو گھوڑا ملا تھا' اس کو بیچنے کے لئے بازار میں کیونکر کھڑا کر سکتا۔

٣٢- بَابُ نَفَقَةِ الْقَيِّمِ لِلْوَقْفِ

باب وقف کی جائداد کا اہتمام کرنے والا اپنا خرچ اس میں سے لے سکتا ہے

٢٧٧٦- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لاَ يَقْتَسِمْ وَرَثَتِي دِيْنَارًا وَلاَ دِرْهَمًا مَا تَرَكْتُ - بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِي

(۲۷۷۶) ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا' کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی' انہیں ابو الزناد نے' انہیں اعرج نے اور انہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو آدمی میرے وارث ہیں' وہ روپیہ اشرفی اگر میں چھوڑ جاؤں تو وہ تقسیم نہ کریں' وہ میری بیویوں کا خرچ اور جائداد کا اہتمام کرنے والے کا

جعفر صادق: یہ حدیث بھی حدیث لانورث کی تائید میں ہے کہ نبی ﷺ کا مالی ورثہ تقسیم نہیں ہو گا۔ اس حدیث میں وقف مال کا ذکر ہے۔ وقف مال کسی کی ذاتی ملکیت ہی نہیں ہوتا تو اس پر وراثت کے احکام کس طرح جاری ہو سکتے ہیں۔

مجھے وراثت اور ورثاء کے متعلق لاعلمی کے طعنے دینے والا خود وقف شدہ ملکیت کو نبی ﷺ کا مالی ورثہ کہہ کر اسے ورثاء میں تقسیم کرانے کا خواہشمند ہے!

اللہ کی پناہ، جبکہ اسی حدیث میں نبی ﷺ خود اس وقف شدہ ملکیت کو اپنے ورثاء میں تقسیم نہ کرنے کا حکم بھی فرما رہے ہیں۔

سید کرار حیدر زیدی شیعہ: خمس کے حوالے سے بھی دیکھیں کہ کس طرح انبیاء کے قرابت داروں کے ساتھ سلوک کیا گیا

سنن ابي داود-كِتَاب الْخَرَاجِ وَالْإِمَارَةِ وَالْفَيْءِ .20باب فِي بَيَانِ مَوَاضِعِ قَسْمِ الْخُمُسِ وَسَهْمِ ذِي الْقُرْبَى-حديث نمبر: 2979
حدثنا عبيد الله بن عمر، حدثنا عثمان بن عمر، اخبرني يونس، عن الزهري، عن سعيد بن المسيب، حدثنا جبير بن مطعم، ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يقسم لبني عبد شمس ولا لبني نوفل من الخمس شيئا كما قسم لبني هاشم وبني المطلب، قال: "وكان ابو بكر يقسم الخمس نحو قسم رسول الله صلى الله عليه وسلم، غير انه لم يكن يعطي قربى رسول الله صلى الله عليه وسلم، كما كان يعطيهم رسول الله صلى الله عليه وسلم" وكان عمر يعطيهم ومن كان بعده منهم.

جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو عبد شمس اور بنو نوفل کو خمس میں سے کچھ نہیں دیا، جب کہ بنو ہاشم اور بنو مطلب میں تقسیم کیا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی خمس اسی طرح تقسیم کیا کرتے تھے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تقسیم کیا کرتے تھے، "مگر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ داروں کو نہ دیتے جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو دیا کرتے تھے،" البتہ عمر رضی اللہ عنہ انہیں دیا کرتے تھے اور عمر رضی اللہ عنہ کے بعد جو خلیفہ ہوئے وہ بھی دیا کرتے تھے۔

تخريج الحديث: «انظر ما قبلہ، (تحفة الأشراف: 3185) (صحيح)» قال الشيخ الألباني: صحيح

براہ راست پڑھیں

http://islamicurdubooks.com/hadith/hadith-.php?hadith_number=2979&bookid=3&tarqeem=1#english2979

ملاحظہ فرمائیں کہ ممتاز قریشی صاحب کس طرح بار بار مطالبہ کر رہے تھے کہ میں انہیں دلیل دوں مالی وراثت کی لیکن جب ان کا یہ مطالبہ پورا کیا تو یہ کہہ کر گروپ چھوڑ گئے کہ یہ موضوع ہی نہیں۔ لہٰذا ممتاز قریشی کے وکیل سے گزارش ہے کہ وہ پی ڈی ایف بنواتے وقت اس مطالبے کو حذف کرنے کی خیانت ہر گز نہ کریں اور اس کے ذیل میں متقدمین سے متاخرین تک سنی مفسرین کے جتنے اسکین میں نے بھیجے ہیں انہیں لازمی پی ڈی ایف کا حصہ بنائیں۔

جعفر صادق: آپ نے حدیث پیش کر دی لیکن استدلال تو پیش ہی نہیں کیا۔ مجھے کیا پتہ آپ اس حدیث سے کیا مفہوم نکال رہے ہیں۔ بحر حال میں یہ واضح کر دوں کہ وقف شدہ زمین کے حصوں کی آمدنی من و عن نبی ﷺ کی سیرت کے مطابق ہی خلفائے راشدین کے دور میں خرچ کی جاتی رہی، اگر کسی کو اس کی ضرورت نہ ہوئی اور وہ غنی ہو گیا تو پھر اسے حصہ نہیں دیا گیا۔ میں اس کی تائید میں اسکینز پیش کر دیتا ہوں۔ اس مسئلے پر بھی الگ سے تفصیلی گفتگو کی جاسکتی ہے۔

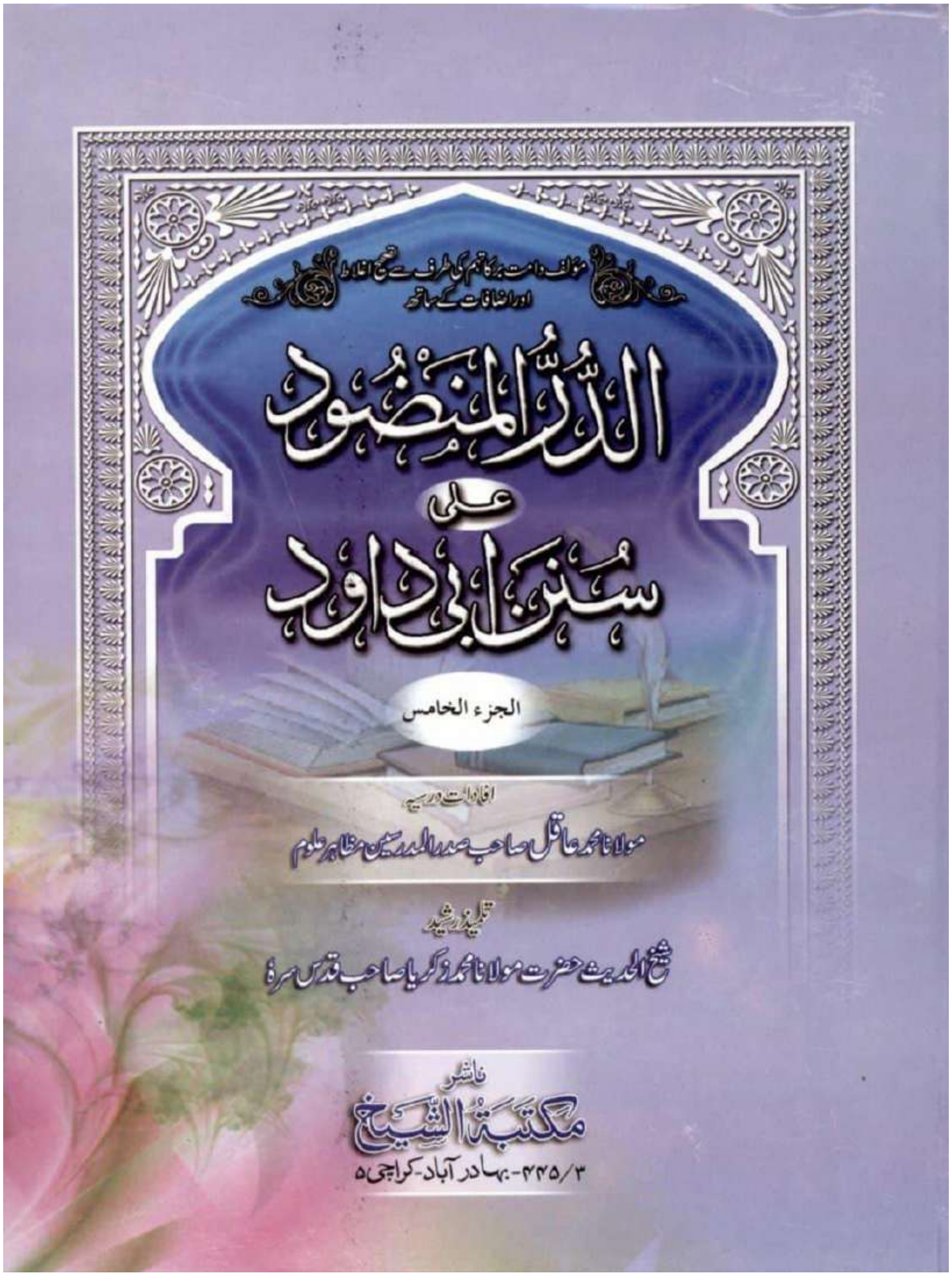
مؤلف دامت برکاتہم کی طرف سے تصحیح اغلاط
اور اضافات کے ساتھ
الدر المنضود
على
سنن ابی داود
الجزء الخامس
افادات درسیہ
مولانا محمد عاقل صاحب صدر المدرسین مظاہر علوم
تلمیذ رشید
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب قدس سرہ
ناشر
مکتبۃ الشیخ
۳/۴۴۵-بہادر آباد-کراچی ۵

یہ قتال ابن الزبیر کا واقعہ اور اس کا بیان کتاب الحج میں گذر چکا۔

والحدیث اخرجہ مسلم والنسائی، قالہ المنذری۔

عن عبد الرحمٰن بن ابی لیلی قال سمعت علیا رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول ولّانی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم خمس الخمس فوضعتہ مواضعہ حیاۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم وحیاۃ ابی بکر وحیاۃ عمر الخ۔

حضرت علی کی تولیۃ خمس الخمس میں

اس حدیث میں یہ ہے کہ خمس غنیمت میں جو حصہ ذوی القربیٰ کا ہے خمس الخمس، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو حضرت علی کی تولیت میں دیدیا تھا یعنی ذوی القربیٰ میں تقسیم کرنے کے لئے، آپ کی حیات میں بھی ایسا ہی رہا اور حضرات ابو بکر و عمر کی حیات میں بھی، یعنی ان دونوں نے بھی اپنے زمانۂ خلافت میں علی کی تولیت میں اسکو دے رکھا تھا۔ چنانچہ علی فرماتے ہیں کہ میں اس کو تقسیم کرتا رہا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی حیات میں بھی اور حضرات شیخین کی حیات میں بھی۔ آگے وہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر نے مجھ کو بلایا اور مجھ سے فرمایا لو اپنا حصہ، میں نے کہا کہ میرا ارادہ نہیں ہے لینے کا، انہوں نے دوبارہ فرمایا اس پر میں نے عرض کیا کہ اس سال ہمیں اس سے استغنار حاصل ہے، چنانچہ انہوں نے اس کو پھر بیت المال میں داخل کردیا اس سے بھی مسلک احناف کی تائید ہوتی ہے کہ دیکھئے حضرت علی نے عدم حاجت کے وقت اس کو نہیں لیا۔

تنبیہ: حضرت علی کی اس روایت سے معلوم ہو رہا ہے کہ حضرت علی کو اس ذوی القربیٰ کے حصہ کی تولیت حضور اور حضرات شیخین دونوں کی طرف سے ملی تھی، اور اس سے پہلے جبیر بن مطعم کی روایتوں میں یہ گذر چکا کہ صدیق اکبر نے اپنی خلافت کے زمانہ میں ذوی القربیٰ کو ان کا حصہ خمس میں نہیں دیا، فالحدیثان متعارضان ——— شیخ ابن الہمام نے اس تعارض کا جواب حافظ منذری سے یہ نقل کیا ہے، الصحیح حدیث جبیر وحدیث علی لا یصح ——— پس صحیح یہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور عمر فاروق و عثمان کی جانب سے تو علی کو متولی بنایا گیا تھا صدیق اکبر کی جانب سے نہیں بنایا گیا۔ (بذل)

اس کے بعد والی روایت علی میں بھی اسی طرح آرہا ہے اس کو بھی یہی کہا جائے گا، اور اس میں یہ بھی آرہا ہے کہ حتی اذا کانت اٰخر سنۃ من سنی عمر فانہ اتاہ مال کثیر فعزل حقنا ثم ارسل الی، فقلت: بنا عنہ العام غنی، وبالمسلمین الیہ حاجۃ، یہ مضمون اس سے پہلی روایت میں بھی گذر چکا۔

آگے روایت میں یہ ہے: ثم لم یدعنی الیہ احد بعد عمر، فلقیت العباس بعد ما خرجت من عند عمر، فقال یا علی! حرمتنا الغداۃ شیئاً لا یرد علینا ابداً، وکان رجلا داھیا۔

حضرت علی فرمارہے ہیں کہ میرے ایک مرتبہ رد کرنے کے بعد پھر کسی نے مجھے اس کی طرف نہیں بلایا، حضرت عمر کے بعد

مال فئے سے ازواج مطہرات کو بھی وراثت نہیں ملی تھی۔

قَالَ : فَحَدَّثْتُ هَذَا الْحَدِيثَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ ، فَقَالَ : صَدَقَ مَالِكُ بْنُ أَوْسٍ أَنَا سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، تَقُولُ : أَرْسَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ يَسْأَلْنَهُ ثُمُنَهُنَّ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ أَنَا أَرُدُّهُنَّ ، فَقُلْتُ لَهُنَّ : أَلَا تَتَّقِينَ اللَّهَ , أَلَمْ تَعْلَمْنَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ ، يَقُولُ : لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ , يُرِيدُ بِذَلِكَ نَفْسَهُ إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْمَالِ , فَانْتَهَى أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَا أَخْبَرَتْهُنَّ , قَالَ : فَكَانَتْ هَذِهِ الصَّدَقَةُ بِيَدِ عَلِيٍّ مَنَعَهَا عَلِيٌّ عَبَّاسًا , فَغَلَبَهُ عَلَيْهَا ثُمَّ كَانَ بِيَدِ حَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ثُمَّ بِيَدِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ ، ثُمَّ بِيَدِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ وَحَسَنِ بْنِ حَسَنٍ كِلَاهُمَا كَانَا يَتَدَاوَلَانِهَا ، ثُمَّ بِيَدِ زَيْدِ بْنِ حَسَنٍ وَهِيَ صَدَقَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا .

مالک بن اوس نے یہ روایت تم سے صحیح بیان کی ہے۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک بیوی عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج نے عثمان رضی اللہ عنہ کو ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا اور ان سے درخواست کی کہ اللہ تعالیٰ نے جو فئے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دی تھی اس میں سے ان کے حصے دیئے جائیں، لیکن میں نے انہیں روکا اور ان سے کہا تم اللہ سے نہیں ڈرتی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود نہیں فرمایا تھا کہ ہمارا ترکہ تقسیم نہیں ہوتا؟ ہم جو کچھ چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اشارہ اس ارشاد میں خود اپنی ذات کی طرف تھا۔ البتہ آل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اس جائیداد میں سے تازندگی (ان کی ضروریات کے لیے) ملتا رہے گا۔ جب میں نے ازواج مطہرات کو یہ حدیث سنائی تو انہوں نے بھی اپنا خیال بدل دیا۔ عروہ نے کہا کہ یہی وہ صدقہ ہے جس کا انتظام پہلے علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں تھا۔ علی رضی اللہ عنہ نے عباس رضی اللہ عنہ کو اس کے انتظام میں شریک نہیں کیا تھا بلکہ خود اس کا انتظام کرتے تھے (اور جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ نے اسے خرچ کیا تھا، اسی طرح انہیں مصارف میں وہ بھی خرچ کرتے تھے) اس کے بعد وہ صدقہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے انتظام میں آ گیا تھا۔ پھر حسین بن علی رضی اللہ عنہما کے انتظام میں رہا۔ پھر جناب علی بن حسین اور حسن بن حسن کے انتظام میں آ گیا تھا اور یہ حق ہے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ تھا۔

Sahih Bukhari#4034Status: صحیح

اس حدیث میں دیکھیں وفات کے بعد ازواج مطہرات کو بھی وراثت نہیں دی گئی۔

اگر انبیاء کی وراثت ہوتی تو سیدنا ابو بکر صدیقؓ اپنی بیٹی کو بھی دیتے اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اپنی بیٹی کو۔

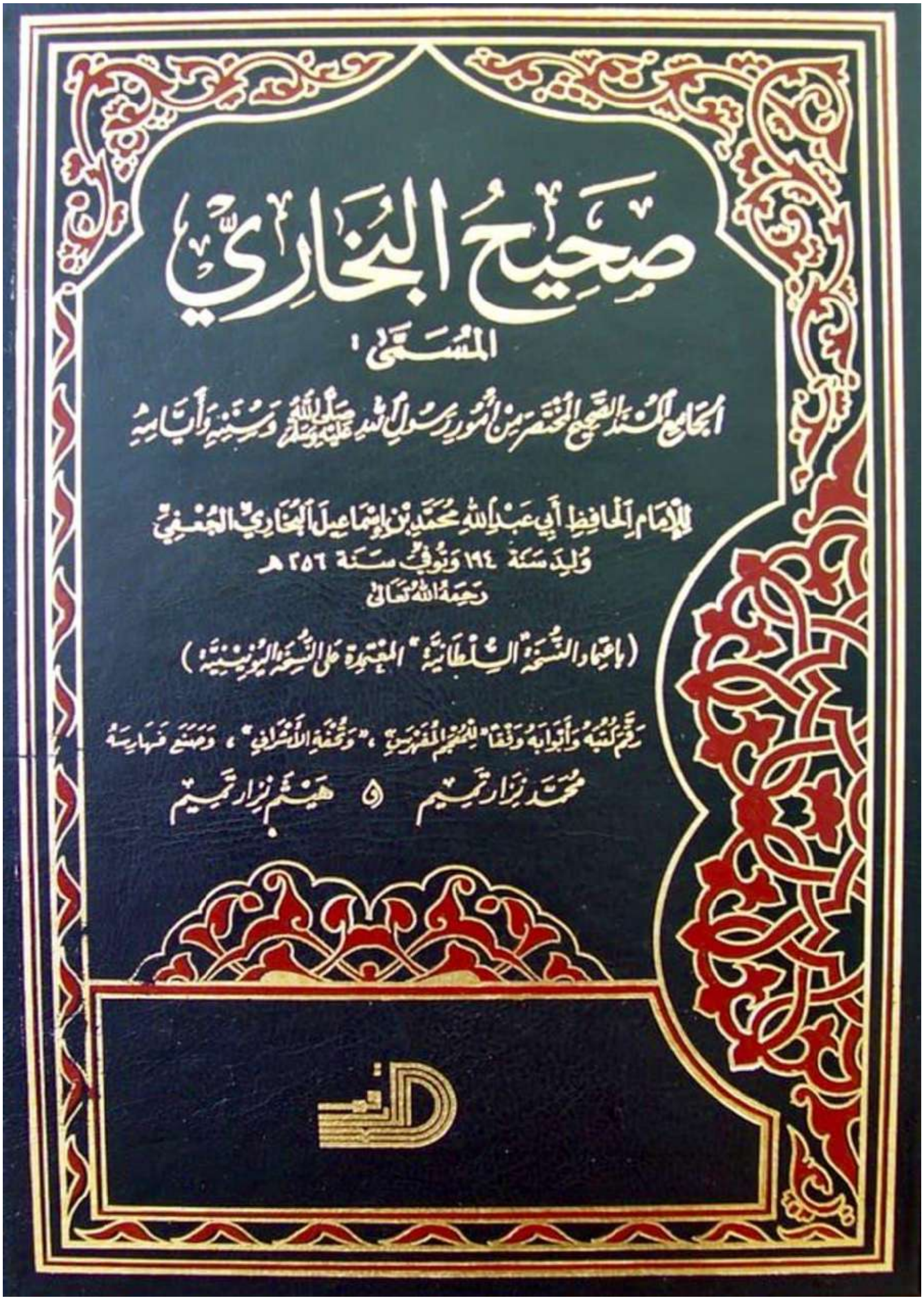
صحيح البخاري
المسمى
الجامع المسند الصحيح المختصر من أمور رسول الله صلى الله عليه وسلم وسننه وأيامه
للإمام الحافظ أبي عبد الله محمد بن إسماعيل البخاري الجعفي
ولد سنة ١٩٤ وتوفي سنة ٢٥٦ هـ
رحمه الله تعالى
(باعتماد النسخة "السلطانية" المعتمدة على النسخة اليونينية)
رقم كتبه وأبوابه وفقا "للمعجم المفهرس"، "وتحفة الأشراف"، وصنع فهارسه
محمد نزار تميم ٥ هيثم نزار تميم

٤٠٣٤- قَالَ فَحَدَّثْتُ هَذَا الْحَدِيثَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ صَدَقَ مَالِكُ بْنُ

(۴۰۳۴) زہری نے بیان کیا کہ پھر میں نے اس حدیث کا تذکرہ عروہ بن زبیر سے کیا تو انہوں نے کہا کہ مالک بن اوس نے یہ روایت تم

أَوْسٍ أَنَا سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تَقُولُ: أَرْسَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ عُثْمَانَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ يَسْأَلْنَهُ ثُمُنَهُنَّ مِمَّا أَفَاءَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ ﷺ فَكُنْتُ أَنَا أَرُدُّهُنَّ فَقُلْتُ لَهُنَّ: أَلاَ تَتَّقِينَ اللهَ أَلَمْ تَعْلَمْنَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ: ((لاَ نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ)) يُرِيدُ بِذَلِكَ نَفْسَهُ إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ فِي هَذَا الْمَالِ فَانْتَهَى أَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى مَا أَخْبَرْتُهُنَّ قَالَ: فَكَانَتْ هَذِهِ الصَّدَقَةُ بِيَدِ عَلِيٍّ مَنَعَهَا عَلِيٌّ عَبَّاسًا فَغَلَبَهُ عَلَيْهَا ثُمَّ كَانَ بِيَدِ حَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ثُمَّ بِيَدِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ ثُمَّ بِيَدِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ وَحَسَنِ بْنِ حَسَنٍ كِلاَهُمَا كَانَا يَتَدَاوَلاَنِهَا ثُمَّ بِيَدِ زَيْدِ بْنِ حَسَنٍ وَهِيَ صَدَقَةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ حَقًّا.

سے صحیح بیان کی ہے۔ میں نے نبی کریم ﷺ کی پاک بیوی عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ حضور ﷺ کی ازواج نے عثمان ؓ کو ابوبکر صدیق ؓ کے پاس بھیجا اور ان سے درخواست کی کہ اللہ تعالیٰ نے جو فئے اپنے رسول اللہ ﷺ کو دی تھی اس میں سے ان کے حصے دیئے جائیں۔ لیکن میں نے انہیں روکا اور ان سے کہا تم خدا سے نہیں ڈرتی کیا حضور ﷺ نے خود نہیں فرمایا تھا کہ ہمارا ترکہ تقسیم نہیں ہوتا؟ ہم جو کچھ چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔ حضور ﷺ کا اشارہ اس ارشاد میں خود اپنی ذات کی طرف تھا۔ البتہ آل محمد (ﷺ) کو اس جائیداد میں سے تازندگی (ان کی ضروریات کے لیے) ملتا رہے گا۔ جب میں نے ازواج مطہرات کو یہ حدیث سنائی تو انہوں نے بھی اپنا خیال بدل دیا۔ عروہ نے کہا کہ یہی وہ صدقہ ہے جس کا انتظام پہلے علی ؓ کے ہاتھ میں تھا۔ علی ؓ نے عباس ؓ کو اس کے انتظام میں شریک نہیں کیا تھا بلکہ خود اس کا انتظام کرتے تھے (اور جس طرح آنحضور ﷺ ابوبکر ؓ اور عمر ؓ نے اسے خرچ کیا تھا' اسی طرح انہیں مصارف میں وہ بھی خرچ کرتے تھے) اس کے بعد وہ صدقہ حسن بن علی ؓ کے انتظام میں آ گیا تھا۔ پھر حسین بن علی ؓ کے انتظام میں رہا۔ پھر جناب علی بن حسین اور حسن بن حسن کے انتظام میں آ گیا تھا اور یہ حق ہے کہ یہ رسول اللہ ﷺ کا صدقہ تھا۔

تشریح: اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت ابوبکر ؓ پھر حضرت عمر ؓ نے وراثت نبوی کے بارے میں فرمان نبوی پر پورے طور پر عمل کیا کہ اسے تقسیم نہیں ہونے دیا۔ جن مصارف میں آنحضرت ﷺ نے اسے صرف فرمایا یہ حضرات بھی ان ہی مصارف میں اسے صرف فرماتے رہے۔ حضرت علی ؓ کو بھی اس بارے میں اختلاف نہ تھا۔ اگر کچھ اختلاف بھی تھا تو صرف اس بارے میں کہ اس صدقہ کی نگرانی کون کرے؟ اس کا متولی کون ہو؟ اس بارے میں حضرت عمر ؓ نے تفصیل سے ان حضرات کو معاملہ سمجھا کر اس ترکہ کو ان کے حوالے کر دیا۔ رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ۔

٤٠٣٥- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلاَمُ وَالْعَبَّاسَ أَتَيَا أَبَا بَكْرٍ يَلْتَمِسَانِ

(۴۰۳۵) ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی' انہیں زہری نے' انہیں عروہ نے اور انہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عباس ؓ حضرت ابوبکر صدیق ؓ کے پاس آئے اور آنحضرت ﷺ کی زمین جو

سید کرار حیدر زیدی شیعہ: ملاحظہ فرمائیں کہ یہاں سنی مناظر لانورث ماترکنا صدقہ کو متفق علیہ بین الفریقین کا دعویٰ کر رہے ہیں، لیکن جب ان سے مطالبہ کیا کہ لانورث ماترکنا صدقہ یہ روایت ان ہی الفاظ سے صحیح سند کے ساتھ شیعہ کتب سے بھیجیں ۔ نہیں بھیج سکتے تو بغیر لفاظی کے لکھ کر دیں شیعہ کتب حدیث میں کوئی روایت ان الفاظ کی تصریح کے ساتھ موجود نہیں ہے۔ لیکن ندامت و شرمساری کے باعث یہاں بھی ممتاز قریشی صاحب علمی حقیقت کا اعتراف کرنے سے عاری رہے۔

یہاں میں اپنی ٹرن کا اختتام کرتا ہوں ان الفاظ کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ تمام مومنین کو صراط مستقیم پر چلنے کی استقامت دے اور قرآن واحادیث کے مطابق عمل پیرا ہونے، محمد و آل محمد کی سیرت پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ شیطان، جن وانس اور خیانت کاروں کی گمراہی سے محفوظ رکھے۔ الٰہیٰ آمین

اللھم صل علی محمد وال محمد وعجل فرجھم وفرجنا بھم یاکریم

سُنی لائبریری
WWW.DARULTEHQIQ.COM
www.sunnilibrary.com
دفاع اہلسنت و رد رافضیت

Darul Tehqeeq wa Difa-e-Sahaba
دار التحقیق و دفاع صحابہ
www.sunnilibrary.com